کلیات اکبر الہ آبادی

جلد سوم

(رباعیات وقطعات)

مرتب

احمد محفوظ

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی۔110025

پہلی اشاعت : 2016

تعداد : 550

قیمت : -/170 روپے

سلسلۂ مطبوعات : 1925

Kulliyat-e-Akbar Ilahabadi, Vol-III
By: Ahmad Mahfooz

ISBN :978-93-5160-166-1

ناشر: ڈائریکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک۔8، آر۔کے۔پورم، نئی دہلی۔110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159، ای میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ای میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: ہائی ٹیک گرافکس، ڈی 8/2، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز II، نئی دہلی۔110020
اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

کلیاتِ اکبر الٰہ آبادی

جلد سوم

(رباعیات وقطعات)

پیش لفظ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ایک قومی مقتدرہ کی حیثیت سے کام کررہی ہے۔ اس کی کارگزاریوں میں اردو کی ان علمی وادبی کتابوں کی مکرر اشاعت بھی شامل ہے، جو اردو زبان و ادب کے ارتقا میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں، اور اب دھیرے دھیرے نایاب ہوتی جارہی ہیں۔ ہمارا یہ ادبی سرمایہ محض ماضی کا قیمتی ورثہ ہی نہیں، بلکہ یہ حال کی تعمیر اور مستقبل کی منصوبہ بندی میں ہماری رہنمائی بھی کرتا ہے، اور اس لیے اس سے واقفیت بھی نئی نسلوں کے لیے ضروری ہے۔ قومی اردو کونسل ایک منضبط منصوبے کے تحت عہد قدیم کے شاعروں اور نثر نگاروں کی بھی تصنیفات شائع کرنے کی خواہاں ہے، تاکہ اردو کے اس قیمتی سرمائے کو نہ صرف آنے والی نسلوں تک پہنچایا جا سکے، بلکہ زمانے کی دستبرد سے بھی اسے محفوظ کیا جا سکے۔

عہد حاضر میں اردو کے مستند کلاسیکی متون کی حصولیابی، نیز ان کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، لیکن قومی اردو کونسل نے حتی الوسع اس مسئلے پر قابو پانے کی کوشش کی ہے۔ کلیات اکبر الہ آبادی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جسے کونسل ایک ساتھ اردو اور دیوناگری رسم الخط میں شائع کررہی ہے تاکہ اس کی رسائی قارئین کے اس وسیع حلقے تک بھی ہو سکے، جو اردو شعر وادب کو دیوناگری رسم الخط کے توسط سے پڑھتے ہیں۔ چار جلدوں پر مشتمل کلیات اکبر کی جلد اول و دوم کونسل سے پہلے ہی شائع ہو چکی ہے، اور زیر نظر جلد سوم اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اہل علم سے گذارش ہے کہ کتاب میں اگر انھیں کوئی خامی نظر آئے تو ہمیں ضرور مطلع کریں، تاکہ اگلی اشاعت میں اسے دور کیا جا سکے۔

پروفیسر سید علی کریم
(ارتضیٰ کریم)
ڈائرکٹر

पेश लफ़्ज़

क़ौमी काउंसिल बराए फ़रोग़-ए उर्दू ज़बान एक क़ौमी मुक़्तदिरा की हैसियत से काम कर रही है। इसकी कारगुज़ारियों में उर्दू की उन इल्मी व अदबी किताबों की मुकर्रर इशाअत भी शामिल है, जो उर्दू ज़बानो अदब के इर्तेक़ा में संगे-मील की हैसियत रखती हैं, और अब धीरे धीरे नायाब होती जा रही हैं। हमारा ये अदबी सरमाया महज़ माज़ी का विरसा ही नहीं, बल्कि ये हाल की तामीर और मुस्तक़बिल की मंसूबाबंदी में हमारी रहनुमाई भी करता है, और इसलिए इससे वाक़फ़ियत भी नई नस्लों के लिए ज़रूरी है। क़ौमी उर्दू काउंसिल एक मुंज़बत मंसूबे के तहत अहदे क़दीम के शायरों और नस्रनिगारों की भी तस्नीफ़ात शाए करने की ख़्वाहाँ है, ताकि उर्दू के इस क़ीमती सरमाए को न सिर्फ़ आने वाली नस्लों तक पहुँचाया जा सके, बल्कि ज़माने की दस्तबुर्द से भी इसे महफ़ूज़ किया जा सके।

अहदे हाज़िर में उर्दू के मुस्तनद क्लासीकी मुतून की हुसूलयाबी, नीज़ उनकी कम्पोज़िंग और प्रूफ़रीडिंग एक बहुत बड़ा मस्अला है, लेकिन क़ौमी उर्दू काउंसिल ने हत्तलवसा इस मस्अले पर क़ाबू पाने की कोशिश की है। कुल्लियाते अकबर इलाहाबादी इसी सिलसिले की एक कड़ी है, जिसे काउंसिल एक साथ उर्दू और देवनागरी रस्मुलख़त में शाए कर रही है ताकि इसकी रसाई क़ारेईन के उस वसीअ हल्क़े तक भी हो सके, जो उर्दू शेरो अदब को देवनागरी रस्मुलख़त के तवस्सुत से पढ़ते हैं। चार जिल्दों पर मुश्तमिल कुल्लियाते अकबर की जिल्द अव्वल व दोवुम काउंसिल से पहले ही शाए हो चुकी है, और ज़ेरे नज़र जिल्द सोवुम अब आपके हाथों में है।

अहले इल्म से गुज़ारिश है कि किताब में अगर उन्हें कोई ख़ामी नज़र आए तो हमें ज़रूर मुत्तेला करें, ताकि अगली इशाअत में उसे दूर किया जा सके।

प्रो. सैयद अली करीम
(इर्तेज़ा करीम)
डायरेक्टर

فہرست

عرض مرتب-احمد محفوظ xiii

رباعیات (ردیف وار)

حصۂ اول 2

حصۂ دوم 96

حصۂ سوم 110

حصۂ چہارم 122

قطعات (ردیف وار)

حصۂ اول 130

حصۂ دوم 224

حصۂ سوم 260

حصۂ چہارم 340

फ़ेहरिस्त

अर्ज़े मुरत्तिब - अहमद महफ़ूज़ ix

रुबाइयात (रदीफ़वार)

हिस्सा-ए अव्वल 3

हिस्सा-ए दोवुम 97

हिस्सा-ए सोवुम 111

हिस्सा-ए चहारुम 123

क़ित्आत (रदीफ़वार)

हिस्सा-ए अव्वल 131

हिस्सा-ए दोवुम 225

हिस्सा-ए सोवुम 261

हिस्सा-ए चहारुम 341

عرض مرتب

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے زیر اہتمام کلیات اکبرؔ الہٰ آبادی کو ایک ساتھ اردو اور دیوناگری رسم الخط میں چار جلدوں میں شائع کرنے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا، اس پر عمل آوری کے نتیجے میں اب تک دو جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان میں اکبر کی تمام غزلیات اور فردیات شامل ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ تیسری جلد جو رباعیات اور قطعات پر مشتمل ہے، اب زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ چوتھی اور آخری جلد جس میں اکبر کی تمام نظموں کے ساتھ ان کا مختصر مجموعہ (یا طویل نظم) ''گاندھی نامہ'' بھی شامل ہے، عنقریب طباعت کے مراحل میں ہوگی۔

جیسا کہ گذشتہ جلدوں میں ہم عرض کر چکے ہیں، کلام اکبر کی اولین اشاعتوں میں، اور بعد کی اشاعتوں میں بھی، ''گاندھی نامہ'' کو چھوڑ کر اکبر کا سارا کلام چار ''حصوں'' (یعنی تھیں تو یہ جلدیں ہی، لیکن کسی مصلحت کی بنا پر اولین مرتبین نے انھیں ''حصے'' کہنا پسند کیا تھا) کی صورت میں شائع ہوا اور ہر حصے میں مختلف اصناف کی منظومات ایک ساتھ رکھی گئی تھیں۔ لیکن قومی کونسل کے منصوبے کے تحت اس طریق کار کو زیادہ مناسب سمجھا گیا کہ چار حصوں کی تقسیم کو تو اپنی جگہ برقرار رکھا جائے، تاہم ہر صنف کے کلام کے اعتبار سے انھیں یکجا کر دیا جائے۔ مثلاً حصۂ اول تا حصۂ چہارم کی تمام غزلیں ردیف وار ایک ساتھ رکھی گئیں۔ فردیات کو بھی اسی طرح یکجا اور ردیف وار رکھا گیا۔ چنانچہ زیر نظر جلد سوم میں رباعیات اور قطعات کے ساتھ بھی یہی التزام کیا گیا ہے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوا ہے کہ رباعیات اور قطعات پہلی بار ردیف وار ترتیب کے ساتھ جمع کیے

अर्ज़े मुरत्तिब

क़ौमी कौंसिल बराए फ़रोग़-ए उर्दू ज़बान, नई दिल्ली के ज़ेरे एहतेमाम कुल्लियात-ए अकबर इलाहाबादी को एक साथ उर्दू और देवनागरी रस्मुल ख़त में चार जिल्दों में शाए करने का जो फ़ैसला किया गया था उसपर अमलआवरी के नतीजे में अब तक दो जिल्दें मंज़रे आम पर आ चुकी हैं। उनमें अकबर की तमाम ग़ज़लियात और फ़र्दियात शामिल हैं। मुझे ख़ुशी है कि ये तीसरी जिल्द जो रुबाइयात और क़ित्आत पर मुश्तमिल है, अब ज़ेवरे तब्अ से आरास्ता होकर आपके हाथों में है। चौथी और आख़िरी जिल्द जिसमें अकबर की तमाम नज़्मों के साथ उनका मुख़्तसर मजमूआ (या तवील नज़्म) 'गाँधी नामा' भी शामिल है, अन्क़रीब तबाअत के मराहिल में होगी।

जैसा कि गुज़श्ता जिल्दों में हम अर्ज़ कर चुके हैं, कलामे अकबर की अव्वलीन इशाअतों में, और बाद की इशाअतों में भी, 'गाँधी नामा' को छोड़ कर अकबर का सारा कलाम चार 'हिस्सों' (यानी थीं तो ये जिल्दें ही, लेकिन किसी मस्लेहत की बिना पर अव्वलीन मुरत्तिबीन ने इन्हें 'हिस्से' कहना पसंद किया था) की सूरत में शाए हुआ, और हर हिस्से में मुख़्तलिफ़ अस्नाफ़ की मन्ज़ूमात एक साथ रक्खी गई थीं। लेकिन क़ौमी काउन्सिल के मंसूबे के तहत इस तरीक़ेकार को ज़्यादा मुनासिब समझा गया कि चार हिस्सों की तक़्सीम को तो अपनी जगह बरक़रार रक्खा जाए, ताहम हर सिन्फ़ के कलाम के ऐतबार से उन्हें यकजा कर दिया जाए। मसलन हिस्सा-ए अव्वल ता हिस्सा-ए चहारुम की तमाम ग़ज़लें रदीफ़वार एक साथ रक्खी गईं। फ़र्दियात को भी इसी तरह यकजा और रदीफ़वार रक्खा गया। चुनाँचे ज़ेरे नज़र जिल्द सोवुम में

گئے ہیں، اور اس طرح انھیں تلاش کرنے میں قارئین کو آسانی ہوگی۔ اب تک یہ تھا کہ کسی بھی مقررہ غزل، رباعی یا قطعے کو تلاش کرنے کے لئے قاری کو تمام جلدوں (یا حصوں) کی ورق گردانی کرنی پڑتی تھی۔ موجودہ ترتیب نے یہ زحمت رفع کردی ہے۔

کلام اکبر کے اب تک جتنے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں، وہ متن کے اغلاط سے پاک نہیں ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو حسب معمول کاتب اور پروف خواں کی لاپروائی ہے، لیکن ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ اکبر کا کلام مقامی حوالوں اور نامانوس یا مغلق الفاظ وتراکیب سے خالی نہیں ہے۔ گذشتہ جلدوں کی طرح زیر نظر جلد میں بھی میں نے کلام کو حتیٰ الامکان پوری صحت کے ساتھ درج متن کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہیں کہیں ضرورت پڑنے پر قیاسی تصحیح سے بھی کام لینا پڑا ہے۔

میں جناب شمس الرحمٰن فاروقی کا شکر گذار ہوں کہ کلیات اکبر کی ترتیب وتدوین کے اس کام میں انھوں نے حسب معمول دلچسپی لی اور منصوبے کے آغاز سے اب تک ہر مرحلے پر میری رہنمائی کرتے رہے۔ عمر رسیدگی، ناسازی صحت اور عدیم الفرصتی کے باوجود انھوں نے زیر نظر جلد میں بھی متن کی کئی مشکلات کو حل کرنے میں میری مدد کی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ انھیں صحت وتندرستی کے ساتھ سلامت رکھے۔

میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر پروفیسر ارتضیٰ کریم کا ممنون ہوں کہ ان کی دلچسپی اور توجہ سے کلیات اکبر کی تیسری جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آرہی ہے۔ قومی کونسل کے پرنسپل پبلکیشن آفیسر ڈاکٹر شمس اقبال اور کونسل کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر (اکیڈمک) ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی کا بھی میں شکر گذار ہوں کہ انھوں نے اس کی اشاعت کے تمام مراحل کو آسان بنایا۔ کونسل کے دیگر اراکین اور کارکنان بالخصوص جناب محمد عصیم، جناب محمد اظہر اور جناب محمد فیروز عالم کا بھی شکریہ لازم ہے کہ اس کام کے دوران ان تمام حضرات کا مجھے پورا تعاون حاصل رہا۔ کتاب کی عمدہ کمپوزنگ کے لیے عزیزی محمد موسیٰ رضا کا بھی شکریہ واجب ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ جلد بھی گذشتہ کی طرح مقبول خاص وعام ہوگی۔ میں دعا کرتا ہوں اور پوری کوشش کروں گا کہ اس منصوبے کے تحت چوتھی اور آخری جلد بھی جلد تر منظر عام پر آجائے۔

रुबाइयात और क़िल्आत के साथ भी यही इल्तेज़ाम किया गया है। इससे एक फ़ायदा ये भी हुआ है रुबाइयात और क़ित्आत पहली बार रदीफ़वार तर्तीब के साथ जमा किए गए हैं, और इस तरह उन्हें तलाश करने में क़ारईन को आसानी होगी। अब तक ये था कि किसी भी मुक़र्ररा ग़ज़ल, रुबाइ या क़ित्ए को तलाश करने के लिए क़ारी को तमाम जिल्दों (या हिस्सों) की वरक़गर्दानी करनी पड़ती थी। मौजूदा तर्तीब में ये ज़हमत रफ़अ कर दी है।

कलामे अकबर के अब तक जितने एडिशन शाए हुए हैं, वो मतन के अग़लात से पाक नहीं हैं। इसकी एक वजह तो हस्बे मामूल क़ातिब और प्रूफ़रीडरों की लापरवाई है, लेकिन एक बड़ी वजह ये भी थी कि अकबर का कलाम मक़ामी हवालों और नामानूस या मुग़लक़ अल्फ़ाज़-ओ तराकीब से ख़ाली नहीं है। गुज़श्ता जिल्दों की तरह ज़ेरे नज़र जिल्द में भी मैंने कलाम को हत्तल इम्कान पूरी सेहत के साथ दर्जे मत्न करने की कोशिश की है। कहीं कही ज़रूरत पड़ने पर क़यासी तस्हीह से भी काम लेना पड़ा है।

मैं जनाब शम्सुर्रहमान फ़ारूक़ी का शुक्रगुज़ार हूँ कि कुल्लियाते अकबर की तर्तीब-ओ तदवीन के इस काम में उन्होंने हस्बे मामूल दिलचस्पी ली, और मन्सूबे के आग़ाज़ से अब तक हर मरहले पर मेरी रहनुमाई करते रहे। उम्र रसीदगी, नासाज़ी-ए सेहत और अदीमुल फ़ुर्सती के बावजूद उन्होंने ज़ेरे नज़र जिल्द में भी मत्न की कई मुश्किलात को हल करने में मेरी मदद की है। मैं अल्लाह तआला से दुआ करता हूँ कि वो उन्हें सेहत-ओ तन्दुरुस्ती के साथ सलामत रक्खे।

मैं क़ौमी काउन्सिल बराए फ़रोग़-ए उर्दू ज़बान के डायरेक्टर जनाब प्रो. इर्तिज़ा करीम का मम्नून हूँ कि उनकी दिलचस्पी और तवज्जोह से कुल्लियाते अकबर की तीसरी जिल्द ज़ेवरे तब्अ से आरास्ता होकर मंज़रे आम पर आ रही है। क़ौमी काउन्सिल के प्रिंसिपल पब्लिकेशन आफ़िसर डा. शम्स इक़बाल और काउन्सिल की असिस्टेंट डायरेक्टर (एकेडमिक) डा. शमा कौसर यज़दानी का भी मैं शुक्रगुज़ार हूँ कि उन्होंने इसकी इशाअत के तमाम मराहिल को आसान बनाया। काउन्सिल के दीगर अराकीन और कारकुनान बिल्ख़ुसूस जनाब मोहम्मद

اکبرالہ آبادی کا کلام اس کا مستحق ہے کہ گذشتہ کی طرح اس زمانے میں بھی دور دور تک پھیلے اور صحت واہتمام کے ساتھ دنیا کے سامنے لایا جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نیک کام میں مجھے بھی کچھ حصہ ملا۔ السعی منی و الاتمام من اللہ۔

احمد محفوظ

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
ستمبر ۲۰۱۶

असीम, जनाब मोहम्मद अन्सर और जनाब मोहम्मद फ़ीरोज़ आलम का भी शुक्रिया लाज़िम है कि इस काम के दौरान इन तमाम हज़रात का मुझे पूरा तआवुन हासिल रहा। किताब की उम्दा कम्पोज़िंग के लिए अज़ीज़ी मोहम्मद मूसा रज़ा का भी शुक्रिया वाजिब है। मैं उम्मीद करता हूँ कि ये जिल्द भी गुज़श्ता की तरह मक़बूले ख़ासो आम होगी। मैं दुआ करता हूँ और पूरी कोशिश करूँगा कि इस मन्सूबे के तेहत चौथी और आख़िरी जिल्द भी जल्दतर मंज़रे आम पर आ जाए। अबकबर इलाहाबाद का कलाम इसका मुस्तहक़ है कि गुज़श्ता की तरह इस ज़माने में भी दूर दूर तक फैले और सेहत-ओ एहतेमाम के साथ दुनिया के सामने लाया जाए। ख़ुदा का शुक्र है कि इस नेक काम में मुझे भी कुछ हिस्सा मिला। अस्सय्यो मिन्नी वल इतमाम मिनल्लाह।

जामिया मिल्लिया इस्लामिया, नई दिल्ली **अहमद महफ़ूज़**

सितम्बर 2016

رباعیات

रुबाइयात

رباعیات: حصۂ اول

(1)

کیا تم سے کہیں جہاں کو کیسا پایا
غفلت ہی میں آدمی کو ڈوبا پایا
آنکھیں تو بے شمار دیکھیں لیکن
کم تھیں بخدا کہ جن کو بینا پایا

(2)

اونچا نیت کا اپنی زینہ رکھنا
احباب سے صاف اپنا سینہ رکھنا
غصہ آنا تو نیچرل ہے اکبر
لیکن ہے شدید عیب کینہ رکھنا

(3)

غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا
افعال مضر سے کچھ نہ کرنا اچھا
اکبر نے سنا ہے اہل غیرت سے یہی
جینا ذلت سے ہو تو مرنا اچھا

(4)

رشوت ہے گلوے نیک نامی کا چھرا
عیاشی ہے بدی کے پہیے کا دھرا
ہرچند کہ بے محل خوشامد ہے بری
گستاخ مگر خوشامدی سے بھی برا

रुबाइयात : हिस्सा-ए अव्वल

(1)

क्या तुमसे कहें जहाँ को कैसा पाया
ग़फ़लत ही में आदमी को डूबा पाया
आँखें तो बेशुमार देखीं लेकिन
कम थीं बख़ुदा कि जिनको बीना पाया

(2)

ऊँचा नीयत का अपनी ज़ीना रखना
अहबाब से साफ़ अपना सीना रखना
गुस्सा आना तो नेचुरल है अकबर
लेकिन है शदीद ऐब कीना रखना

(3)

ग़फ़लत की हँसी से आह भरना अच्छा
अफ़आले मुज़िर से कुछ न करना अच्छा
अकबर ने सुना है अहले ग़ैरत से यही
जीना ज़िल्लत से हो तो मरना अच्छा

(4)

रिश्वत है गुलूए नेकनामी का छुरा
ऐयाशी है बदी के पहिये का धुरा
हरचंद कि बेमहल ख़ुशामद है बुरी
गुस्ताख़ मगर ख़ुशामदी से भी बुरा

(5)

وفا میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب

ہرچند محل انقلابات رہا
گھٹنے بڑھنے کا پیچ دن رات رہا
چھوڑیں نہیں منزلیں قمر نے اپنی
ذی رتبہ و صاحب مقامات رہا

(6)

آزاد سے دین کا گرفتار اچھا
شرمندہ ہو دل میں وہ گنہگار اچھا
ہرچندکہ زور بھی ہے اک خصلت بد
واللہ کہ بے حیا سے مکار اچھا

(7)

تھا سر میں کمال وہ تو سلطان بنا
تھا دل میں جمال وہ مسلمان بنا
لذت طلبی سے نفس رندی پہ جھکا
تھا پیٹ بہت حریص شیطان بنا

(8)

مذہب کو لیا تو بحث میں سر ٹوٹا
چاہی اصلاح تو خدا ہی چھوٹا
شکوہ ہم غیر کا کریں کیا اکبر
قسمت ہی نے ہم کو ہر طرح سے لوٹا

(5)

वफ़ा में साबित क़दम रहने की तरग़ीब

हरचंद महिल्ले इंक़लाबात रहा
घटने बढ़ने का पेच दिन रात रहा
छोड़ीं नहीं मंज़िलें क़मर ने अपनी
ज़ी-रुत्बा ओ साहबे मक़ामात रहा

(6)

आज़ाद से दीन का गिरफ़्तार अच्छा
शर्मिंदा हो दिल में वो गुनहगार अच्छा
हरचंद कि ज़ूर भी है एक ख़सलते वद
वल्लाह कि बेहया से मक्कार अच्छा

(7)

था सर में कमाल वो तो सुल्तान वना
था दिल में जमाल वो मुसलमान बना
लज़्ज़त तलबी से नफ़्स रिंदी पे झुका
था पेट बहुत हरीस शैतान बना

(8)

मज़हब को लिया तो बहस में सर टूटा
चाही इस्लाह तो ख़ुदा ही छूटा
शिकवा हम ग़ैर का करें क्या अकबर
क़िस्मत ही ने हमको हर तरह से लूटा

(9)

رسوا وہ ہوا جو مست پیمانہ ہوا
لپکا جو سائے پہ وہ دیوانہ ہوا
انگلینڈ سے اپنا دل جو لایا نہ درست
محروم ادھر ادھر سے بیگانہ ہوا

(10)

مجلس میں خیال بادہ نوشی پایا
مکتب میں سر سخن فروشی پایا
مسجد میں اگرچہ امن تھا اے اکبر
لیکن اک عالم خموشی پایا

(11)

بنگالی ہاتھ میں قلم لے تو کیا
مسلم جو مثال بزم جم لے تو کیا
ہندی کی نجات ہے نہایت مشکل
سو مرتبہ مر کے وہ جنم لے تو کیا

(12)

بدبو مرے گھر نہ اے شرابی پھیلا
ہے تیرا دہن نجاستوں کا تھیلا
ہر لحظہ طلب شراب کی ہے تجھ کو
ہر دم ترے منھ سے ہے نکلتا ے لا

(13)

مصحف مسلم نے کھولنا چھوڑ دیا
بنیے نے ٹھیک تولنا چھوڑ دیا
حاکم نے کہا نہ بولو ان سے ہرگز
ہم نے بھی سب سے بولنا چھوڑ دیا

(9)

रूस्वा वो हुआ जो मस्ते पैमाना हुआ
लपका जो साये पे वो दीवाना हुआ
इंगलैंड से अपना दिल जो लाया न दुरूस्त
महरुम इधर उधर से बेगाना हुआ

(10)

मजलिस में ख़याले बादानोशी पाया
मकतब में सरे सुख़न फ़रोशी पाया
मस्जिद में अगर्चे अम्न था ऐ अकबर
लेकिन एक आलमे ख़ामोशी पाया

(11)

बंगाली हाथ में क़लम ले तो क्या
मुस्लिम जो मिसाले बज़्मे जम ले तो क्या
हिन्दी की निजात है निहायत मुश्किल
सौ मर्तबा मर के वो जनम ले तो क्या

(12)

बदबू मेरे घर न ऐ शराबी फैला
है तेरा दहन नजासतों का थैला
हर लहज़ा तलब शराब की है तुझको
हर दम तेरे मुँह से है निकलता मय ला

(13)

मुसहफ़ मुस्लिम ने खोलना छोड़ दिया
बनिए ने ठीक तोलना छोड़ दिया
हाकिम ने कहा न बोलो इनसे हरगिज़
हमने भी सबसे बोलना छोड़ दिया

(14)

سر رشتۂ اتحاد ہم سے چھوٹا
آپس ہی کی خانہ جنگیوں نے لوٹا
قرآں کے اثر کو روک دینے کے لیے
ہم لوگوں پہ راویوں کا لشکر ٹوٹا

(15)

کالج میں کسی نے کل یہ نغمہ گایا
قومی خصلت کا سر سے اٹھا سایہ
کہتے تھے ولد کو لوگ سرٌ لابیہ
سرٌ للماسٹر کا اب وقت آیا

(16)

بھائے جو نگاہ کو وہی رنگ اچھا
لائے جو راہ پر وہی ڈھنگ اچھا
قرآن و نماز سے اگر دل نہ ہو گرم
ہنگامۂ رقص و مطرب و چنگ اچھا

(17)

سرسید کو فلک نے تھمنے نہ دیا
تہذیب کو پھر دوبارہ جمنے نہ دیا
ملت کی شکست میں مدد دی کالج
بننے لگی قوم جب تو بننے نہ دیا

(18)

گھر میں ہمیں چرخ نے ٹھہلنے نہ دیا
باہر کی طرف چلے تو چلنے نہ دیا
کالج نے بٹھا دیا جو مانند شجر
کچھ پھول چلے تھے اس نے پھلنے نہ دیا

(14)

सर रिश्ता-ए इत्तेहाद हम से छूटा
आपस ही की ख़ाना जंगियों ने लूटा
क़ुरआँ के असर को रोक देने के लिए
हम लोगों पे रावियों का लश्कर टूटा

(15)

कॉलेज में किसी ने कल ये नग़मा गाया
क़ौमी ख़ासलत का सर से उट्ठा साया
कहते थे वलद को लोग सिर्रुल्लेअवीह
सिर्रुन लिल मास्टर का अब वक़्त आया

(16)

भाए जो निगाह को वही रंग अच्छा
लाए जो राह पर वही ढंग अच्छा
क़ुरआन ओ नमाज़ से अगर दिल न हो गर्म
हंगामा-ए रक़्स ओ मुतरब ओ चंग अच्छा

(17)

सर सैयद को फ़लक ने तनफ़्फ़ुस न दिया
तहज़ीब को फिर दोबारा जन्बे न दिया
मिल्लत की शिकस्त में मदद दी कामिल
बनने लगी क़ौम जब तो बनने न दिया

(18)

घर में हमें चर्ख़ ने टहलने न दिया
बाहर की तरफ़ चले तो चलने न दिया
कालेज ने बिठा दिया जो मानिन्दे शजर
कुछ फूल चले थे उसने फलने न दिया

(19)

کچھ بھی نہیں چاہتے وہ چندے کے سوا
اس باغ میں کیا دھرا ہے پھندے کے سوا
گلچیں ہے ہر اک نہیں ہے بلبل کوئی
اس نکتے کو کون سمجھے بندے کے سوا

(20)

پردے کا کیا ہے خود اڑنگا پیدا
خود ہم نے کیا ازار اور انگا پیدا
کیا خوب کہا ہے مولوی مہدی نے
نیچر نے کیا ہے ہم کو ننگا پیدا

(21)

کرتے تھے بتوں سے خوب جوڑا مانجھا
رہتے تھے مشیر برہمن اور اوجھا[1]
برکت ہے اسی کی اس صدی میں حضرت
بیٹھے ہوئے کررہے ہیں چا چھا جا جھا

(22)

اسمال نہیں گریٹ ہونا اچھا
دل ہونا برا ہے پیٹ ہونا اچھا
پنڈت ہوکہ مولوی ہو دونوں بیکار
انسان کو گریجویٹ ہونا اچھا

(23)

سنتا نہیں کچھ کسی سے بڑھ بڑھ کے سوا
کہتا نہیں کوئی کچھ بھی پڑھ پڑھ کے سوا
پڑھنے کا نہ ٹھیک اصول بڑھنے کی نہ راہ
اور قبلہ کوئی نہیں علی گڑھ کے سوا

---
[1] کذا۔ مرتب۔

(19)

कुछ भी नहीं चाहते वो चंदे के सिवा
इस बाग़ में क्या धरा है फंदे के सिवा
गुलचीं है हर एक नहीं है बुलबुल कोई
इस नुक्ते को कौन समझे बंदे के सिवा

(20)

पर्दे का किया है ख़ुद अड़ंगा पैदा
खुद हमने किया अज़ार और अंगा पैदा
क्या ख़ूब कहा है मौलवी मेहदी ने
नेचर ने किया है हमको नंगा पैदा

(21)

करते थे बुतों से ख़ूब जोड़ा माँझा
रहते थे मुशीर बरहमन और ओझा[1]
बरकत है उसी की इस सदी में हज़रत
बैठे हुए कर रहे हैं चा छा जा झा

(22)

स्मॉल नहीं ग्रेट होना अच्छा
दिल होना बुरा है पेट होना अच्छा
पंडित हो कि मौलवी हो दोनों बेकार
इंसान को ग्रेज्यूएट होना अच्छा

(23)

सुनता नहीं कुछ किसी से बढ़ बढ़ के सिवा
कहता नहीं कोई कुछ भी पढ़ पढ़ के सिवा
पढ़ने का न ठीक उसूल बढ़ने की न राह
और क़िब्ला कोई नहीं अलीगढ़ के सिवा

---

1. कज़ा - मुरत्तिब

(24)

ہر ایک کو خوش کروں میں کیونکر صاحب
اپنے ہی طرف بلاتے ہیں ہر صاحب
آسائش عمر کے لیے کافی ہے
بی بی راضی ہوں اور کلکٹر صاحب

(25)

تم نے جو سنا صحیح ہے ہاں صاحب
عربی سے گریز کرتے ہیں خاں صاحب
سچ کہتے ہیں وہ کہ ہم کو اس سے کیا کام
ہیں کیمپ میں ہم تو خانساماں صاحب

(26)

ہے صاف عیاں حرم سرا کا مطلب
بیگانوں کے واسطے ہے اک حد ادب
ممکن ہو اگر تو اس کو قائم رکھو
عزت کے نشان اور تو مٹ گئے سب

(27)

وہ دست درازیوں سے کب ہیں تائب
ہے حافظ دیں یہ شمع فکر صائب
رخصت ہو جو علم دیں تو پھر دین بھی جائے
گل ہو جو چراغ ابھی ہو پگڑی غائب

(28)

کہنے کو تو شاہ سب ہیں مہراج ہیں سب
مالک دولت کے مالک تاج ہیں سب
لیکن کھولو جو چشم تحقیق اکبر
بے بس ہیں سب خدا کے محتاج ہیں سب

(24)

हर एक को ख़ुश करूँ मैं क्योंकर साहब
अपने ही तरफ़ बुलाते हैं हर साहब
आसाइशे उम्र के लिए काफ़ी है
बीबी राज़ी हों और कलक्टर साहब

(25)

तुमने जो सुना सहीह है हाँ साहब
अरबी से गुरेज़ करते हैं ख़ाँ साहब
सच कहते हैं वो कि हमको इससे क्या काम
हैं कम्प में हम तो ख़ानसामाँ साहब

(26)

है साफ़ अयाँ हरम-सरा का मतलब
बेगानों के वास्ते है एक हद्दे अदब
मुम्किन हो अगर तो इसको क़ायम रक्खो
इज़्ज़त के निशान और तो मिट गए सब

(27)

वो दस्त-दराज़ियों से कब हैं तायब
है हाफ़िज़े दीं ये शम्अे फ़िक्रे सायब
रुख़सत हो जो इल्मे दीं तो फिर दीन भी जाए
गुल हो जो चिराग़ अभी हो पगड़ी ग़ायब

(28)

कहने को तो शाह सब हैं महराज हैं सब
मालिक दौलत के मालिके ताज हैं सब
लेकिन खोलो जो चश्मे तहक़ीक़ अकबर
बेबस हैं सब ख़ुदा के मोहताज हैं सब

(29)

سوجھا نہیں خودغرض کو آئین صواب
جتنا چھوڑوگے ہم کو تم ہوگے خراب
واللہ یہی نتیجہ ہوگا پیدا
دنیا میں حقارت اور عقبیٰ میں عذاب

(30)

محتاج در وکیل و مختار ہیں آپ
سارے عملوں کے نازبردار ہیں آپ
آوارہ و منتشر ہیں مانند غبار
معلوم ہوا مجھے زمیندار ہیں آپ

(31)

جاتی رہی وعظ مذہبی کی قوت
ہر سر میں سمائی خودسری کی قوت
اطفال کو ناز ہے مگر قومی آنکھ
روتی ہے کہ ہے یہ خودکشی کی قوت

(32)

مہمان آئے تو اس کو گھیرو نہ بہت
اس کی راہوں سے اس کو پھیرو نہ بہت
مجلس ہوئی ختم اب میں گھر جاتا ہوں
بھائی مجھے میرا حصہ دے رو نہ بہت

(33)

عینک آنکھوں پہ منھ میں مصنوعی دانت
نیچر نے سکھا کے کردیا جسم کو تانت
اب تک ہے مگر وہی ہوس حضرت کی
ہے طول امل ہنوز شیطان کی آنت

(29)

सूझा नहीं ख़ुदग़रज़ को आईने सवाब
जितना छोड़ोगे हमको तुम होगे ख़राब
वल्लाह यही नतीजा होगा पैदा
दुनिया में हिक़ारत और उक़्बा में अज़ाब

(30)

मोहताजे दरे वकीलो मुख़्तार हैं आप
सारे अम्लों के नाज़-बरदार हैं आप
आवारा ओ मुन्तशिर हैं मानिन्दे ग़ुबार
मालूम हुआ मुझे ज़मींदार हैं आप

(31)

जाती रही याजे मज़हबी की क़ुव्वत
हर सर में समाई ख़ुदसरी की क़ुव्वत
अतफ़ाल को नाज़ है मगर क़ौमी आँख
रोती है कि है ये ख़ुदकुशी की क़ुव्वत

(32)

मेहमान आए तो उसको घेरो न बहुत
उसकी राहों से उसको फेरो न बहुत
मजलिस हुई ख़त्म अब मैं घर जाता हूँ
भाई मुझे मेरा हिस्सा दे रो न बहुत

(33)

ऐनक आँखों पे मुँह में मसनूई दाँत
नेचर ने सुखा के कर दिया जिस्म को ताँत
अब तक है मगर वही हवस हज़रत की
है तूले अमल हुनूज़ शैतान की आँत

(34)

کامل کم ہیں اور اہل ارشاد بہت
ساحر کم ہیں ملیں گے صیاد بہت
ہے بزم سخن کا حال یہ اے اکبر
شاعر کم ہیں مگر ہیں استاد بہت

(35)

بندوں نے بھلا دیا ہے وہ عہد الست
ناقہمی و حرص میں ہیں اکثر بدمست
کیا زید بکر پہ معترض ہوتا ہے
اک گورپرست ہے تو اک زورپرست

(36)

پیری آئی ہوئی جوانی رخصت
ساتھ اس کے وہ لطف زندگانی رخصت
ہے اب تو اسی کا انتظار اے اکبر
ہم کو بھی کرے جہان فانی رخصت

(37)

تحریک ضرورت معیشت ہے بہت
خرقے کو بھی اب خیال خلعت ہے بہت
خالق کے جمال کا تو سودا کم ہے
اللہ کے نام کی تجارت ہے بہت

(38)

ہیں قوس دماغ میں مرے سہم بہت
سنیے یہ خیال جس میں ہے وہم بہت
قومی مجلس میں اب سخن فہم ہیں کم
دربار میں گو کہ ہیں گزٹ فہم بہت

(34)

कामिल कम हैं और अहले इरशाद बहुत
साहिर कम हैं मिलेंगे सैयाद बहुत
है बज़्मे सुख़न का हाल ये ऐ अकबर
शायर कम हैं मगर हैं उस्ताद बहुत

(35)

बंदों ने भुला दिया है वो अहदे अलस्त
नाफ़हमी ओ हिर्स में हैं अक्सर बदमस्त
क्या ज़ैद बकर पे मो'तरिज़ होता है
एक गोर-परस्त है तो एक ज़ोर-परस्त

(36)

पीरी आई हुई जवानी रुख़सत
साथ उसके वो लुत्फ़े ज़िंदगानी रुख़सत
है अब तो इसी का इंतज़ार ऐ अकबर
हमको भी करे जहाने फ़ानी रुख़सत

(37)

तहरीके ज़रूरते मईशत है बहुत
ख़िरके को भी अब ख़याले ख़िलअत है बहुत
ख़ालिक़ के जमाल का तो सौदा कम है
अल्लाह के नाम की तिजारत है बहुत

(38)

हैं क़ौसे दिमाग़ में मेरे सहम बहुत
सुनिए ये ख़याल जिसमें है वहम बहुत
क़ौमी मजलिस में अब सुख़न-फ़हम हैं कम
दरबार में गो कि हैं गज़ट-फ़हम बहुत

(39)

سید کی طرف تو چندہ لانے کی ہے ٹخ
اور شیخ کے گھر میں جھگانے کی ہے ٹخ
بہتر ہے یہی کہ بت پرستی کیجے
گو اس میں بھی صبح کو نہانے کی ہے ٹخ

(40)

دنیا کرتی ہے آدمی کو برباد
افکار سے رہتی ہے طبیعت ناشاد
دو ہی چیزیں ہیں بس محافظ دل کی
عقبیٰ کا تصور اور اللہ کی یاد

(41)

حق نے جنھیں دی ہے فہم قرآن مجید
ہونے کے نہیں وہ پیر گردوں کے مرید
بدلے سو رنگ انقلاب دنیا
ہر حال میں ان کو ہے خدا ہی سے امید

(42)

یہ بات غلط کہ ملک اسلام ہے ہند
یہ جھوٹ کہ ملک لچھمن و رام ہے ہند
ہم سب ہیں مطیع و خیرخواہ انگلش
یورپ کے لیے بس ایک گودام ہے ہند

(43)

گفتم ایران را سر جنگ نہ ماند
آں مردی و آں ہوا و آں رنگ نہ ماند
آغا خندید و گفت رنجے دگر است
کامروز برائے ساغرم بنگ نہ ماند

(39)

सैयद की तरफ़ तो चंदा लाने की है पख़
और शेख़ के घर में पंजगाने की है पख़
बेहतर है यही कि बुतपरस्ती कीजै
गो इसमें भी सुब्ह को नहाने की है पख़

(40)

दुनिया करती है आदमी को बरबाद
अफ़कार से रहती है तबीयत नाशाद
दो ही चीज़ें हैं बस मुहाफ़िज़ दिल की
उक़्बा का तसव्वुर और अल्लाह की याद

(41)

हक़ ने जिन्हें दी है फ़हमे क़ुरआने मजीद
होने के नहीं वो पीरे गर्दूं के मुरीद
बदले सौ रंग इंक़लाबे दुनिया
हर हाल में उनको है ख़ुदा ही से उमीद

(42)

ये बात ग़लत कि मुल्के इस्लाम है हिन्द
ये झूट कि मुल्के लक्ष्मनो राम है हिन्द
हम सब हैं मुतीअ ओ ख़ैरख़्वाहे इंग्लिश
योरप के लिए बस एक गोदाम है हिन्द

(43)

गुफ़्तम ईरान रा सरे जंग न माँद
आँ मर्दी ओ आँ हवा ओ आँ रंग न माँद
आग़ा ख़ंदीदो गुफ़्त रंजे दिगर अस्त
किमरोज बराए सागरम बंग न माँद

(44)

فرمان اجل کا آگیا وقت صدور
ہوں گے کوئی دم میں شامل اہل قبور
دیکھیں منکر نکیر کیا کہتے ہیں
یاں سب مجھے کہتے ہیں خداوند و حضور

(45)

بے سود ہے یہ شکوہ و لفاظی و سیر
افسوس ہے مخلصوں کو اور چیتے ہیں غیر
چلیے ابجد سے وب یسر کہہ کر
ہوسکتی ہے تب امید تمت بالخیر

(46)

منکر ہیں روح کے جو یہ اہل غرور
اک امر ہے پوچھنا ہمیں ان سے ضرور
ہے فہم و خرد کا تم کو دعویٰ یہ کہو
پیدا ہوا مادے میں کیونکر یہ شعور

(47)

سید صاحب سکھا گئے ہیں جو شعور
کہتا نہیں تم سے میں کہ ہو اس سے نفور
سوتوں کو جگا دیا انھوں نے لیکن
اللہ کا نام لے کے اٹھنا ہے ضرور

(48)

لے جاؤں لحد میں اپنا اسلام بخیر
لکھیں یارب ملک مرا نام بخیر
اسلام سے جس نے بیوفائی کی ہے
پایا نہیں میں نے اس کا انجام بخیر

(44)

फ़रमाने अजल का आ गया वक़्ते सुदूर
होंगे कोई दम में शामिले अहले कुबूर
देखें मुनकिर नकीर क्या कहते हैं
याँ सब मुझे कहते हैं ख़ुदावंदो हुज़ूर

(45)

बेसूद है ये शिकवा ओ लफ़ाज़ी ओ सैर
अफ़सोस है मुख़लिसों को और हँसते हैं ग़ैर
चलिए अबजद से रब्बे यस्सिर कह कर
हो सकती है तब उमीदे तम्मत बिलख़ैर

(46)

मुनकिर हैं रूह के जो ये अहले ग़ुरुर
एक अम्र है पूछना हमें उनसे ज़रुर
है फ़हमो ख़िरद का तुमको दावा ये कहो
पैदा हुआ माद्दे में क्योंकर ये शऊर

(47)

सैयद साहब सिखा गए हैं जो शऊर
कहता नहीं तुमसे मैं कि हो उससे नफ़ूर
सोतों को जगा दिया उन्होंने लेकिन
अल्लाह का नाम ले के उठना है ज़रुर

(48)

ले जाऊँ लहद में अपना इस्लाम बख़ैर
लिक्खें यारब मलक मेरा नाम बख़ैर
इस्लाम से जिसने बेवफ़ाई की है
पाया नहीं मैंने उसका अंजाम बख़ैर

(49)

ہو علم اگر نصیب تعلیم بھی کر
دولت جو ملے تو اس کو تقسیم بھی کر
اللہ عطا کرے جو عظمت تجھ کو
جو اہل ہیں اس کے ان کی تعظیم بھی کر

(50)

افسوس ہے بدگماں کی آزادی پر
خالق کبھی خوش نہ ہوگا بربادی پر
طاعون سے کیوں ہے اتنی وحشت اکبر
یہ تو اک ٹیکس ہے اس آبادی پر

(51)

پنڈت بیٹھا ہے اپنی پوتھی لے کر
بنیا بیٹھا ہے موٹھ موتھی لے کر
سودا اس کو ہے جو سدھارا لندن
وہ دولت و جنس گھر میں جو تھی لے کر

(52)

کیا اس کی خوشی کہ تم کو ہے عقل کثیر
ہم کو تو اسی سے کردیا تم نے فقیر
ہرگز یہ نہیں ہے حسن قانون خدا
کہتے ہیں حضور اس کو حسن تدبیر

(53)

تجھ پہ ہے شبہ و حقارت کی نظر
پتلون پہ غصہ و شرارت کی نظر
بہتر ہے یہی برہنہ پھریے اکبر
شاید پڑ جائے ان کی رحمت کی نظر

(49)

हो इल्म अगर नसीब तालीम भी कर
दौलत जो मिले तो उसको तक़्सीम भी कर
अल्लाह अता करे जो अज़्मत तुझको
जो अहल हैं इसके उनकी ताज़ीम भी कर

(50)

अफ़सोस है बदगुमाँ की आज़ादी पर
ख़ालिक कभी खुश न होगा बरबादी पर
ताऊन से क्यों है इतनी वहशत अकबर
ये तो एक टैक्स है इस आबादी पर

(51)

पंडित बैठा है अपनी पोथी ले कर
बनिया बैठा है मूठ मोथी ले कर
सौदा उसको है जो सिधारा लंदन
वो दौलतो जिंस घर में जो थी लेकर

(52)

क्या इसकी खुशी कि तुमको है अक़्ल कसीर
हमको तो उसी से कर दिया तुमने फ़कीर
हरगिज़ ये नहीं है हुस्ने कानूने खुदा
कहते हैं हुज़ूर इसको हुस्ने तदबीर

(53)

तहमद पे है शुब्हा ओ हिक़ारत की नज़र
पतलून पे गुस्सा ओ शरारत की नज़र
बेहतर है यही बरहना फिरिए अकबर
शायद पड़ जाए उनकी रग़बत की नज़र

(54)

اس بت کے لیے ہے دہر میں فصل بہار
اک تخت رواں پہ پھرتا ہے لیل و نہار
کہتا ہے اٹھاؤ اس کو یہ ہے مرا عرش
کہہ دو اکبر کہ میں فرشتہ نہ کہار

(55)

یہ تھی غلطی دیا جو معبود کو چھوڑ
اصلاح یہ ہے نمود بے سود کو چھوڑ
بزم ملت کا عافیت جو ہے اگر
اللہ کے آگے جھک اچھل کود کو چھوڑ

(56)

سنتا ہوں محال ہے خدائی سے گریز
لیکن کہتا تھا مجھ سے کل اک انگریز
تم مانگ لو اپنے شاعروں سے گھوڑا
فطرت کے حدود سے زیادہ ہے وہ تیز

(57)

ہرگز نہیں ہم کو سلطنت کا افسوس
ہے ابتری معاشرت کا افسوس
انگریزوں پہ ہے بہت کم الزام اس کا
ہے اپنے ہی میل معصیت کا افسوس

(58)

عاشق کا خیال ہے بہت نیک معاش
ہونے نہیں دیتا حسن کے راز کو فاش
کیوں وصل میں جستجو کر کی وہ کرے
حاضر میں نہ حجت اور نہ غائب کی تلاش

(54)

उस बुत के लिए है दहर में फ़स्ले बहार
एक तख़्ते रवाँ पे फिरता है लैलो नहार
कहता है उठाओ इसको ये है मेरा अर्श
कह दो अकबर कि मैं फ़रिश्ता न कहार

(55)

ये थी ग़लती दिया जो मा'बूद को छोड़
इस्लाह ये है नमूदे बेसूद को छोड़
बज़्मे मिल्लत का आफ़ियत जू है अगर
अल्लाह के आगे झुक उछल कूद को छोड़

(56)

सुनता हूँ मुहाल है ख़ुदाई से गुरेज़
लेकिन कहता था मुझसे कल एक अंग्रेज़
तुम माँग लो अपने शायरों से घोड़ा
फ़ितरत के हुदूद से ज़ियादा है वो तेज़

(57)

हरगिज़ नहीं हमको सल्तनत का अफ़सोस
है अबतरीए मुआशरत का अफ़सोस
अंग्रेज़ों पे है बहुत कम इल्ज़ाम इसका
है अपने ही मैले मा'सियत का अफ़सोस

(58)

आशिक़ का ख़याल है बहुत नेक मुआश
होने नहीं देता हुस्न के राज़ को फ़ाश
क्यों वस्ल में जुस्तजू कमर की वो करे
हाज़िर में न हुज्जत और न ग़ायब की तलाश

(59)

کہہ دو کہ میں خوش ہوں رکھوں گر آپ کو خوش
بجلی چمکاؤں اور کروں بھاپ کو خوش
سیکھوں ہر علم و فن مگر فرض یہ ہے
ہر حال میں رکھوں اپنے ماں باپ کو خوش

(60)

بے سود ہے گنج و مال و دولت کی تلاش
ذلت ہے دراصل جاہ و شوکت کی تلاش
اکبر تو سرور طبع کو علم میں ڈھونڈ
محنت میں کر سکون و راحت کی تلاش

(61)

حضرت[1] کی وفات سے ہے ہر اک دل ریش
رکھتے تھے عزیز ان کو بیگانہ و خویش
کیا کیا صفتیں تھیں جمع ان میں اکبر
حافظ حاجی طبیب عالم درویش

(62)

غالب انساں پہ خودپسندی ہے فقط
مذہب کیا ہے گروہ بندی ہے فقط
ہر ذرۂ دہر سے یہ آتی ہے صدا
نعمت ہے اگر تو عقلمندی ہے فقط

(63)

ہے ماہ صیام کی نہایت تعریف
بے شبہ یہ ہے مہذب و پاک و لطیف
نااہلوں کو یہ کبھی لگاتا نہیں منھ
کہتے ہیں اسی سبب سے رمضاں کو شریف

---

[1] مولانا محمد حسین صاحب الٰہ آبادی

(59)

कह दो कि मैं खुश हूँ रक्खूँ गर आपको ख़ुश
बिजली चमकाऊँ और करूँ भाप को ख़ुश
सीखूँ हर इल्मो फ़न मगर फ़र्ज़ ये है
हर हाल में रक्खूँ अपने माँ बाप को ख़ुश

(60)

बेसूद है गंजो मालो दौलत की तलाश
ज़िल्लत है दरअस्ल जाहो शौकत की तलाश
अकबर तू सुरुरे तब्अ को इल्म में ढूँड
मेहनत में कर सुकूनो राहत की तलाश

(61)

हज़रत[1] की वफ़ात से है हर एक दिल रेश
रखते थे अज़ीज़ उनको बेगाना ओ ख़्रेश
क्या क्या सिफ़तें थीं जम्अ उनमें अकबर
हाफ़िज़ हाजी तबीब आलिम दरवेश

(62)

ग़ालिब इंसाँ पे ख़ुदपसंदी है फ़क़त
मज़हब क्या है गिरोहबंदी है फ़क़त
हर ज़र्रा-ए दहर से ये आती है सदा
नेमत है अगर तो अक़्लमंदी है फ़क़त

(63)

है माहे सयाम की निहायत तारीफ़
बेशुब्हा ये है मुहज़्ज़बो पाको लतीफ़
नाअहलों को ये कभी लगाता नहीं मुँह
कहते हैं इसी सबब से रमज़ाँ को शरीफ़

1. मौलाना मुहम्मद हुसैन साहब इलाहाबादी

(64)

تکمیل میں ان علوم کے ہو مصروف
نیچر کی جو طاقتوں کو کردیں مکشوف
لیکن تم سے امید کیا ہو کہ تمھیں
عہدہ مطلوب ہے وطن ہے مالوف

(65)

مذہب کے جو ہو رہیں تو سرکار کا خوف
مذہب سے اگر پھریں تو پھنکار کا خوف
دونوں سے اگر بچیں تو احباب کو ہے
بے رونقی دکان و دربار کا خوف

(66)

اونچے ہیں رذیل اور ہیں زیر شریف
قسمت کا یہ دیکھتے ہیں اب پھیر شریف
اکبر کو یہ مجتبیٰ نے دی خوب صلاح
چل دیجیے بھائی صاحب اجمیر شریف

(67)

فرمائیں مرا قصور حضرت جو معاف
جو امر ہے واقعی گزارش کروں صاف
انکار نہیں نماز روزے سے مجھے
لیکن یہ طریق اب ہے فیشن کے خلاف

(68)

عالم بنیے تو کیجیے مات کا شوق
مسٹر بنیے تو ہو مساوات کا شوق
چکر ہی میں آپ کو پھنسا رکھوں گا
مجھ کو بھی ہوا ہے اب اسی بات کا شوق

(64)

तकमील में उन उलूम के हो मसरुफ़
नेचर की जो ताक़तों को कर दें मकशूफ़
लेकिन तुमसे उमीद क्या हो कि तुम्हें
ओहदा मतलूब है वतन है मालूफ़

(65)

मज़हब के जो हो रहें तो सरकार का ख़ौफ़
मज़हब से अगर फिरें तो फिटकार का ख़ौफ़
दोनों से अगर बचें तो अहबाब को है
बेरौनक़ीए दुकानो दरबार का ख़ौफ़

(66)

ऊँचे हैं रज़ील और हैं ज़ेर शरीफ़
क़िस्मत का ये देखते हैं अब फेर शरीफ़
अकबर को ये मुज्तबा ने दी ख़ूब सलाह
चल दीजिए भाई साहब अजमेर शरीफ़

(67)

फ़रमायें मेरा क़ुसूर हज़रत जो मुआफ़
जो अम्र है वाक़ई गुज़ारिश करुँ साफ़
इंकार नहीं नमाज़ रोज़े से मुझे
लेकिन ये तरीक़ अब है फ़ैशन के ख़िलाफ़

(68)

आलिम बनिए तो कीजिए मात का शौक़
मिस्टर बनिए तो हो मसावात का शौक़
चक्कर ही में आपको फँसा रक्खूँगा
मुझको भी हुआ है अब इसी बात का शौक़

(69)

ہم کو نہیں ان کے عیش و راحت پر رشک
بے غیرت و کودن اس پہ برساتے ہیں اشک
کافی ہے ہمیں عبادت حق کے لیے
ایک اونٹنی ایک پال پانی اک مشک

(70)

ہندو تنتے ہیں تھام کر گائے کی سینگ
آغا گری دکھاتے ہیں بیچ کے ہینگ
لیکن حضرت کو ہے یہ کس چیز پہ ناز
کالج میں ڈٹے ہوئے اڑاتے ہیں جو ڈینگ

(71)

اہل حرص وطمع جو ذلیل ہوتے ہیں، ان پر طعن

ہے حرص و ہوس کے فن کی مجھ کو تکمیل
غیرت نہیں میری بزم دانش میں دخیل
ہیں نفس کی خواہشیں بہت مجھ کو عزیز
جب چاہیں کریں خوشی سے مجھ کو وہ ذلیل

(72)

بے غیرت و خودفروش و جاہل سے نہ مل
حق سے جو ہو غافل ایسے غافل سے نہ مل
یک جا کردیں حوادث دہر اگر
جائز ہے کہ ان سے مل مگر دل سے نہ مل

(69)

हमको नहीं उनके ऐश ओ राहत पर रश्क़
बेग़ैरतो कोदन इसपे बरसाते हैं अश्क़
काफ़ी है हमें इबादते हक़ के लिए
एक ऊँटनी एक पाल पानी एक मश्क़

(70)

हिन्दू तनते हैं थाम कर गाय की सींग
आग़ा गर्मी दिखाते हैं बेच के हींग
लेकिन हज़रत को है ये किस चीज़ पे नाज़
कॉलेज में डटे हुए उड़ाते हैं जो डींग

(71)

अहले हिर्सो तमा जो ज़लील होते हैं, उन पर ता'न

है हिर्सो हवस के फ़न की मुझको तकमील
ग़ैरत नहीं मेरी बज़्मे दानिश में दख़ील
हैं नफ़्स की ख़्वाहिशें बहुत मुझको अज़ीज़
जब चाहें करें ख़ुशी से मुझको वो ज़लील

(72)

बेग़ैरतो ख़ुदफ़रोशो जाहिल से न मिल
हक़ से जो हो ग़ाफ़िल ऐसे ग़ाफ़िल से न मिल
यक़जा कर दें हवादिसे दहर अगर
जायज़ है कि उनसे मिल मगर दिल से न मिल

(64)

تکمیل میں ان علوم کے ہو مصروف
نیچر کی جو طاقتوں کو کردیں مکشوف
لیکن تم سے امید کیا ہو کہ تمھیں
عہدہ مطلوب ہے وطن ہے مالوف

(65)

مذہب کے جو ہو رہیں تو سرکار کا خوف
مذہب سے اگر پھریں تو پھٹکار کا خوف
دونوں سے اگر بچیں تو احباب کو ہے
بے رونقی دکان و دربار کا خوف

(66)

اونچے ہیں رذیل اور ہیں زیر شریف
قسمت کا یہ دیکھتے ہیں اب پھیر شریف
اکبر کو یہ مجتبیٰ نے دی خوب صلاح
چل دیجیے بھائی صاحب اجمیر شریف

(67)

فرمائیں مرا قصور حضرت جو معاف
جو امر ہے واقعی گذارش کروں صاف
انکار نہیں نماز روزے سے مجھے
لیکن یہ طریق اب ہے فیشن کے خلاف

(68)

عالم بنیے تو کیجیے مات کا شوق
مسٹر بنیے تو ہو مساوات کا شوق
چکر ہی میں آپ کو پھنسا رکھوں گا
مجھ کو بھی ہوا ہے اب اسی بات کا شوق

(64)

तकमील में उन उलूम के हो मसरुफ़
नेचर की जो ताक़तों को कर दें मकशूफ़
लेकिन तुमसे उमीद क्या हो कि तुम्हें
ओहदा मतलूब है वतन है मालूफ़

(65)

मज़हब के जो हो रहें तो सरकार का ख़ौफ़
मज़हब से अगर फिरें तो फिटकार का ख़ौफ़
दोनों से अगर बचें तो अहबाब को है
बेरौनक़ीए दुकानो दरबार का ख़ौफ़

(66)

ऊँचे हैं रज़ील और हैं ज़ेर शरीफ़
क़िस्मत का ये देखते हैं अब फेर शरीफ़
अकबर को ये मुज्तबा ने दी ख़ूब सलाह
चल दीजिए भाई साहब अजमेर शरीफ़

(67)

फ़रमायें मेरा क़ुसूर हज़रत जो मुआफ़
जो अम्र है वाक़ई गुज़ारिश करुँ साफ़
इंकार नहीं नमाज़ रोज़े से मुझे
लेकिन ये तरीक़ अब है फ़ैशन के ख़िलाफ़

(68)

आलिम बनिए तो कीजिए मात का शौक़
मिस्टर बनिए तो हो मसावात का शौक़
चक्कर ही में आपको फँसा रक्खूँगा
मुझको भी हुआ है अब इसी बात का शौक़

(73)

دل ہو جو وسیع اور روشن ہو خیال
ہر رنگ دکھائے تجھ کو خالق کا جمال
ساری دنیا ہے اس کو پیاری اکبر
کہتا ہے کم آل جس کو حاصل ہے کمال

(74)

شیطاں کا سنا جو شیخ صاحب نے یہ قول
بولے کہ فضول تجھ کو آتا ہے یہ ہول
میں خود ہوں بدل گیا زمانے کے ساتھ
پڑھتی ہے مجھی پہ اب تو دنیا لاحول

(75)

کہتی ہے ز راہ کبر مجھ سے وہ گرل
کیا تجھ سے ملوں کہیں کا تو ڈیوک نہ ارل
اکبر نے کہا دکھا کے داغ دل و اشک
ہے میری گرہ میں بھی یہ روبی یہ پرل

(76)

جب علم گیا تو شوق عزت معدوم
دولت رخصت تو ذوق زینت معدوم
مسجد سے یہ آئی گوش اکبر میں صدا
مذہب جو مٹا تو زور ملت معدوم

(77)

خواہان علم نہ طالب گنج ہیں ہم
بے کینہ و بے ریا و بے رنج ہیں ہم
لغزش ہو کوئی تو دوست فرمائیں معاف
آزاد ہیں مست ہیں سخن سنج ہیں ہم

(73)

दिल हो जो वसीअ और रौशन हो ख़याल
हर रंग दिखाए तुझको ख़ालिक़ का जमाल
सारी दुनिया है उसको प्यारी अकबर
कहता है कम ऑल जिसको हासिल है कमाल

(74)

शैताँ का सुना जो शैख़ साहब ने ये क़ौल
बोले कि फ़ुज़ूल तुझको आता है ये हौल
मैं ख़ुद हूँ बदल गया ज़माने के साथ
पढ़ती है मुझी पे अब तो दुनिया लाहौल

(75)

कहती है ज़े राहे किब्र मुझसे वो गर्ल
क्या तुझसे मिलूँ कहीं का तू ड्यूक न अर्ल
अकबर ने कहा दिखा के दाग़े दिलो अश्क
है मेरी गिरह में भी ये रुबी ये पर्ल

(76)

जब इल्म गया तो शौक़े इज़्ज़त मादूम
दौलत रूख़सत तो ज़ौक़े ज़ीनत मादूम
मस्जिद से ये आई गोशे अकबर में सदा
मज़हब जो मिटा तो ज़ोरे मिल्लत मादूम

(77)

ख़्वाहाने अलम न तालिबे गंज हैं हम
बे-कीना ओ बे-रिया ओ बे-रंज हैं हम
लग़्ज़िश हो कोई तो दोस्त फ़रमायें मुआफ़
आज़ाद हैं मस्त हैं सुख़न-संज हैं हम

(78)

انوار اس دور کے دل افروز ہیں کم
گویا کہ شبیں بہت ہیں اور روز ہیں کم
ہر چرب زباں نہیں ہے شمع اخلاص
جلنے والے بہت ہیں دل سوز ہیں کم

(79)

رکھو جو مقابل اس کے سارا عالم
دنیا بخدا ہے ایک ذرے سے بھی کم
اس اک ذرے میں ہے ہماری کیا اصل
نافہم ہیں کر رہے ہیں ناحق ہم ہم

(80)

مخلوط کرو نہ نفس و نیچر کو بہم
گو نفس نے بھی لیا ہے نیچر سے جنم
جو بھوک لگے زباں کو وہ ٹھیک نہیں
نافع وہ طعام ہے کہ طالب ہو شکم

(81)

پڑتا ہے بتوں سے ساعت چند کا کام
تمہید میں اس کی دولت و عمر تمام
اللہ سے ہر نفس کا رہتا ہے لگاؤ
دشوار ہے نفس پر عبادت کا زحام

(82)

علم و حکمت میں ہو اگر خواہش فہم
سرکار کی نوکری کو ہرگز نہ کر ایم
شادی نہ کر اپنی قبل تحصیل علوم
بت ہو کہ بری ہو خواہ وہ ہو کوئی میم

(78)

अनवार इस दौर के दिल अफ़रोज़ हैं कम
गोया कि शबें बहुत हैं और रोज़ हैं कम
हर चर्ब ज़बाँ नहीं है शम्ए इख़्लास
जलने वाले बहुत हैं दिलसोज़ हैं कम

(79)

रक्खो जो मुक़ाबिल उसके सारा आलम
दुनिया बख़ुदा है एक ज़र्रे से भी कम
इस एक ज़र्रे में है हमारी क्या असल
नाफ़हम हैं कर रहे हैं नाहक़ हम हम

(80)

मख़्लूत करो न नफ़्सो नेचर को बहम
गो नफ़्स ने भी लिया है नेचर से जनम
जो भूक लगे ज़बाँ को वो ठीक नहीं
नाफ़े वो तआम है कि तालिब हो शिकम

(81)

पड़ता है बुतों से साअते चंद का काम
तम्हीद में उसकी दौलतो उम्र तमाम
अल्लाह से हर नफ़्स का रहता है लगाव
दुश्वार है नफ़्स पर इबादत का ज़ेहाम

(82)

इल्मो हिकमत में हो अगर ख़्वाहिशे फ़ेम
सरकार की नौकरी को हरगिज़ न कर ऐम
शादी न कर अपनी क़ब्ले तहसीले उलूम
बुत हो कि परी हो ख़्वाह वो हो कोई मेम

(83)

اس بزم سے سب کے سب اٹھے جاتے ہیں
تسکیں کے جو تھے سبب اٹھے جاتے ہیں
اک قوت مذہبی عقیدوں سے تھی
وہ بھی تو دلوں سے اب اٹھے جاتے ہیں

(84)

گر جیب میں زر نہیں تو راحت بھی نہیں
بازو میں سکت نہیں تو عزت بھی نہیں
گر علم نہیں تو زور و زر ہے بیکار
مذہب جو نہیں تو آدمیت بھی نہیں

(85)

دنیا سے میل کی ضرورت ہی نہیں
مجھ کو اس کھیل کی ضرورت ہی نہیں
درپیش ہے منزل عدم اے اکبر
اس راہ میں ریل کی ضرورت ہی نہیں

(86)

توحید ان کے دلوں میں محفوظ نہیں
اللہ کے ذکر سے یہ محظوظ نہیں
اس فرقۂ نو کو میں نے دیکھا اکبر
اسلام ان کی نظر میں ملحوظ نہیں

(87)

تجھ کو بھی جہاں میں کچھ شرف ہے کہ نہیں
کوئی طاقت تری طرف ہے کہ نہیں
داخل ہے نمازیوں میں یا فوج میں ہے
آخر تیری بھی کوئی صف ہے کہ نہیں

(83)

इस बज़्म से सबके सब उठे जाते हैं
तस्कीं के जो थे सबब उठे जाते हैं
एक कुव्वत मज़हबी अक़ीदों से थी
वो भी तो दिलों से अब उठे जाते हैं

(84)

गर जेब में ज़र नहीं तो राहत भी नहीं
बाज़ू में सकत नहीं तो इज़्ज़त भी नहीं
गर इल्म नहीं तो ज़ोरो ज़र है बेकार
मज़हब जो नहीं तो आदमीयत भी नहीं

(85)

दुनिया से मेल की ज़रुरत ही नहीं
मुझको इस खेल की ज़रुरत ही नहीं
दरपेश है मंज़िले अदम ऐ अकबर
इस राह में रेल की ज़रुरत ही नहीं

(86)

तौहीद इनके दिलों में महफ़ूज़ नहीं
अल्लाह के ज़िक्र से ये महज़ूज़ नहीं
इस फ़िर्क़ा-ए नौ को मैंने देखा अकबर
इस्लाम इनकी नज़र में मल्हूज़ नहीं

(87)

तुझको भी जहाँ में कुछ शरफ़ है कि नहीं
कोई ताक़त तेरी तरफ़ है कि नहीं
दाख़िल है नमाज़ियों में या फ़ौज में है
आख़िर तेरी भी कोई सफ़ है कि नहीं

(88)

وہ رنگ کہن تمھارے عاشق میں نہیں
الجھا ہوا اب وہ طرز سابق میں نہیں
الفت ثابت کرو عمل سے صاحب
واللہ کو دخل میری منطق میں نہیں

(89)

اردو میں جو سب شریک ہونے کے نہیں
اس ملک کے کام ٹھیک ہونے کے نہیں
ممکن نہیں شیخ امراء القیس بنیں
پنڈت جی والمیک ہونے کے نہیں

(90)

دلکش نہیں وہ حسیں جسے شرم نہیں
رونق نہیں اس کی جس کا دل گرم نہیں
سختی میں بھی ہو گداز طینت ہو جو صاف
پگھلی ہے برف گو کہ وہ نرم نہیں

(91)

سمجھے جو کوئی برا یہ مضمون نہیں
کوئی پہلو خلاف قانون نہیں
ہرچند کہ یہ مزے چکھاتا ہے بہت
شیطان کا کوئی شخص ممنون نہیں

(92)

الفت اور ادب نہیں تو انسان نہیں
بے صبر و سکوں جو ہو تو ایمان نہیں
جو غیر خدا کو مانتا ہو قادر
اکبر بخدا کہ وہ مسلمان نہیں

(88)

वो रंगे कुहन तुम्हारे आशिक़ में नहीं
उल्झा हुआ अब वो तर्ज़े साबिक़ में नहीं
उल्फ़त साबित करो अमल से साहब
वल्लाह को दख़्ल मेरी मंतिक़ में नहीं

(89)

उर्दू में जो सब शरीक होने के नहीं
इस मुल्क के काम ठीक होने के नहीं
मुम्किन नहीं शेख़ इम्रउल क़ैस बनें
पंडित जी वाल्मीक होने के नहीं

(90)

दिलकश नहीं वो हसीं जिसे शर्म नहीं
रौनक़ नहीं उसकी जिसका दिल गर्म नहीं
सख़्ती में भी हो गुदाज़ तीनत हो जो साफ़
पिघली है बर्फ़ गो कि वो नर्म नहीं

(91)

समझे जो कोई बुरा ये मज़मून नहीं
कोई पहलू ख़िलाफ़े क़ानून नहीं
हरचंद कि ये मज़े चखाता है बहुत
शैतान का कोई शख़्स ममनून नहीं

(92)

उल्फ़त और अदब नहीं तो इंसान नहीं
बे-सब्रो सुकूँ जो हो तो ईमान नहीं
जो ग़ैरे ख़ुदा को मानता हो क़ादिर
अकबर बख़ुदा कि वो मुसलमान नहीं

(93)

مشکل سے یہ حالتیں سہی جاتی ہیں
پھانسیں ہیں کہ قلب میں رہی جاتی ہیں
تفصیل نہ پوچھ ہیں اشارے کافی
یوں ہی یہ کہانیاں کہی جاتی ہیں

(94)

گردن خالق کے آگے جھکتی ہی نہیں
اب ابتری سے یہ قوم رکتی ہی نہیں
ہوتی نہیں ان میں کچھ بھی غیرت پیدا
اور بات اکبر کی ہے کہ چکتی ہی نہیں

(95)

اوروں کی کہی ہوئی جو دہراتے ہیں
وہ فونوگراف کی طرح گاتے ہیں
خود سوچ کے حسب حال مضمون نکال
انسان یونہیں ترقیاں پاتے ہیں

(96)

لفظوں کے چمن بھی اس میں کھل جاتے ہیں
بے ساختہ قافیے بھی مل جاتے ہیں
دل کو مطلق نہیں ترقی ہوتی
تعریف میں سر اگرچہ ہل جاتے ہیں

(97)

کیوں کرنے لگے وہ مجھ گدا سے باتیں
زوروں پہ ہیں کرتے ہیں ہوا سے باتیں
میں سجدے میں کہہ رہا ہوں سبحان اللہ
بیلون میں وہ کریں خدا سے باتیں

(93)

मुश्किल से ये हालतें सही जाती हैं
फाँसें हैं कि क़ल्ब में रही जाती हैं
तफ़्सील न पूछ हैं इशारे काफ़ी
यूँ ही ये कहानियाँ कही जाती हैं

(94)

गर्दन ख़ालिक़ के आगे झुकती ही नहीं
अब अब्तरी से ये क़ौम रूकती ही नहीं
होती नहीं उनमें कुछ भी ग़ैरत पैदा
और बात अकबर की है कि चुकती ही नहीं

(95)

औरों की कही हुई जो दोहराते हैं
वो फ़ोनोग्राफ़ की तरह गाते हैं
खुद सोच के हस्बे हाल मज़मून निकाल
इंसान युंही तरक्क़ियाँ पाते हैं

(96)

लफ़्ज़ों के चमन भी इसमें खिल जाते हैं
बे साख़्ता क़ाफ़िये भी मिल जाते हैं
दिलको मुतलक़ नहीं तरक़्क़ी होती
तारीफ़ में सर अगर्चे हिल जाते हैं

(97)

क्यों करने लगे वो मुझ गदा से बातें
ज़ोरों पे हैं करते हैं हवा से बातें
मैं सज्दे में कह रहा हूँ सुब्हानल्लाह
बैलून में वो करें ख़ुदा से बातें

(98)

جو حسرت دل ہے وہ نکلنے کی نہیں
جو بات نہ ہے کام کی وہ چلنے کی نہیں
یہ بھی ہے بہت کہ دل سنبھالے رہیے
قومی حالت یہاں سنبھلنے کی نہیں

(99)

اس قوم کو یک دلی کی رغبت ہی نہیں
جو ایک کرے ادھر طبیعت ہی نہیں
اکبر کہتا ہے میل رکھو باہم
وہ کہتے ہیں میل کی ضرورت ہی نہیں

(100)

کیسا اسلام ان میں غیرت ہی نہیں
ایمان کہاں کہ جب بصیرت ہی نہیں
طرز تعلیم پر ہے لیکن الزام
وہ علم نہیں تو وہ طبیعت ہی نہیں

(101)

مشاق لقا ہوں در پہ حاضر ہوں میں
منظور نہیں کہ بار خاطر ہوں میں
حضرت کو جو فرصت ملاقات نہ ہو
بوسے پر آستاں کے شاکر ہوں میں

(102)

دلچسپ ہوائیں سوے گلشن پہنچیں
زلفیں شملے سے تابہ دامن پہنچیں
درگابائی سے راجہ جی جب روٹھے
صدقے ہونے کو بی نصیبن پہنچیں

(98)

जो हसरते दिल है वो निकलने की नहीं
जो बात है काम की वो चलने की नहीं
ये भी है बहुत कि दिल संभाले रहिए
क़ौमी हालत यहाँ संभलने की नहीं

(99)

इस क़ौम को यक दिली की रग़बत ही नहीं
जो एक करे उधर तबीयत ही नहीं
अकबर कहता है मेल रक्खो बाहम
वो कहते हैं मेल की ज़रुरत ही नहीं

(100)

कैसा इस्लाम उनमें ग़ैरत ही नहीं
ईमान कहाँ कि जब बसीरत ही नहीं
तर्ज़े तालीम पर है लेकिन इल्ज़ाम
वो इल्म नहीं तो वो तबीयत ही नहीं

(101)

मुश्ताक़े लेक़ा हूँ दर पे हाज़िर हूँ मैं
मंज़ूर नहीं कि बारे ख़ातिर हूँ मैं
हज़रत को जो फ़ुर्सते मुलाक़ात न हो
बोसे पर आस्ताँ के शाकिर हूँ मैं

(102)

दिलचस्प हवायें सूए गुलशन पहुँचीं
ज़ुल्फ़ें शिम्ले से ता-ब दामन पहुँचीं
दुर्गा बाई से राजा जी जब रुठे
सदक़े होने को बी नसीबन पहुँचीं

(103)

ہم نیک خصال ہیں یہ تسلیم نہیں
دنیا میں اس روش کی تکریم نہیں
لیکن یہ ہیں طریق و عادات عجم
واللہ کہ یہ عرب کی تعلیم نہیں

(104)

نوکر کو سکھاتے ہیں میاں اپنی زباں
مطلب یہ ہے کہ سمجھے ان کے فرماں
مقصود نہیں میاں کی سی عقل و تمیز
اس نکتے کو کیا وہ سمجھیں جو ہیں ناداں

(105)

پورا سائنس تم کو آنے کا نہیں
کچھ آیا تو پیشوا بنانے کا نہیں
وہ کمپنیاں نہ ہیں نہ کولے کی وہ کان
بے ختم ہوئے یہ دور جانے کا نہیں

(106)

ہم کیا خالی ہوائی گولا چھوڑیں
کس جوگ کے بل پر اپنا چولا چھوڑیں
حضرت نے تو چھاؤنی میں رکھی ہے دکان
ہم کیوں اپنا محلّہ ٹولہ چھوڑیں

(107)

بے سود اشعار اور کبت ہوتے ہیں
مفلس سے کہاں وہ ملتفت ہوتے ہیں
کر پیچ تو عشق کے اکھاڑے میں ہزار
یہ بت تو بزور و زر ہی چت ہوتے ہیں

(103)

हम नेक ख़िसाल हैं ये तस्लीम नहीं
दुनिया में इस रविश की तकरीम नहीं
लेकिन ये हैं तरीक़ो आदाते अजम
वल्लाह कि ये अरब की तालीम नहीं

(104)

नौकर को सिखाते हैं मियाँ अपनी ज़बाँ
मतलब ये है कि समझे उनके फ़रमाँ
मक़सूद नहीं मियाँ की सी अक़लो तमीज़
इस नुक्ते को क्या वो समझें जो हैं नादाँ

(105)

पूरा साईंस तुमको आने का नहीं
कुछ आया तो पेशवा बनाने का नहीं
वो कम्पनियाँ न हैं न कोले की वो कान
बेख़ात्म हुए ये दौर जाने का नहीं

(106)

हम क्या ख़ाली हवाई गोला छोड़ें
किस जोग के बल पर अपना चोला छोड़ें
हज़रत ने तो छावनी में रक्खी है दुकान
हम क्यों अपना मुहल्ला टोला छोड़ें

(107)

बेसूद अशआर और कबित होते हैं
मुफ़लिस से कहाँ वो मुल्तफ़ित होते हैं
कर पेच तू इश्क़ के अखाड़े में हज़ार
ये बुत तो बज़ोरो ज़र ही चित होते हैं

(108)

ماشاء اللہ وہ ڈنر کھاتے ہیں
بنگالی بھائی ان کا سر کھاتے ہیں
بس ہم ہیں خدا کے نیک بندے اکبر
ان کی گاتے ہیں اپنے گھر کھاتے ہیں

(109)

یورپ والے جو چاہیں دل میں بھردیں
جس کے سر پر جو چاہیں تہمت دھر دیں
بچتے رہو ان کی تیزیوں سے اکبر
تم کیا ہو خدا کے تین ٹکڑے کردیں

(110)

لذت چاہو تو وصل معشوق کہاں
شوکت چاہو تو زر کا صندوق کہاں
کہتا ہے یہ دل کہ خودکشی کی ٹھہرے
خیر اس کو بھی مان لیں تو بندوق کہاں

(111)

قسمت وہ کہاں کہ اب وہ تقسیم نہیں
کیونکر وہ اثر ہو جب وہ تعلیم نہیں
لغزش پہ مری برا نہ مانو اے شیخ
وہسکی کی ہے لہر موج تسنیم نہیں

(112)

وہ لطف اب ہندو و مسلماں میں کہاں
اغیار ان پر گذرتے ہیں خندہ زناں
جھگڑا کبھی گائے کا زباں کی کبھی بحث
ہے سخت مضر یہ نسخۂ گاؤزباں

(108)

माशा अल्लाह वो डिनर खाते हैं
बंगाली भाई उनका सर खाते हैं
बस हम हैं ख़ुदा के नेक बंदे अकबर
उनकी गाते हैं अपने घर खाते हैं

(109)

यूरप वाले जो चाहें दिल में भर दें
जिसके सर पर जो चाहें तोहमत धर दें
बचते रहो उनकी तेज़ियों से अकबर
तुम क्या हो ख़ुदा के तीन टुकड़े कर दें

(110)

लज़्ज़त चाहो तो वस्ले माशूक़ कहाँ
शौकत चाहो तो ज़र का संदूक़ कहाँ
कहता है ये दिल कि ख़ुदकुशी की ठहरे
ख़ैर उसको भी मान लें तो बंदूक़ कहाँ

(111)

क़िस्मत वो कहाँ कि अब वो तक़सीम नहीं
क्योंकर वो असर हो जब वो तालीम नहीं
लग़्ज़िश पे मेरी बुरा न मानो ऐ शैख़
व्हिस्की की है लहर मौजे तसनीम नहीं

(112)

वो लुत्फ़ अब हिन्दू ओ मुसलमाँ में कहाँ
अग़यार उनपर गुज़रते हैं ख़ंदा ज़नाँ
झगड़ा कभी गाय का ज़बाँ की कभी बहस
है सख़्त मुज़िर ये नुस्ख़ा-ए गाव-ज़बाँ

(113)

چندوں ہی کے سوجھتے ہیں ان کو مضموں
دل شاد ہو اس سے قوم یا ہو محزوں
لڑکے انھیں دیکھ کر مچاتے ہیں دھوم
یہ ہیں نئی روشنی کے چندا ماموں

(114)

اعزاز نسب کے مٹتے جاتے ہیں نشاں
اگلے سے خیال ہند میں اب وہ کہاں
سید بننا ہو تو بنو سرسید
ہونا ہو خاں تو تم ہو انگریزی خواں

(115)

مذہب نے کہا کہ جان سے عاری ہیں
آپس ہی کے لوگ باعث خواری ہیں
گویا قزاق تھے ہوئے ہیں اب اسیر
اپنوں ہی میں کچھ گواہ سرکاری ہیں

(116)

اکبر مجھے شک نہیں تری تیزی میں
اور تیرے بیان کی دلآویزی میں
شیطاں عربی سے ہند میں ہے بے خوف
لاحول کا ترجمہ کر انگریزی میں

(117)

دقیانوسی طریق سے منھ موڑو
شیرازہ مذہبی لغت کا توڑو
بھوکے سے کہو کہ حد تہذیب میں رہ
آنتوں سے کہو کہ قل ہواللہ چھوڑو

(113)

चंदों ही के सूझते हैं उनको मज़मूँ
दिल शाद हो इससे क़ौम या हो महज़ूँ
लड़के उन्हें देखकर मचाते हैं धूम
ये हैं नई रोशनी के चंदा मामूँ

(114)

एज़ाज़े नसब के मिटते जाते हैं निशाँ
अगले से ख़याल हिन्द में अब वो कहाँ
सैयद बनना हो तो बनो सर सैयद
होना हो ख़ाँ तो तुम हो अंग्रेज़ी ख़्वाँ

(115)

मज़हब ने कहा कि जान से आरी हैं
आपस ही के लोग बाइसे ख़्वारी हैं
गोया क़ज़्ज़ाक़ थे हुए हैं अब असीर
अपनों ही में कुछ गवाह सरकारी हैं

(116)

अकबर मुझे शक नहीं तेरी तेज़ी में
और तेरे बयान की दिलआवेज़ी में
शैताँ अरबी से हिन्द में है बेख़ौफ़
लाहौल का तर्जुमा कर अंग्रेज़ी में

(117)

दक़यानूसी तरीक़ से मुँह मोड़ो
शीराज़ा मज़हबी लुग़त का तोड़ो
भूके से कहो कि हद्दे तहज़ीब में रह
आँतों से कहो कि क़ुल-हुवल्लाह छोड़ो

(118)

نیکی کے حق میں کج ادائی نہ کرو
اللہ کے ساتھ بے وفائی نہ کرو
نیٹو بھی رہوگے اور مروگے بھی ضرور
کہتا ہوں کہ دعوی خدائی نہ کرو

(119)

خاطر مضبوط دل توانا رکھو
امید اچھی خیال اچھا رکھو
ہو جائیں گی مشکلیں تمھاری آساں
اکبر اللہ پر بھروسا رکھو

(120)

اعمال کے حسن سے سنورنا سیکھو
اللہ سے نیک امید کرنا سیکھو
مرنے سے مفر نہیں ہے جب اے اکبر
بہتر ہے یہی خوشی سے مرنا سیکھو

(121)

تہذیب وہ ہے کہ رنگ مذہب بھی ہو
آزاد وہ ہے کہ جو مودب بھی ہو
تزئین وہ ہے کہ خاکساری بھی ہو ساتھ
اسپیچ وہ ہے کہ اس میں یارب بھی ہو

(122)

اللہ کا صدق دل سے جو طالب ہو
حیرت نہیں گر ملک کا ہم قالب ہو
ہرگز نہ بڑھیں گے اس سے نیچر کے مرید
ممکن نہیں جسم روح پر غالب ہو

(118)

नेकी के हक़ में कज अदाई न करो
अल्लाह के साथ बे-वफ़ाई न करो
नेटिव भी रहोगे और मरोगे भी ज़रूर
कहता हूँ कि दाविए ख़ुदाई न करो

(119)

ख़ातिर मज़बूत दिल तवाना रक्खो
उम्मीद अच्छी ख़याल अच्छा रक्खो
हो जायेंगी मुश्किलें तुम्हारी आसाँ
अकबर अल्लाह पर भरोसा रक्खो

(120)

आमाल के हुस्न से सँवरना सीखो
अल्लाह से नेक उमीद करना सीखो
मरने से मफ़र नहीं है जब ऐ अकबर
बेहतर है यही ख़ुशी से मरना सीखो

(121)

तहज़ीब वो है कि रंगे मज़हब भी हो
आज़ाद वो है कि जो मुवद्दब भी हो
तज़ईन वो है कि ख़ाकसारी भी हो साथ
स्पीच वो है कि उसमें यारब भी हो

(122)

अल्लाह का सिद्क़े दिल से जो तालिब हो
हैरत नहीं गर मलक का हम क़ालिब हो
हरगिज़ न बढ़ेंगे इससे नेचर के मुरीद
मुम्किन नहीं जिस्म रुह पर ग़ालिब हो

(123)

اسلام ہی کو بس اپنی ملت سمجھو
بیگانہ روش میں اپنی ذلت سمجھو
جو اس کے خلاف رائے رکھے اکبر
خاموش رہو سمجھ کی قلت سمجھو

(124)

جس بات میں تم شکست ملت سمجھو
اس میں شرکت کو اپنی ذلت سمجھو
جو بندۂ نفس ہو مخالف اس کا
قومی غیرت کی اس میں قلت سمجھو

(125)

کچھ منع نہیں ہر اک کی تحریر پڑھو
لیکن قرآن کی بھی تفسیر پڑھو
عظمت دنیا کی جب دبائے دل کو
خالق کا کرو خیال تکبیر پڑھو

(126)

حاصل کرو علم طبع کو تیز کرو
باتیں جو بری ہیں ان سے پرہیز کرو
قومی عزت ہے نیکیوں سے اکبر
اس میں کیا ہے کہ نقل انگریز کرو

(127)

دنیائے دنی کی یہ ہوس جانے دو
گل چیں ہو اگر تو خار و خس جانے دو
مالک کے بغیر گھر کی رونق نہیں کچھ
اللہ کو اپنے دل میں بس جانے دو

(123)

इस्लाम ही को बस अपनी मिल्लत समझो
बेगाना रविश में अपनी ज़िल्लत समझो
जो इसके ख़िलाफ़ राय रक्खे अकबर
ख़ामोश रहो समझ की क़िल्लत समझो

(124)

जिस बात में तुम शिकस्ते मिल्लत समझो
उसमें शिरकत को अपनी ज़िल्लत समझो
जो बंदा-ए नफ़्स हो मुख़ालिफ़ उसका
क़ौमी ग़ैरत की उसमें क़िल्लत समझो

(125)

कुछ मन्अ नहीं हर एक की तहरीर पढ़ो
लेकिन क़ुरआन की भी तफ़सीर पढ़ो
अज़्मत दुनिया की जब दबाए दिल को
ख़ालिक़ का करो ख़याल तकबीर पढ़ो

(126)

हासिल करो इल्म तब्अ को तेज़ करो
बातें जो बुरी हैं उनसे परहेज़ करो
क़ौमी इज़्ज़त है नेकियों से अकबर
इसमें क्या है कि नक़्ले अंग्रेज़ करो

(127)

दुनियाए दनी की ये हवस जाने दो
गुलचीं हो अगर तो ख़ारो ख़स जाने दो
मालिक के बग़ैर घर की रौनक नहीं कुछ
अल्लाह को अपने दिल में बस जाने दो

(128)

شیطاں واعظ ہے پنبہ درگوش رہو
غالب ہے اسی کی بات خاموش رہو
بدلا پاتا ہوں مجلس دہر کا رنگ
مستی کی ہوس نہ ہو تو بے ہوش رہو

(129)

اے جد بزرگ کے نواسو پوتو
تزئین کو تہ کرو زمینیں جوتو
کیا رٹتے ہو اپنی ہسٹری کو ہر وقت
اللہ مدد کرے گا ویسے ہو تو

(130)

شہوات کی پیروی کا منصوبہ نہ ہو
دولت تری خادمہ ہو محبوبہ نہ ہو
شہرت جو کمال سے ہو پیدا ہوجائے
لیکن بہ تکلفات مطلوبہ نہ ہو

(131)

ہونی ہے نصیب تلخ کامی تم کو
محسوس نہیں ہے اپنی خامی تم کو
اغیار نہیں بناسکے تم کو غلام
ہے اپنے ہی نفس کی غلامی تم کو

(132)

تدبیر کریں تو اس میں ناکامی ہو
تقدیر کا نام لیں تو بدنامی ہو
القصہ عجیب ضیق میں ہیں ہندی
یورپ کا خدا کہاں ہے جو حامی ہو

(128)

शैताँ वाइज़ है पम्बा दर गोश रहो
ग़ालिब है उसी की बात ख़ामोश रहो
बदला पाता हूँ मज्लिसे दहर का रंग
मस्ती की हवस न हो तो बेहोश रहो

(129)

ऐ जद्दे बुज़ुर्ग के नवासो पोतो
तज़ईन को तह करो ज़मीनें जोतो
क्या रटते हो अपनी हिस्ट्री को हर वक़्त
अल्लाह मदद करेगा वैसे हो तो

(130)

शहवात की पैरवी का मंसूबा न हो
दौलत तेरी ख़ादिमा हो महबूबा न हो
शोहरत जो कमाल से हो पैदा हो जाए
लेकिन ब-तकल्लुफ़ात मत्लूबा न हो

(131)

होनी है नसीब तल्ख़ कामी तुमको
महसूस नहीं है अपनी ख़ामी तुमको
अग़यार नहीं बना सके तुमको गुलाम
है अपने ही नफ़्स की ग़ुलामी तुमको

(132)

तदबीर करें तो उसमें नाकामी हो
तक़दीर का नाम लें तो बदनामी हो
अल-क़िस्सा अजीब ज़ीक़ में हैं हिन्दी
यूरप का ख़ुदा कहाँ है जो हामी हो

(133)

دینی پہلو کو اے برادر دیکھو
کانوں سے ہو محترز گل تر دیکھو
نظم اکبر ہوئی ہے منقوش قلوب
آنکھیں ہوں اگر خدا کا دفتر دیکھو

(134)

ادبار کے ہیں یہ دن اولوالعزم نہ ہو
ہونی ہے شکست مائل رزم نہ ہو
رونق محفل کی اب نہیں ہے تجھ سے
گوشے ہی میں بیٹھ عازم بزم نہ ہو

(135)

یا کس کے کمر پئے خوشامد باندھو
یا حجرے میں گھس کے بیٹھو تہمد باندھو
کیا فائدہ بے قرینگی سے اے شیخ
بہتر ہے یہی کہ اپنی اک حد باندھو

(136)

دیں دار بنو درست دیں ہو کہ نہ ہو
قدر اس کی زمانے میں کہیں ہو کہ نہ ہو
مذہب پہ جمے رہو یہ ہے شیخ کا قول
کہہ دو کہ یقین ہے یقیں ہو کہ نہ ہو

(137)

افسوس ان پر فلک نے پایا قابو
مطلق نہیں ان میں رنگ ڈھونڈو یا بو
شیخی کو چھوڑ میرزا پہلے بنے
بنتے جاتے ہیں اب یہ مسلم بابو

(133)

दीनी पहलू को ऐ बिरादर देखो
काँटों से हो मोहतरिज़ गुले-तर देखो
नज़्मे अकबर हुई है मनकूशे कुलूब
आँखें हों अगर ख़ुदा का दफ़्तर देखो

(134)

इदबार के हैं ये दिन उलुल-अज़्म न हो
होनी है शिकस्त मायले रज़्म न हो
रौनक़ महफ़िल की अब नहीं है तुझसे
गोशे ही में बैठ आज़िमे बज़्म न हो

(135)

या कस के कमर पए ख़ुशामद बाँधो
या हुजरे में घुस के बैठो तहमद बाँधो
क्या फ़ायदा बे-क़रीनगी से ऐ शैख़
बेहतर है यही कि अपनी एक हद बाँधो

(136)

दींदार बनो दुरूस्त दीं हो कि न हो
क़द्र उसकी ज़माने में कहीं हो कि न हो
मज़हब पे जमे रहो ये है शैख़ का क़ौल
कह दो कि यक़ीन है यक़ीं हो कि न हो

(137)

अफ़सोस उन पर फ़लक ने पाया क़ाबू
मुत्लक़ नहीं उनमें रंग ढूँडो या बू
शैख़ी को छोड़ मीरज़ा पहले बने
बनते जाते हैं अब ये मुस्लिम बाबू

(138)

اکبر کو ہے الفت بتان گمراہ
کرتا ہے انھیں کے وصف میں نامہ سیاہ
احباب سنیں جو اس سے ایسے اشعار
تردید کریں کہیں کہ سبحان اللہ

(139)

مغوی کو بھی بد نہ کہیے ترغیب ہے یہ
کس سے میں کہوں کہ دل کی تخریب ہے یہ
شیطاں کو رجیم کہہ دیا تھا اک دن
اک شور مچا خلاف تہذیب ہے یہ

(140)

مسکین گدا ہو یا ہو شاہ ذی جاہ
بیماری و موت سے کہاں کس کو پناہ
آہی جاتا ہے زندگی میں اک وقت
کرنا پڑتا ہے سب کو اللہ اللہ

(141)

گذرا ہے مری نظر سے سب کا جلوہ
سب سے ہے بہتر روز و شب کا جلوہ
کہتا ہے عجم عجم میں جم ہے موجود
کہہ دو کہ عرب میں دیکھ رب کا جلوہ

(142)

پیتا ہوں شراب آب زمزم کے ساتھ
رکھتا ہوں اک اونٹنی بھی ٹم ٹم کے ساتھ
ہے عشق حقیقی اور مجازی دونوں
قوال کی بھی صدا ہے چھم چھم کے ساتھ

(138)

अकबर को है उल्फ़ते बुताने गुमराह
करता है उन्हीं के वस्फ़ में नामा सियाह
अहबाब सुनें जो उससे ऐसे अशआर
तरदीद करें कहें कि सुब्हानल्लाह

(139)

मग़वी को भी बद न कहिए तरग़ीब है ये
किस से मैं कहूँ कि दिल की तख़रीब है ये
शैताँ को रजीम कह दिया था एक दिन
एक शोर मचा ख़िलाफ़े तहज़ीब है ये

(140)

मिस्कीन गदा हो या हो शाहे ज़ी जाह
बीमारी ओ मौत से कहाँ किसको पनाह
आ ही जाता है ज़िंदगी में एक वक़्त
करना पड़ता है सबको अल्लाह अल्लाह

(141)

गुज़रा है मेरी नज़र से सबका जलवा
सबसे है बेहतर रोज़ो शब का जलवा
कहता है अजम अजम में जम है मौजूद
कह दो कि अरब में देख रब का जलवा

(142)

पीता हूँ शराब आबे ज़मज़म के साथ
रखता हूँ एक ऊँटनी भी टमटम के साथ
है इश्क़ हक़ीक़ी और मजाज़ी दोनों
क़व्वाल की भी सदा है छमछम के साथ

(143)

تاثیر ہوائے باغ ہستی نہ گئی
صورت کی ادا نظر کی مستی نہ گئی
ہوتے ہی رہے جمال دلکش پیدا
طبع انساں سے بت پرستی نہ گئی

(144)

جب تک ہم میں ہے قومی خصلت باقی
بیشک پردے کی ہے ضرورت باقی
چالیس برس کی بات ہے یہ شاید
بعد اس کے رہے گی پھر نہ حجت باقی

(145)

خوبی طاعت کی ہے مسلم اب بھی
عزت اس کی نہیں ہوئی کم اب بھی
خودبین و حریص و جنگ جو ہو نہ اگر
واقف کی نظر میں ہے مکرم اب بھی

(146)

رغبت جو دلائی وسعت مشرب کی
شامل اس میں غرض تھی بیشک سب کی
لیکن تبدیل وضع و نقل فاتح
ہے بعض کی بات اور اپنے ہے مطلب کی

(147)

راحت کا سماں بندھا تو غفلت بھی ہوئی
حسرت کا کھنچا جو سین عبرت بھی ہوئی
دنیا میں جسے جو پیش آیا اکبر
بس اس کے مطابق اس کی حالت بھی ہوئی

(143)

तासीरे हवाए बागे हस्ती न गई
सूरत की अदा नज़र की मस्ती न गई
होते ही रहे जमाले दिलकश पैदा
तब्ए इंसाँ से बुत परस्ती न गई

(144)

जब तक हम में है क़ौमी ख़सलत बाक़ी
बेशक पर्दे की है ज़रूरत बाक़ी
चालीस बरस की बात है ये शायद
बाद उसके रहेगी फिर न हुज्जत बाक़ी

(145)

ख़ूबी ताअत की है मुसल्लम अब भी
इज़्ज़त उसकी नहीं हुई कम अब भी
ख़ुदबीनो हरीसो जंगजू हो न अगर
वाक़िफ़ की नज़र में है मुकर्रम अब भी

(146)

रग़बत जो दिलाई वुस्अते मशरब की
शामिल उसमें ग़रज़ थी बेशक सबकी
लेकिन तब्दीले वज़्ओ नक़ले फ़ातेह
है बाज़ की बात और अपने है मतलब की

(147)

राहत का समाँ बंधा तो ग़फ़लत भी हुई
हसरत का खिंचा जो सीन इबरत भी हुई
दुनिया में जिसे जो पेश आया अकबर
बस उसके मुताबिक़ उसकी हालत भी हुई

(148)

تحصیل علوم کر کہ دولت ہے یہی
اخلاق درست کر کہ زینت ہے یہی
اکبر کی یہ بات یاد رکھ اے عشرت
محفوظ ہو معصیت سے عزت ہے یہی

(149)

تسبیح و دعا میں جس نے لذت پائی
اور ذکر خدا سے دل نے راحت پائی
کوئی نہیں خوش نصیب اس سے بڑھ کر
بس دونوں جہاں کی اس نے نعمت پائی

(150)

روزی مل جائے مال و دولت نہ سہی
راحت ہو نصیب شان و شوکت نہ سہی
گھر بار میں خوش رہیں عزیزوں کے ساتھ
دربار میں باہمی رقابت نہ سہی

(151)

راز بت شوخ کی خبر ہی نہ ملی
دل کیا ملتا کبھی نظر ہی نہ ملی
کیا وصل کا حوصلہ کریں پیش رقیب
جن کو اس وقت تک کمر ہی نہ ملی

(152)

خواہش ہے اگر تجھے غنی بننے کی
دولت کی ہوس ہے اور دھنی بننے کی
شخصی حالت کو چھوڑ کر اے ہندی
کوشش لازم ہے کمپنی بننے کی

(148)

तहसीले उलूम कर कि दौलत है यही
अख़लाक़ दुरूस्त कर कि ज़ीनत है यही
अकबर की ये बात याद रख ऐ इशरत
महफ़ूज़ हो मासियत से इज़्ज़त है यही

(149)

तस्बीहो दुआ में जिसने लज़्ज़त पाई
और ज़िक्रे ख़ुदा से दिल ने राहत पाई
कोई नहीं ख़ुशनसीब उससे बढ़ कर
बस दोनों जहाँ की उसने नेमत पाई

(150)

रोज़ी मिल जाए मालो दौलत न सही
राहत हो नसीब शानो शौकत न सही
घर बार में ख़ुश रहें अज़ीज़ों के साथ
दरबार में बाहमी रक़ाबत न सही

(151)

राज़े बुते शोख़ की ख़बर ही न मिली
दिल क्या मिलता कभी नज़र ही न मिली
क्या वस्ल का हौसला करें पेशे रक़ीब
जिनको इस वक़्त तक कमर ही न मिली

(152)

ख़्वाहिश है अगर तुझे ग़नी बनने की
दौलत की हवस है और धनी बनने की
शख़्सी हालत को छोड़ कर ऐ हिन्दी
कोशिश लाज़िम है कम्पनी बनने की

(153)

دیکھے جو حوادث سماوی ارضی
قائم کرلیں ہیں تو نے باتیں فرضی
بھولا ہے خدا کو تو ذرا غور تو کر
زندہ رکھتی ہے تجھ کو کس کی مرضی

(154)

وہ شوکت و شان زندگانی نہ رہی
غیرت کی حرم میں پاسبانی نہ رہی
پردہ اٹھا تو کھل گیا اے اکبر
اسلام میں اب وہ لن ترانی نہ رہی

(155)

ہر ایک کو نوکری نہیں ملنے کی
ہر باغ میں یہ کلی نہیں کھلنے کی
کچھ پڑھ کے تو صنعت و زراعت کو دیکھ
عزت کے لیے ہے کافی اے دل نیکی

(156)

منظور اے دل ہماری عرضی ہوگی
اس وقت کہ جب خدا کی مرضی ہوگی
اس دور فنا میں ہوگی لیکن جو بات
وہ صرف برائے نام و فرضی ہوگی

(157)

عمدہ مچھلی مسلم و خام ملی
تحفہ پایا مراد خدام ملی
ممنون کریم[1] کیوں نہ ہوں اے اکبر
وہ دام میں لائے مجھ کو بے دام ملی

---

[1] مولوی محمد کریم صاحب تحصیلدار سیجا ضلع الٰہ آباد، ۲۳ دسمبر ۱۹۰۵

(153)

देखे जो हवादिसे समावी अर्ज़ी
क़ायम कर लीं हैं तूने बातें फ़र्ज़ी
भूला है ख़ुदा को तू ज़रा ग़ौर तो कर
ज़िंदा रखती है तुझको किसकी मर्ज़ी

(154)

वो शौकतो शाने ज़िंदगानी न रही
ग़ैरत की हरम में पासबानी न रही
पर्दा उट्ठा तो खुल गया ऐ अकबर
इस्लाम में अब वो लन तरानी न रही

(155)

हर एक को नौकरी नहीं मिलने की
हर बाग़ में ये कली नहीं खिलने की
कुछ पढ़ के तू सन्अतो ज़राअत को देख
इज़्ज़त के लिए है काफ़ी ऐ दिल नेकी

(156)

मंज़ूर ऐ दिल हमारी अर्ज़ी होगी
उस वक़्त कि जब ख़ुदा की मर्ज़ी होगी
इस दौरे फ़ना में होगी लेकिन जो बात
वो सिर्फ़ बराए नामो फ़र्ज़ी होगी

(157)

उम्दा मछली मुसल्लमो ख़ाम मिली
तोहफ़ा पाया मुरादे ख़ुद्दाम मिली
मम्नूने करीम[1] क्यों न हूँ ऐ अकबर
वो दाम में लाए मुझको बेदाम मिली

---

1. मौलवी मुहम्मद करीम साहब तहसीलदार मेजा ज़िला इलाहाबाद, 3 दिसम्बर 1905

(158)

پہلے تو دکھاتی تھی چمک اپنی گنی
اب پیش نگاہ ہیں فقط پنس و پنی
کہتے ہیں حریف ہنس کے اب از رہ طعن
جب دین کو کھو دیا تو دنیا بھی چھنی

(159)

ہم نے واعظ کی خوب ڈاڑھی نوچی
یہ بات مگر نہ اپنے دل میں سوچی
مذہب کو شکست دے کے کیا پائیں گے
آخر کو رہیں گے موچی ہی کے موچی

(160)

اب تک جو کہیں ہماری قسمت نہ لڑی
ناحق تجھے ہم نشیں ہے فکر اس کی پڑی
انگریز کے ملک میں لڑائی کیسی
یہ ہند ہے یاں خوش انتظامی ہے بڑی

(161)

انگریزوں میں عادت سحرخیزی تھی
انداز و روش میں اک دلآویزی تھی
مشرق کی ہوا سے وضع اب ہے بدلی
پہلے اچھی تھی خالص انگریزی تھی

(162)

تھے کیک کی فکر میں سو روٹی بھی گئی
چاہی تھی شے بڑی سو چھوٹی بھی گئی
واعظ کی نصیحتیں نہ مانیں آخر
پتلون کی تاک میں لنگوٹی بھی گئی

(158)

पहले तो दिखाती थी चमक अपनी गिनी
अब पेशे निगाह हैं फ़क़त पेन्सो पिनी
कहते हैं हरीफ़ हँस के अब अज़ रहे ता'न
जब दीन को खो दिया तो दुनिया भी छिनी

(159)

हमने वाइज़ की ख़ूब डाढ़ी नोची
ये बात मगर न अपने दिल में सोची
मज़हब को शिकस्त दे के क्या पायेंगे
आख़िर को रहेंगे मोची ही के मोची

(160)

अब तक जो कहीं हमारी क़िस्मत न लड़ी
नाहक़ तुझे हमनशीं है फ़िक्र उसकी पड़ी
अंग्रेज के मुल्क में लड़ाई कैसी
ये हिन्द है याँ ख़ुश इंतज़ामी है बड़ी

(161)

अंग्रेज़ों में आदते सहरख़ेज़ी थी
अंदाज़ो रविश में एक दिलआवेज़ी थी
मशरिक़ की हवा से वज़्अ अब है बदली
पहले अच्छी थी ख़ालिस अंग्रेज़ी थी

(162)

थे केक की फ़िक्र में सो रोटी भी गई
चाही थी शय बड़ी सो छोटी भी गई
वाइज़ की नसीहतें न मानीं आख़िर
पतलून की ताक में लंगोटी भी गई

(163)

اقبال کے ساتھ اے خرد تو بھی گئی
غیرت کے ساتھ مذہبی بو بھی گئی
سچ کہتے ہیں حضرت کرامت اکبر
رخصت ہوئی فارسی تو اردو بھی گئی

(164)

مقصود ہے شغل کوئی مضمون سہی
پیالۂ مے نہیں تو افیون سہی
ہنگامۂ موت بھی ہے اک جشن اکبر
گر جنگ نہیں تو خیر طاعون سہی

(165)

وحشت نئی روشنی سے آخر کو گھٹی
فکر روزی میں شیخ کی طبع ڈٹی
کرکٹ جمناسٹک ٹریننگ کالج
مولانا سیکھتے ہیں بالفعل نٹی

(166)

آخر کو ہوئی وہ بات جو تھی ہونی
مذہب مٹی ہے یا ہے مٹی ڈھونی
جو ست تھے ہوگئے ہیں وہ شتر حلیم
جو تیز تھے بن گئے ہیں پولو پونی

(167)

مذہب اور مولوی پہ گالی ہو لی
اسپیچ پہ انجمن میں تالی ہو لی
دروازۂ منصفی ہے ہم پر کیوں بند
ہر بات تو اے جناب عالی ہو لی

(163)

इक़बाल के साथ ऐ ख़िरद तू भी गई
ग़ैरत के साथ मज़हबी बू भी गई
सच कहते हैं हज़रते करामत अकबर
रूख़सत हुई फ़ारसी तो उर्दू भी गई

(164)

मक़सूद है शग़ल कोई मज़मून सही
पैमाना-ए मय नहीं तो अफ़्यून सही
हंगामा-ए मौत भी है एक जश्न अकबर
गर जंग नहीं तो ख़ैर ताऊन नहीं

(165)

वहशत नई रौशनी से आख़िर को घटी
फ़िक्रे रोज़ी में शैख़ की तब्अ डटी
क्रिकेट जिम्नास्टिक ट्रेनिंग कॉलेज
मौलाना सीखते हैं बिलफ़ेल नटी

(166)

आख़िर को हुई वो बात जो थी होनी
मज़हब मिट्टी है या है मिट्टी ढोनी
जो सुस्त थे हो गए हैं वो शुत्रे हलीम
जो तेज़ थे बन गए हैं पोलो पोनी

(167)

मज़हब और मौलवी पे गाली हो ली
स्पीच पे अंजुमन में ताली हो ली
दरवाज़ा-ए मुन्सिफ़ी है हम पर क्यों बंद
हर बात तो ऐ जनाबे आली हो ली

(168)

اخلاق نکو و خوش تمیزی نہ سہی
القاب حبیبی و عزیزی نہ سہی
میٹھے پانی سے ہے زباں شیریں کام
جاں بخش حرارت غریزی نہ سہی

(169)

بھائی مجھے کل یہ بات بی منی کی
تفریق اڑا دو شیعہ و سنی کی
جیسا موقع ہو بس بٹھا دو وہ نگیں
ہیرے کی نہ شرط ہو نہ ضد چنی کی

(170)

ملتا نہیں گوشت خیر ہڈی ہی سہی
کچھ کھیل ضرور ہے پھسڈی ہی سہی
موقع جو پریڈ پر قواعد کا نہیں
چندہ تحصیل کر کبڈی ہی سہی

(171)

ملتا نہیں گھی تو خشک روٹی ہی سہی
نعمت جو بڑی نہیں تو چھوٹی ہی سہی
میں قوم کی فربہی کا مشتاق نہیں
بس چاہیئے میری عقل موٹی ہی سہی

(172)

کھولی ہے زبان خوش بیانی کے لیے
اٹھا ہے قلم گہر فشانی کے لیے
آیا ہوں کوچۂ سخن میں اکبر
نظارۂ شاہد معانی کے لیے

(168)

अख़लाक़े निकू ओ खुश तमीज़ी न सही
अल्क़ाब हबीबी ओ अज़ीज़ी न सही
मीठे पानी से है ज़बाँ शीरीं काम
जाँ बख़्श हरारते ग़रीज़ी न सही

(169)

भाई मुझे कल ये बात बी मुन्नी की
तफ़रीक़ उड़ा दो शीया ओ सुन्नी की
जैसा मौक़ा हो बस बिठा दो वो नगीं
हीरे की न शर्त हो न ज़िद चुन्नी की

(170)

मिलता नही गोश्त ख़ैर हड्डी ही सही
कुछ खेल ज़रुर है फिसड्डी ही सही
मौक़ा जो परेड पर क़वायद का नहीं
चंदा तहसील कर कबड्डी ही सही

(171)

मिलता नहीं घी तो ख़ुश्क रोटी ही सही
नेमत जो बड़ी नहीं तो छोटी ही सही
मैं क़ौम की फ़रबही का मुश्ताक़ नहीं
बस जाइए मेरी अक़्ल मोटी ही सही

(172)

खोली है ज़बान खुशबयानी के लिए
उट्ठा है क़लम गोहर फ़िशानी के लिए
आया हूँ कूचा-ए सुख़न में अकबर
नज़्ज़ारा-ए शाहिदे मआनी के लिए

(173)

رکتا نہیں انقلاب چارہ کیا ہے
حیراں ہیں ملک بشر بچارا کیا ہے
تسکیں کے لیے مگر ہے کافی یہ خیال
جو کچھ ہے خدا کا ہے ہمارا کیا ہے

(174)

تو نے دل دہر سے ملا رکھا ہے
قائم غفلت کا سلسلہ رکھا ہے
کیا خود زندہ ہے اپنی طاقت سے تو
آخر کس نے تجھے جلا رکھا ہے

(175)

قرآں میں ہمیں خدا نے سمجھایا ہے
شیطان نے فلسفے میں الجھایا ہے
قسمت اب دیکھنی ہے دل کی اکبر
معلوم نہیں کہ یہ کدھر آیا ہے

(176)

دنیا نے دین کو بھلا رکھا ہے
غفلت کی نیند میں سلا رکھا ہے
اس دور میں خوش نصیب وہ ہے اکبر
جس نے قرآن کو کھلا رکھا ہے

(177)

ہر حال میں بہر روح انسب وہ ہے
اللہ و رسول کا بھی مطلب وہ ہے
قرآن کو غور سے پڑھو اور سمجھو
اکبر بخدا کہ جان مذہب وہ ہے

(173)

रूकता नहीं इंक़लाब चारा क्या है
हैराँ हैं मलक बशर बेचारा क्या है
तस्कीं के लिए मगर है काफ़ी ये ख़याल
जो कुछ है ख़ुदा का है हमारा क्या है

(174)

तूने दिल दहर से मिला रक्खा है
क़ायम ग़फ़लत का सिलसिला रक्खा है
क्या ख़ुद ज़िंदा है अपनी ताक़त से तू
आख़िर किसने तुझे जिला रक्खा है

(175)

क़ुरआँ में हमें ख़ुदा ने समझाया है
शैतान ने फ़लसफ़े में उलझाया है
क़िस्मत अब देखनी है दिल की अकबर
मालूम नहीं कि ये किधर आया है

(176)

दुनिया ने दीन को भुला रक्खा है
ग़फ़लत की नींद में सुला रक्खा है
इस दौर में ख़ुशनसीब वो है अकबर
जिसने क़ुरआन को खुला रक्खा है

(177)

हर हाल में बहरे रूह अन्सब वो है
अल्लाहो रसूल का भी मतलब वो है
क़ुरआन को ग़ौर से पढ़ो और समझो
अकबर बख़ुदा कि जाने मज़हब वो है

(178)

کلچر سے نہ ہے نہ کچھ خیالات سے ہے
تہذیب سے ہے نہ ترک عادات سے ہے
اکبر بخدا یہ کامیابی ساری
تقدیر سے اور اتفاقات سے ہے

(179)

دنیائے دنی محل آفات بھی ہے
فکر روزی مخل اوقات بھی ہے
طرہ پھر اس پر یہ کہ مرنا بھی ضرور
جیتا رہے آدمی تو اک بات بھی ہے

(180)

انساں میں معتبر لیاقت بھی ہے
محسوب اس وزن میں وجاہت بھی ہے
انداز سخن سے بھی ہے اندازۂ طبع
اک جزو قوی مگر شرافت بھی ہے

(181)

دولت وہ ہے جو عقل و محنت سے ملے
لذت وہ ہے کہ جوش صحت سے ملے
ایماں کا ہو نور دل میں وہ راحت ہے
عزت وہ ہے جو اپنی ملت سے ملے

(182)

حاسد تجھ پر اگر حسد کرتا ہے
کر صبر کہ خود وہ کار بد کرتا ہے
اپنی پستی کو کر رہا ہے محسوس
اور تیری بلندیوں سے کد کرتا ہے

(178)

लेक्चर से न है न कुछ ख़यालात से है
तहज़ीब से है न तर्के आदात से है
अकबर बख़ुदा ये कामयाबी सारी
तक़दीर से और इत्तेफ़ाक़ात से है

(179)

दुनियाए दनी महिल्ले आफ़ात भी है
फ़िक्रे रोज़ी मुख़िल्ले औक़ात भी है
तुर्रा फिर उस पर ये कि मरना भी ज़रुर
जीता रहे आदमी तो एक बात भी है

(180)

इंसाँ में मोतबर लियाक़त भी है
महसूब इस वज़्न में वजाहत भी है
अंदाज़े सुख़न से भी है अंदाज़ा-ए तब्अ
एक जुज़्वे क़वी मगर शराफ़त भी है

(181)

दौलत वो है जो अक़्लो मेहनत से मिले
लज़्ज़त वो है कि जोशे सेहत से मिले
ईमाँ का हो नूर दिल में वो राहत है
इज़्ज़त वो है जो अपनी मिल्लत से मिले

(182)

हासिद तुझ पर अगर हसद करता है
कर सब्र कि ख़ुद वो कारे बद करता है
अपनी पस्ती को कर रहा है महसूस
और तेरी बुलंदियों से कद करता है

(183)

ارماں نہ شراب و بزم شاہد کا ہے
ساماں نہ محافل و مساجد کا ہے
اکبر کو ہے انس کنج تنہائی سے
دھیان اس کو فقط خدائے واحد کا ہے

(184)

انسان جو عمر ختم کر چکتا ہے
خوش ہو چکتا ہے آہ بھر چکتا ہے
فانی دنیا کا دیکھ لیتا ہے رنگ
زندہ جو رہا بھی وہ تو مر چکتا ہے

(185)

سنیے حکمت جو مری گفتار میں ہے
اک حد ادب ہر ایک سرکار میں ہے
پروانے نے شمع سے لپٹنا چاہا
پہلے تھا نور میں اور اب نار میں ہے

(186)

شیطان سے دل کو ربط ہوجاتا ہے
دشوار انساں کو ضبط ہوجاتا ہے
حد سے جو سوا ہو حرص یا خودبینی
اکثر ہے یہی کہ خبط ہوجاتا ہے

(187)

اللہ کا حق اگر تلف ہوتا ہے
اس کے لیے کون سر بکف ہوتا ہے
دنیا طلبی میں ہے یہ ہنگامہ و شور
حاصل پھر اس سے کیا شرف ہوتا ہے

(183)

अरमाँ न शराबो बज़्मे शाहिद का है
सामाँ न महाफ़िलो मसाजिद का है
अकबर को है उन्स कुंजे तंहाई से
ध्यान उसको फ़क़त ख़ुदाए वाहिद का है

(184)

इंसान जो उम्र ख़त्म कर चुकता है
ख़ुश हो चुकता है आह भर चुकता है
फ़ानी दुनिया का देख लेता है रंग
ज़िंदा जो रहा भी वो तो मर चुकता है

(185)

सुनिए हिकमत जो मेरी गुफ़्तार में है
एक हद्दे अदब हर एक सरकार में है
परवाने ने शम्अ से लिपटना चाहा
पहले था नूर में और अब नार में है

(186)

शैतान से दिल को रब्त हो जाता है
दुश्वार इंसाँ को ज़ब्त हो जाता है
हद से जो सिवा हो हिर्स या ख़ुदबीनी
अक्सर है यही कि ख़ब्त हो जाता है

(187)

अल्लाह का हक़ अगर तलफ़ होता है
उसके लिए कौन सर बकफ़ होता है
दुनिया तलबी में है ये हंगामा ओ शोर
हासिल फिर उससे क्या शरफ़ होता है

—

(188)

خلقت جو کہیں ذلیل ہوجاتی ہے
بے غیرت و بے دلیل ہوجاتی ہے
گو جسم میں ظاہرا توانائی ہو
اخلاق میں وہ علیل ہوجاتی ہے

(189)

دنیا کو بہت ذلیل پایا میں نے
بے غیرت و بے دلیل پایا میں نے
اخلاقی پہلوؤں سے جانچا اکبر
شدت سے اسے علیل پایا میں نے

(190)

افسوس سفید ہوگئے بال ترے
لیکن ہیں سیاہ اب بھی اعمال ترے
تو زلفِ بتاں بنا ہوا ہے اب تک
دنیا پہ ہنوز پڑتے ہیں جال ترے

(191)

ہیں وعدۂ خالقِ دوعالم سچے
قرآں سچا رسولِ اکرم سچے
اے منکرِ دیں قیامت آنی ہے ضرور
کہہ دیں گے وہاں کہ دیکھ لے ہم سچے

(192)

ایسے بھی ہیں خلق جن کو فرعون کہے
ایسے بھی جنھیں محمد و عون کہے
میں نام بنام تم سے کہتا اکبر
نازک ہے مگر معاملہ کون کہے

(188)

ख़िलक़त जो कहीं ज़लील हो जाती है
बेग़ैरतो बेदलील हो जाती है
गो जिस्म में ज़ाहिरा तवानाई हो
अख़लाक़ में वो अलील हो जाती हैं

(189)

दुनिया को बहुत ज़लील पाया मैंने
बेग़ैरतो बेदलील पाया मैंने
अख़लाक़ी पहलुओं से जाँचा अकबर
शिद्दत से उसे अलील पाया मैंने

(190)

अफ़सोस सफ़ेद हो गए बाल तेरे
लेकिन हैं सियाह अब भी आमाल तेरे
तू ज़ुल्फ़े बुताँ बना हुआ है अब तक
दुनिया पे हनूज़ पड़ते हैं जाल तेरे

(191)

हैं वादा-ए ख़ालिक़े दो आलम सच्चे
क़ुरआँ सच्चा रसूले अकरम सच्चे
ऐ मुन्किरे दीं क़यामत आनी है ज़रुर
कह देंगे वहाँ कि देख ले हम सच्चे

(192)

ऐसे भी हैं ख़ल्क़ जिन को फ़िरऔन कहे
ऐसे भी जिन्हें मुहम्मदो औन कहे
मैं नाम बनाम तुमसे कहता अकबर
नाज़ुक है मगर मुआमला कौन कहे

(193)

ہرچند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے
بنگلہ بھی ہے پاٹ بھی ہے صابون بھی ہے
لیکن یہ میں تجھ سے پوچھتا ہوں ہندی
یورپ کا تری رگوں میں کچھ خون بھی ہے

(194)

دولت بھی ہے فلسفہ بھی ہے جاہ بھی ہے
لطف حسن بتان دل خواہ بھی ہے
سب سے قطع نظر ہے مشکل لیکن
اتنا سمجھے رہو کہ اللہ بھی ہے

(195)

مذہب کی کہوں تو دل لگی میں اڑ جائے
مطلب کی کہوں تو پالیسی میں اڑ جائے
باقی سر قوم میں ابھی ہے کچھ ہوش
غالب ہے کہ یہ بھی اس صدی میں اڑ جائے

(196)

مذہب قانون و قوم کا بانی ہے
خالص طاعت عروج روحانی ہے
توہین اک دوسرے کی کرتے ہیں جو لوگ
یہ جہل ہے یا ہوائے نفسانی ہے

(197)

ہمدرد ہوں سب یہ لطف آبادی ہے
ہمسایہ بھی ہو شریک تب شادی ہے
تسکین ہے جب کہ ہو خدا پر تکیہ
قانون بنا سکیں تب آزادی ہے

(193)

हरचंद कि कोट भी है पतलून भी है
बंगला भी है पाट भी है साबून भी है
लेकिन ये मैं तुझसे पूछता हूँ हिन्दी
यूरप का तेरी रगों में कुछ ख़ून भी है

(194)

दौलत भी है फ़ल्सफ़ा भी है जाह भी है
लुत्फ़े हुस्ने बुताने दिलख़्वाह भी है
सबसे क़त्ए नज़र है मुश्किल लेकिन
इतना समझे रहो कि अल्लाह भी है

(195)

मज़हब की कहूँ तो दिल्लगी में उड़ जाए
मतलब की कहूँ तो पालिसी में उड़ जाए
बाक़ी सरे क़ौम में अभी है कुछ होश
ग़ालिब है कि ये भी इस सदी में उड़ जाए

(196)

मज़हब क़ानूनो क़ौम का बानी है
ख़ालिस ताअत उरुजे रुहानी है
तौहीन एक दूसरे की करते हैं जो लोग
ये जेहल है या हवाए नफ़सानी है

(197)

हमदर्द हों सब ये लुत्फ़े आबादी है
हमसाया भी हो शरीक तब शादी है
तस्कीन है जब कि हो ख़ुदा पर तकिया
क़ानून बना सकें तब आज़ादी है

(198)

آگاہ ہوں معنی خوش اقبالی سے
واقف ہوں بنائے رتبہٗ عالی سے
شرطیں عزت کی اور ہیں اے اکبر
چلتا نہیں کام صرف نقالی سے

(199)

ایمان و حواس و حق پرستی کیا ہے
یہ غفلت و کفر و جوش مستی کیا ہے
لاریب یہ سب ہے ایک ہستی کا ظہور
یہ مجھ سے نہ پوچھ پھر وہ ہستی کیا ہے

(200)

طاقت وہ ہے بااثر جو سلطانی ہے
اس جا ہے چمک جہاں زرافشانی ہے
تعلیم وہ خوب ہے جو سکھلائے ہنر
اچھی ہے وہ تربیت جو روحانی ہے

(201)

انساں چاہے جو بات اچھی چاہے
بدیوں سے محترز ہو نیکی چاہے
شیطاں سے وہ فلاسفی ہے منسوب
جس کا مطلب ہے کر وہ جو جی چاہے

(202)

پاکیزگی نفس کی دشمن مے ہے
انساں کو خراب کرنے والی شے ہے
شیطان کی ہے پرائیوٹ سکریٹری
مسلم اور اس کو منہ لگائے ہے ہے

(198)

आगाह हों मानी-ए ख़ुश इक़बाली से
वाक़िफ़ हों बेनाए रुत्बा-ए आली से
शर्तें इज़्ज़त की और हैं ऐ अकबर
चलता नहीं काम सिर्फ़ नक़्क़ाली से

(199)

ईमानो हवासो हक़-परस्ती क्या है
ये ग़फ़लतो कुफ़्रो जोशे मस्ती क्या है
लारैब ये सब है एक हस्ती का ज़हूर
ये मुझसे न पूछ फिर वो हस्ती क्या है

(200)

ताक़त वो है बा-असर जो सुल्तानी है
उस जा है चमक जहाँ ज़र अफ़शानी है
तालीम वो ख़ूब है जो सिखलाए हुनर
अच्छी है वो तर्बियत जो रुहानी है

(201)

इंसाँ चाहे जो बात अच्छी चाहे
बदियों से मोहतरिज़ हो नेकी चाहे
शैताँ से वो फ़िलासफ़ी है मंसूब
जिसका मतलब है कर वो जो जी चाहे

(202)

पाकीज़गी-ए नफ़्स की दुश्मन मय है
इंसाँ को ख़राब करने वाली शय है
शैतान की है प्राइवेट सेक्रेट्री
मुस्लिम और उसको मुँह लगाए है है

(203)

اوہام کے ہاتھ سے نہ ایذا سہیے
بندوں کے نہیں خدا کے ہوکر رہیے
ہے پیش نگاہ جلوۂ ارض و سما
سبحان اللہ جوش دل سے کہیے

(204)

چیخے چلائے کودے اچھلے ٹہلے
ہر پھر کے وہیں رہے جہاں تھے پہلے
حالت تو وہی ہے بلکہ اس سے بدتر
یوں منہ سے جو جس کے دل میں آئے کہہ لے

(205)

تعلیم بھی پائی سب کے پیارے بھی ہوئے
دنیا کو بھی خوش کیا ہمارے بھی ہوئے
لیکن جو یہ نور طبع پایا نہ گیا
پھر کیا تم عرش کے جو تارے بھی ہوئے

(206)

مولانا[1] محو عشق یزدانی تھے
بیشک اس عہد میں وہ لاثانی تھے
بھولیں نہ کبھی انھیں محبان رسول
یعنی رجبی شریف کے بانی تھے

(207)

حالت پہلی سی اب کہاں میری ہے
حیرت انگیز داستاں میری ہے
سینہ میرا ہے دل نہیں ہے میرا
میری نہیں بات گو زباں میری ہے

---

[1] خان بہادر مولانا شاہ محمد حسین صاحب

(203)

औहाम के हाथ से न ईज़ा सहिए
बंदों के नहीं ख़ुदा के होकर रहिए
है पेशे निगाह जल्वा-ए अर्ज़ो समा
सुब्हानल्लाह जोशे दिल से कहिए

(204)

चीख़े चिल्लाए कूदे उछले टहले
हिर फिर के वहीं रहे जहाँ थे पहले
हालत तो वही है बल्कि उससे बदतर
यूँ मुँह से जो जिसके दिल में आए कह ले

(205)

तालीम भी पाई सबके प्यारे भी हुए
दुनिया को भी ख़ुश किया हमारे भी हुए
लेकिन जो ये नूरे तब्अ पाया न गया
फिर क्या तुम अर्श के जो तारे भी हुए

(206)

मौलाना[1] महवे इश्क़े यज़दानी थे
बेशक इस अहद में वो लासानी थे
भूलें न कभी उन्हें मुहिब्बाने रसूल
यानी रजबी शरीफ़ के बानी थे

(207)

हालत पहली सी अब कहाँ मेरी है
हैरतअंगेज़ दास्ताँ मेरी है
सीना मेरा है दिल नहीं है मेरा
मेरी नहीं बात गो ज़बाँ मेरी है

---

1. ख़ान बहादुर मौलाना शाह मुहम्मद हुसैन साहब

(208)

فیض حضرت بہر نمط ہوتا ہے
دل کو مرے حظ یہیں فقط ہوتا ہے
ہر امر غلط کی ہوتی ہے یاں تصحیح
اور لطف یہ ہے کہ غم غلط ہوتا ہے

(209)

جب تک رہے زندہ آرزومند رہے
جب مرگئے ہم تو قبر میں بند رہے
اب حشر میں خلد و نار کا ہے جھگڑا
دیکھیں یہ امید و بیم تاچند رہے

(210)

لے لے کے قلم کے لوگ بھالے نکلے
ہر سمت سے بیسیوں رسالے نکلے
افسوس کہ مفلسی نے چھاپا مارا
آخر احباب کے دوالے نکلے

(211)

سچ ہے کہ انھوں نے ملک لے رکھا ہے
ہم لوگوں سے کپ کو پرے رکھا ہے
لیکن ہے ادائے شکر ہم پر لازم
کھانے بھر کو ہمیں بھی دے رکھا ہے

(212)

ہر ایک کو ایک دن اجل آنی ہے
دنیا گذراں ہے ہیچ ہے فانی ہے
لیکن مرنا جو عالم وجد میں ہو
گویا کہ شعاع نور یزدانی ہے

(208)

फ़ैज़े हज़रत बहर नमत होता है
दिल को मेरे हज़ यहीं फ़क़त होता है
हर अम्रे ग़लत की होती है याँ तसहीह
और लुत्फ़ ये है कि ग़म ग़लत होता है

(209)

जब तक रहे ज़िंदा आरज़ूमंद रहे
जब मर गए हम तो क़ब्र में बंद रहे
अब हश्र में ख़ुल्दो नार का है झगड़ा
देखें ये उमीदो बीम ताचंद रहे

(210)

ले ले के क़लम के लोग भाले निकले
हर सम्त से बीसियों रिसाले निकले
अफ़सोस कि मुफ़लिसी ने छापा मारा
आख़िर अहबाब के दिवाले निकले

(211)

सच है कि उन्होंने मुल्क ले रक्खा है
हम लोगों से कम्प को परे रक्खा है
लेकिन है अदाए शुक्र हम पर लाज़िम
खाने भर को हमें भी दे रक्खा है

(212)

हर एक को एक दिन अजल आनी है
दुनिया गुज़राँ है हेच है फ़ानी है
लेकिन मरना जो आलमे वज्द में हो
गोया कि शुआए नूरे यज़दानी है

(213)

تم کتنے ہی محو کج ادائی رہتے
تم پر دل و جاں سے ہم فدائی رہتے
صد شکر تم آئے بڑھ گئی لذت طبع
لیکن جو نہ ملتے تب بھی بھائی رہتے

(214)

ظاہر میں اگرچہ راز سربستہ ہے
مضمون لطیف و خوب برجستہ ہے
پودا نہیں پھول کا علی گڑھ کالج
گلدان میں مسلموں کا گلدستہ ہے

(215)

سرحد پر باغیوں کو سکھ ماریں گے
گردن اردو کی رام رکھ ماریں گے
قائم رہے البشیر کا یہ پرچہ
ہم بھی مضموں کوئی لکھ ماریں گے

(216)

جس سے جو بن پڑے وہی کام کرے
صاحب بنے کھائے کھیلے آرام کرے
لیکن رہے قومی بھائیوں کا ہمدرد
ہر حال میں ادعائے اسلام کرے

(217)

ایماں کی ہے تاک کافری ہے تو یہ ہے
تقویٰ بے دم ہے ساحری ہے تو یہ ہے
نظم اکبر ہے واقع جادو و کفر
ماشاء اللہ شاعری ہے تو یہ ہے

(213)

तुम कितने ही महवे कज अदाई रहते
तुम पर दिलो जाँ से हम फ़िदाई रहते
सद शुक्र तुम आए बढ़ गई लज़्ज़ते तबअ
लेकिन जो न मितले तब भी भाई रहते

(214)

ज़ाहिर में अगर्चे राज़ सरबस्ता है
मज़मून लतीफ़ो ख़ूब बरजस्ता है
पौदा नहीं फूल का अलीगढ़ कॉलेज
गुलदान में मुस्लिमों का गुलदस्ता है

(215)

सरहद पर बाग़ियों को सिख मारेंगे
गर्दन उर्दू की राम रख मारेंगे
क़ायम रहे अलवशीर का ये पर्चा
हम भी मज़मूँ कोई लिख मारेंगे

(216)

जिससे जो बन पड़े वही काम करे
साहब बने खाए खेले आराम करे
लेकिन रहे क़ौमी भाइयों का हमदर्द
हर हाल में इद्आए इस्लाम करे

(217)

ईमाँ की है ताक काफ़िरी है तो ये है
तक़्वा बेदम है साहिरी है तो ये है
नज़्मे अकबर है दाफ़े-ए जादू ओ कुफ़्र
माशाअल्लाह शाइरी है तो ये है

(218)

مہمان فلک کہاں سکوں پاتا ہے
آسودہ جو ہیں انھیں بھی ٹہلاتا ہے
ہے ہضم کی فکر میں یہ نقل و حرکت
ظاہر ہے صریح پیٹ دوڑاتا ہے

(219)

در پر مظلوم اک پڑا روتا ہے
بیچارہ بلا میں مبتلا روتا ہے
کہتا ہے وہ شوخ تال سم ٹھیک نہیں
کیا اس کی سنوں کہ بے سرا روتا ہے

(220)

پوچھا میں نے کہ تیرا مذہب کیا ہے
کہنے لگا اس سے تیرا مطلب کیا ہے
میں نے یہ کہا کہ غول بندی کے لیے
بولا کہ شکست کھا چکے اب کیا ہے

(221)

رندی و شراب و بزم شاہد بھی ہے
منطق بھی ہے دلیل ملحد بھی ہے
لیکن قربان حکمت پیر مغاں
دو مولوی بھی ہیں ایک مسجد بھی ہے

(222)

خلقت اسی سمت صف بہ صف جاتی ہے
با عود و رباب و چنگ و دف جاتی ہے
ہے نور خدا بھی طالب رزق کا دوست
ڈاڑھی بھی تو پیٹ کی طرف جاتی ہے

(218)

मेहमाने फ़लक कहाँ सुकूँ पाता है
आसूदा जो हैं उन्हें भी टहलाता है
है हज़्म की फ़िक्र में ये नक़्लो हर्कत
ज़ाहिर है सरीह पेट दौड़ाता है

(219)

दर पर मज़लूम एक पड़ा रोता है
बेचारा बला में मुब्तला रोता है
कहता है वो शोख़ ताल सम ठीक नहीं
क्या उसकी सुनूँ कि बेसुरा रोता है

(220)

पूछा मैंने कि तेरा मज़हब क्या हे
कहने लगा इससे तेरा मतलब क्या है
मैंने ये कहा कि ग़ोलबंदी के िाए
बोला कि शिकस्त खा चुके अब क्या है

(221)

रिंदी ओ शराबो बज़्मे शाहिद भी है
मंतिक़ भी है दलीले मुल्हिद भी है
लेकिन क़ुर्बाने हिकमते पीरे मुग़ाँ
दो मौलवी भी हैं एक मस्जिद भी है

(222)

ख़िलक़त उसी सम्त सफ़ ब सफ़ जाती है
बा ऊदो रबाबो चंगो दफ़ जाती है
है नूरे ख़ुदा भी तालिबे रिज़्क का दोस्त
डाढ़ी भी तो पेट की तरफ़ जाती है

(223)

ہرچند کہ مجھ کو اعتقاد اب تک ہے
تاہم بلحاظ وقت دل میں شک ہے
بیٹھے تو بہت ہی سر جھکا کر ہیں حضور
کیا جانے مراقبہ ہے یا پینک ہے

(224)

میں نے جو کہا کل انتظام آپ کا ہے
ہے فائدہ آپ کا یہ کام آپ کا ہے
کہنے لگے مسکرا کے یہ سب ہے صحیح
لیکن خوش ہوجیے کہ نام آپ کا ہے

(225)

مذہب جس کی نظر سے بالکل گم ہے
کیونکر میں کہوں وہ داخل مردم ہے
شائستہ جو ہو تو اس کو پونی سمجھو
ایسا جو نہ ہو تو اک خر بے دم ہے

(226)

چٹھی اس مس کی ہے کہ یہ جادو ہے
دل جوش مفاخرت سے بے قابو ہے
ایسی پری اور مجھ کو پیارا لکھے
القاب میں دیکھیے ڈیر کلو ہے

(227)

ہندی مسلم میں ہند کی بو بھی ہے
افطار میں ہے کھجور تو سیو بھی ہے
اللہ اللہ ہے زباں پر بیشک
لیکن اک رنگ بم مہادیو بھی ہے

(223)

हरचंद कि मुझको ऐ'तक़ाद अब तक है
ताहम ब-लिहाज़े वक़्त दिल में शक है
बैठे तो बहुत ही सर झुका कर हैं हुज़ूर
क्या जाने मुराक़बा है या पीनक है

(224)

मैंने जो कहा कुल इंतज़ाम आपका है
है फ़ायदा आपका ये काम आपका है
कहने लगे मुस्कुरा के ये सब है सही
लेकिन खुश होजिए कि नाम आपका है

(225)

मज़हब जिसकी नज़र से बिल्कुल गुम है
क्योंकर मैं कहूँ वो दाख़िले मर्दुम है
शाइस्ता जो हो तो उसको पोनी समझो
ऐसा जो न हो तो एक ख़रे बेदुम है

(226)

चिट्ठी उस मिस की है कि ये जादू है
दिल जोशे मुफ़ाख़िरत से बेक़ाबू है
ऐसी परी और मुझको प्यारा लिक्खे
अल्क़ाब में देखिए डियर कल्लू है

(227)

हिन्दी मुस्लिम में हिन्द की नेव भी है
अफ़्तार में है खजूर तो सेव भी है
अल्लाह अल्लाह है ज़बाँ पर बेशक
लेकिन एक रंगे बम महादेव भी है

(228)

ہیں لب عزیز شمع بیگانہ ہے
جلتا ہے چراغ سے جو فرزانہ ہے
سب کی ہے مسوں کے روئے روشن پہ نگاہ
جو ہے نئی روشنی کا پروانہ ہے

(229)

جو عقل کھری تھی کی وہ کھوٹی اس نے
اچھے اچھوں سے چھینی روٹی اس نے
مستوں پہ شراب فاقہ مستی لائی
پتلون کو کردیا لنگوٹی اس نے

(230)

نکتہ یہ سنا ہے ایک بنگالی سے
کرنا ہو بسر جو تم کو خوش حالی سے
خالی ہو جگہ تو اپنے بھائی کو دلاؤ
غصہ آئے تو کام لو گالی سے

(231)

انگریز میں عظمت جہانبانی ہے
ہم میں اک شان علم روحانی ہے
لیکن تم لوگ تو کسی میں بھی نہیں
بازو نہ قوی نہ قلب نورانی ہے

O

(228)

हैं लैम्प अज़ीज़ शम्अ बेगाना है
जलता है चेराग़ से जो फ़रज़ाना है
सबकी है मिसों के रुए रोशन पे निगाह
जो है नई रोशनी का परवाना है

(229)

जो अक़्ल खरी थी की वो खोटी उसने
अच्छे अच्छों से छीनी रोटी उसने
मस्तों पे शराब फ़ाक़ा मस्ती लाई
पतलून को कर दिया लंगोटी उसने

(230)

नुक्ता ये सुना है एक बंगाली से
करना हो बसर जो तुमको ख़ुशहाली से
ख़ाली हो जगह तो अपने भाई को दिलाओ
ग़ुस्सा आए तो काम लो गाली से

(231)

अंग्रेज में अज़मते जहाँबानी है
हम में एक शाने इल्मे रुहानी है
लेकिन तुम लोग तो किसी में भी नहीं
बाज़ू न क़वी न क़ल्ब नूरानी है

O

رباعیات: حصہ دوم

(232)

اس دور فلک میں کوئی کیا دیکھے گا
جو کچھ دکھلائے گا خدا دیکھے گا
رنجیدہ ہے جس نے ابتدا دیکھی ہے
بے حس ہوگا جو انتہا دیکھے گا

(233)

اثبات خدا کو منطقی اٹھ نہ سکا
خاک حیرت سے ذہن ہی اٹھ نہ سکا
اللہ رے نزاکت وجود باری
ثابت ہونے کا بار بھی اٹھ نہ سکا

(234)

بوئے گل میں فسون ہی وہ نہ رہا
موسم بدلا جنون ہی وہ نہ رہا
سینے میں وہ دل کہاں سے آئے اکبر
جب اپنی رگوں میں خون ہی وہ نہ رہا

(235)

کرتا نہیں کوئی ان میں ذکر مولا
ہے مانگ روپے کی غل ہے دس لاسولا
مجلس ہے یہی تو اس سے عزلت بہتر
دنیا ہے یہی تو ترک دنیا اولیٰ

रुबाइयात : हिस्सा-ए दोवुम

(232)

इस दौरे फ़लक में कोई क्या देखेगा
जो कुछ दिखलाएगा ख़ुदा देखेगा
रंजीदा है जिसने इब्तेदा देखी है
बेहिस होगा जो इंतेहा देखेगा.

(233)

इस्बाते ख़ुदा को मंतिक़ी उठ न सका
ख़ाके हैरत से ज़ेहन ही उठ न सका
अल्लाह रे नज़ाकते वुजूदे बारी
साबित होने का बार भी उठ न सका

(234)

बूए गुल में फ़ुसून ही वो न रहा
मौसम बदला जुनून ही वो न रहा
सीने में वो दिल कहाँ से आए अकबर
जब अपनी रगों में ख़ून ही वो न रहा

(235)

करता नहीं कोई इनमें ज़िक्रे मौला
है माँग रुपये की गुल है दस ला सौ ला
मज्लिस है यही तो इससे उज़्लत बेहतर
दुनिया है यही तो तर्के दुनिया औला

(236)

مشرق پہ ہے گو کہ ضعف پیری غالب
ہر چند کہ ہے غم اسیری غالب
مستی اکبر کی رقص مس سے نہ رکی
بھونرے پہ نہ ہو سکی بھنبھیری غالب

(237)

اس نظم کا نقطہ نقطہ ہے منبع نور
ہر حرف سے ہے تجلی حق کا ظہور
اوج ملکوت کا ہے عالم ہر لفظ
ہر بیت اقبال کی ہے بیت المعمور

(238)

پیش آئے ہمیں امور عادت کے خلاف
پایا انھیں ہم نے اپنی راحت کے خلاف
اولاد کو غالباً یہ تکلیف نہ ہو
وہ خود ہی ہیں مورثوں کی خصلت کے خلاف

(239)

بل کھاؤ ہزار خواہ چھانٹو منطق
نیچر تو ہے اپنی اصل ہی پر عاشق
لکھی ہے صحیح اک فرنگی نے یہ بات
مغرب مغرب ہے اور مشرق مشرق

(240)

مفقود ہے گو کہ آج یارو نیشن
صد شکر ہوا ظہور کارونیشن
مانگو خالق سے حضرت جارج کی خیر
تم بھی ہو جاؤ گے ٹومارو نیشن

(236)

मश्रिक़ पे है गो कि ज़ो'फ़े पीरी ग़ालिब
हरचंदकि है ग़मे असीरी ग़ालिब
मस्ती अकबर की रक़्से मिस से न रुकी
भौंरे पे न हो सकी भंभीरी ग़ालिब

(237)

इस नज़्म का नुक़्ता नुक़्ता है मम्बा-ए नूर
हर हर्फ़ से है तजल्ली-ए हक़ का ज़हूर
औजे मलकूत का है आलम हर लफ़्ज़
हर बैत इक़बाल की है बैतुल मामूर

(238)

पेश आए हमें उमूर आदत के ख़िलाफ़
पाया उन्हें हमने अपनी राहत के ख़िलाफ़
औलाद को ग़ालिबन ये तकलीफ़ न हो
वो ख़ुद ही हैं मूरिसों की ख़स्लत के ख़िलाफ़

(239)

बल खाओ हज़ार ख़्वाह छाँटो मंतिक़
नेचर तो है अपनी अस्ल ही पर आशिक़
लिक्खी है सहीह एक फ़िरंगी ने ये बात
मग़रिब मग़रिब है और मश्रिक़ मश्रिक़

(240)

मफ़क़ूद है गोकि आज यारो नेशन
सद शुक्र हुआ ज़हूरे कारोनेशन
माँगो ख़ालिक़ से हज़रते जॉर्ज की ख़ैर
तुम भी हो जाओगे टुमॉरो नेशन

(241)

اکبر کے کلام میں مزہ کچھ بھی نہیں
گو اس نے بہت کہا کہا کچھ بھی نہیں
زلف و کمر بتاں کا مفقود ہے ذکر
شیطان پہ طعن کے سوا کچھ بھی نہیں

(242)

بت کی سی اگر کہیں تو اللہ کہاں
اللہ کا نام لیں تو یہ واہ کہاں
خاموش رہیں تو دل کو بے چینی ہو
بھاگیں تو سکت کسے ہے اور راہ کہاں

(243)

کہنا مجھ کو جو کچھ ہے وہ کہنے دیں
دینی علموں کی موج کو بہنے دیں
شبلی کی دعا بتان مغرب سے یہ ہے
ندوہ کو حضور قبلہ رخ رہنے دیں

(244)

تسبیح وہ اب کہاں وہ تہلیل کہاں
قرآن مجید کی وہ ترتیل کہاں
کل کے آگے خیال فردا کس کو
جب ریل ہے سامنے تو جبریل کہاں

(245)

اس پیڑ میں خوب ہی کٹھل آئے ہیں
ہر شاخ میں پانچ سات پھل آئے ہیں
اکبر نے کہا کہ ہم غریبوں کے لیے
نیچر کی طرف سے پارسل آئے ہیں

(241)

अकबर के कलाम में मज़ा कुछ भी नहीं
गो उसने बहुत कहा कहा कुछ भी नहीं
ज़ुल्फ़ो कमरे बुताँ का मफ़क़ूद है ज़िक्र
शैतान पे ता'न के सिवा कुछ भी नहीं

(242)

बुत की सी अगर कहें तो अल्लाह कहाँ
अल्लाह का नाम लें तो ये वाह कहाँ
ख़ामोश रहें तो दिल को बेचैनी हो
भागें तो सकत किसे है और राह कहाँ

(243)

कहना मुझको जो कुछ है वो कहने दें
दीनी इल्मों की मौज को बहने दें
शिब्ली की दुआ बुताने मग़रिब से ये है
नदवा को हुज़ूर क़िब्ला रुख़ रहने दें

(244)

तस्बीह वो अब कहाँ वो तहलील कहाँ
क़ुरआने मजीद की वो तर्तील कहाँ
कल के आगे ख़याले फ़र्दा किसको
जब रेल है सामने तो जिबरील कहाँ

(245)

इस पेड़ में ख़ूब ही कठल आए हैं
हर शाख़ में पाँच सात फल आए हैं
अकबर ने कहा कि हम ग़रीबों के लिए
नेचर की तरफ़ से पारसल आए हैं

(246)

حضرت خود واقعات تصنیف کریں
ہم بیٹھ کے انجمن میں تعریف کریں
فطرت پہ نگاہ جن بزرگوں کی ہو
بہتر ہے یہی کہ وہ نہ تکلیف کریں

(247)

اسباب طرب یہاں وہاں سے لائیں
ہر طرح کا فرنیچر دکاں سے لائیں
قائم نہ رہے ادب تو کیا اس کا علاج
انگریز کا رعب ہم کہاں سے لائیں

(248)

ہر آرزوے دلی کی تم پیچ نہ کرو
لالچ میں بہت ضرر ہے لالچ نہ کرو
سینے پہ بتوں کے دسترس مشکل ہے
پوائنٹ یہ سخت ہے اسے ٹچ نہ کرو

(249)

باتیں ہرگز خلاف عزت نہ کرو
دم بھر بھی شرارت و بغاوت نہ کرو
بدنام کرو نہ وضع انگریزی کو
پتلون پہن کے ترک طاعت نہ کرو

(250)

الفت نہ ہو شیخ کی تو عزت ہی سہی
مرشد نہ بناؤ ان کو دعوت ہی سہی
بگڑا ہے جو دل زبان ہی کو روکو
رونا جو نہ آئے غم کی صورت ہی سہی

(246)

हज़रत ख़ुद वाक़िआत तस्नीफ़ करें
हम बैठ के अंजुमन में तारीफ़ करें
फ़ितरत पे निगाह जिन बुज़ुर्गों की हो
बेहतर है यही कि वो न तकलीफ़ करें

(247)

अस्वाबे तरब यहाँ वहाँ से लायें
हर तर्ह का फ़र्निचर दुकाँ से लायें
क़ायम न रहे अदब तो क्या उसका इलाज
अंग्रेज़ का रो'ब हम कहाँ से लायें

(248)

हर आरज़ुए दिली की तुम पच न करो
लालच में वहुत ज़रर है लालच न करो
सीने पे बुतों के दस्तरस मुश्किल है
प्वाइंट ये सख़्त है इसे टच न करो

(249)

बातें हरगिज़ ख़िलाफ़े इज़्ज़त न करो
दम भर भी शरारतो बग़ावत न करो
बदनाम करो न वज़्ए अंग्रेज़ी को
पतलून पहन के तर्के ताअत न करो

(250)

उल्फ़त न हो शैख़ की तो इज़्ज़त ही सही
मुर्शिद न बनाओ उनको दावत ही सही
बिगड़ा है जो दिल ज़बान ही को रोको
रोना जो न आए ग़म की सूरत ही सही

(251)

غلطی مجھ سے ضرور یہ ایک ہوئی
پیدا وجہ نصیحت نیک ہوئی
لینا تھا لغت سے اور ہی لفظ کوئی
مس کو جو لیا یہ مجھ سے مسٹیک ہوئی

(252)

مجھ کو ہے پسند اس سبب سے یوپی
یعنی یوپی کا قافیہ ہے روپی
ہے فصلِ بہاری بھی ہم آہنگ اس کی
جب آتی ہے کرتی ہے اشارہ تو پی

(253)

ہم میں وہ خوبی و نکوئی نہ رہی
پاکیزگی و خجستہ خوئی نہ رہی
تعلیمِ جدید سے ہوا کیا حاصل
ہاں کفر کے ساتھ جنگجوئی نہ رہی

(254)

چکر آیا اک ایسا جھولا جھولے
قومی عزت کی ہسٹری کو بھولے
جنت کا خیال ہے نہ باغِ دل کا
گملوں ہی پہ اب تو رہتے ہیں ہم پھولے

(255)

جن لوگوں نے مسلموں کو بہکایا ہے
کامل کب ان کو علم و فن آیا ہے
جو فلسفی ہیں اصیل وہ ہیں خاموش
الحاد تو مبتدیوں نے پھیلایا ہے

(251)

ग़लती मुझसे ज़रूर ये एक हुई
पैदा वजहे नसीहते नेक हुई
लेना था लुग़त से और ही लफ़्ज़ कोई
मिस को जो लिया ये मुझसे मिस्टेक हुई

(252)

मुझको है पसंद इस सबब से यूपी
यानी यूपी का क़ाफ़िया है रूपी
है फ़स्ले बहारी भी हमआहंग इसकी
जब आती है करती है इशारा तू पी

(253)

हम में वो ख़ूबी ओ निकूई न रही
पाकीज़गी ओ ख़ुजिस्ता ख़ूई न रही
तालीमे जदीद से हुआ क्या हासिल
हाँ कुफ़्र के साथ जंगजूई न रही

(254)

चक्कर आया एक ऐसा झूला झूले
क़ौमी इज़्ज़त की हिस्ट्री को भूले
जन्नत का ख़याल है न बाग़े दिल का
गमलों ही पे अब तो रहते हैं हम फूले

(255)

जिन लोगों ने मुस्लिमों को बहकाया है
कामिल कब उनको इल्मो फ़न आया है
जो फ़ल्सफ़ी हैं असील वो हैं ख़ामोश
इल्हाद तो टेनियों ने फैलाया है

(256)

تھا امن کسی قدر سو وہ دن بھی چلے
ظاہر ہی کی سمت اہلِ باطن بھی چلے
مجلس پہ ہوا اضافۂ کانفرنس
مسلم تو جا چکے تھے مومن بھی چلے

(257)

شیطان ہے دل جو نورِ ایماں نہ رہے
دشمن ہے زباں جو وردِ قرآں نہ رہے
کہتی ہے یہ ہسٹری بہ آواز بلند
تم کچھ نہ رہے اگر مسلماں نہ رہے

(258)

مشرق کے جو ہورہے وہ پستی میں پڑے
مغرب سے سبق لیا تو مستی میں پڑے
پیدا ہی نہ ہوتے کاش اطفال یہاں
آخر یہ کیوں بلائے ہستی میں پڑے

(259)

مادہ نہیں اتنی مضطرب نر کے لیے
آمادہ ہیں جس قدر وہ آنر کے لیے
نو حصے تم اپنی نوکری کو دے دو
دسواں حصہ تو ہو پیمبر کے لیے

(260)

ہے جلوۂ مہر پرتوِ ماہ تو ہے
سینے میں تمھارے قلب آگاہ تو ہے
ظاہر جو نہیں ہے حامیِ دیں کوئی
بیدل کیوں ہورہے ہو اللہ تو ہے

(256)

था अम्न किसी क़दर सो वो दिन भी चले
ज़ाहिर ही की सिम्त अहले बातिन भी चले
मज्लिस पे हुआ एज़ाफ़ा-ए कांफ्रेंस
मुस्लिम तो जा चुके थे मोमिन भी चले

(257)

शैतान है दिल जो नूरे ईमाँ न रहे
दुश्मन है ज़बाँ जो विर्दे क़ुरआँ न रहे
कहती है ये हिस्ट्री बआवाज़े बुलंद
तुम कुछ न रहे अगर मुसलमाँ न रहे

(258)

मशरिक़ के जो हो रहे वो पस्ती में पड़े
मग़रिब से सबक़ लिया तो मस्ती में पड़े
पैदा ही न होते काश अतफ़ाल यहाँ
आख़िर ये क्यों बलाए हस्ती में पड़े

(259)

मादा नहीं इतनी मुज़तरिब नर के लिए
आमादा हैं जिस क़दर वो ऑनर के लिए
नौ हिस्से तुम अपनी नौकरी को दे दो
दसवाँ हिस्सा तो हो पयम्बर के लिए

(260)

है जल्वा-ए मेहर परतवे माह तो है
सीने में तुम्हारे क़ल्बे आगाह तो है
ज़ाहिर जो नहीं है हामी-ए दीं कोई
बेदिल क्यों हो रहे हो अल्लाह तो है

(261)

قائم یہی بوٹ اور موزہ رکھیے
دل کو مشتاق مس ڈسوزا رکھیے
ان باتوں پہ معترض نہ ہوگا کوئی
پڑھیے جو نماز اور روزہ رکھیے

(262)

کالج ہے دنیوی فوائد کے لیے
قائم ہے یہ ایسے ہی مقاصد کے لیے
مسجد میں یہاں جو مولوی صاحب ہیں
کپتان ہیں مذہبی قواعد کے لیے

(263)

کہتا ہوں تو تہمت حسد ہوتی ہے
خاموشی میں دل کو سخت کد ہوتی ہے
دنیا طلبی ضرور ہے انساں کو
لیکن ہر شے کی ایک حد ہوتی ہے

○

(261)

क़ायम यही बूट और मोज़ा रखिए
दिल को मुश्ताक़े मिस डिसोज़ा रखिए
इन बातों पे मो'तरिज़ न होगा कोई
पढ़िए जो नमाज़ और रोज़ा रखिए

(262)

कॉलेज है दुनयवी फ़वायद के लिए
क़ायम है ये ऐसे ही मक़ासिद के लिए
मस्जिद में यहाँ जो मौलवी साहब हैं
कप्तान हैं मज़हबी क़वायद के लिए

(263)

कहता हूँ तो तोहमते हसद होती है
ख़ामोशी में दिल को सख़्त कद होती है
दुनिया तलबी ज़रुर है इंसाँ को
लेकिन हर शै की एक हद होती है

O

رباعیات: حصۂ سوم

(264)

عالم نے یہاں قبول و رد کو جانا
دیکھا دنیا کو نیک و بد کو جانا
عاقل وہ ہے کہ جس نے ہنگام عمل
اپنی قوت کو اپنی حد کو جانا

(265)

مجھ میں اب زور ناتوانی ہے بہت
بااین ہمہ ان کو بدگمانی ہے بہت
خاموش رہو تو سانس لینے دیں گے
اتنی بھی یہ ان کی مہربانی ہے بہت

(266)

گو رہتے ہیں ممبری فانی پر شاد
لیکن نہیں اپنی ناتوانی پر شاد
کونسل میں بڑھا رہے ہیں طاقت اپنی
عاقل ہیں مکری بھوانی پرشاد

(267)

مذموم ہے رمز و طعنہ و کبر و حسد
رکھو یہ روش کرے جو اللہ مدد
ہم رنگ سے ارتباط با صدق و صفا
بے میل سے احتراز بے کینہ و کد

रुबाइयात : हिस्सा-ए सोवुम

(264)

आलिम ने यहाँ क़ुबूलो रद को जाना
देखा दुनिया को नेको बद को जाना
आक़िल वो है कि जिसने हंगामे अमल
अपनी क़ुव्वत को अपनी हद को जाना

(265)

मुझमें अब ज़ोरे नातवानी है बहुत
बा ईं हमा उनको बदगुमानी है बहुत
ख़ामोश रहो तो साँस लेने देंगे
इतनी भी ये उनकी मेहरबानी है बहुत

(266)

गो रहते हैं मेम्बरी-ए फ़ानी पर शाद
लेकिन नहीं अपनी नातवानी पर शाद
कौंसिल में बढ़ा रहे हैं ताक़त अपनी
आक़िल हैं मुकर्रमी भवानी परशाद

(267)

मज़मूम है रम्ज़ो ता'ना ओ किब्रो हसद
रक्खो ये रविश करे जो अल्लाह मदद
हमरंग से इर्तेबात बासिद्को सफ़ा
बेमेल से एहतेराज बेकीना ओ कद

(268)

نیت ہو اگرچہ خیر و ایماں کی طرف
آنکھیں نہ اٹھاؤ بزم عصیاں کی طرف
مانا کہ پڑھوگے واں پہنچ کر لاحول
جانا ہی ضرور کیا ہے شیطاں کی طرف

(269)

دنیا کی ہوس دھرم کا لیتی ہے جو رنگ
وقت ہوتی ہے جا تری ہوتے ہیں تنگ
گنگا جی کا بہاؤ تو یکساں ہے
آفت ہے مگر پراگ والوں کی یہ جنگ

(270)

مذہب کا معاشرت سے ہے ربط کمال
دونوں جو ہوں مختلف تو آرام محال
پہلے یہ مسئلہ سمجھ لیں احباب
بعد اس کے رفارم کا کریں دل میں خیال

(271)

سر علی محمد صاحب راجہ محمود آباد

ہیں حضرت ساحر آج اک حسن کمال
ہے مخزن حکمت و خرد ان کا خیال
اشعار اکبر کے کیوں نہ ہوں یاد ان کو
راجہ کے گھر میں موتیوں کا کیا کال

(268)

नीयत हो अगर्चे ख़ैरो ईमाँ की तरफ़
आँखें न उठाओ बज़्मे इसियाँ की तरफ़
माना कि पढ़ोगे वाँ पहुँच कर लाहौल
जाना ही ज़रुर क्या है शैताँ की तरफ़

(269)

दुनिया की हवस धरम का लेती है जो रंग
दिक़्क़त होती है जात्री होते हैं तंग
गंगा जी का बहाव तो यकसाँ है
आफ़त है मगर पराग वालों की ये जंग

(270)

मज़हब का मुआशरत से है रब्त कमाल
दोनों जो हों मुख़्तलिफ़ तो आराम मुहाल
पहले ये मस्अला समझ लें अहबाब
बाद उसके रिफ़ार्म का करें दिल में ख़याल

(271)

सर अली मोहम्मद साहब राजा महमूदाबाद

हैं हज़रते साहिर आज एक हिस्ने कमाल
है मख़ज़ने हिकमतो ख़िरद उनका ख़याल
अशआर अकबर के क्यों न हों याद उनको
राजा के घर में मोतियों का क्या काल

(272)

انداز سلف کو یک قلم بھولی قوم
ہے سالک راہ غیر معمولی قوم
جمعیت دین و دل سے کچھ کام نہیں
قومی اسکول ہے اور اسکولی قوم

(273)

میں ہوں یا آپ جناب برہم
دنیا کی روش سے سب ہیں درہم برہم
بے تاب ہے زخم ہائے دل سے مشرق
یارب تری رحمتیں بنیں اب مرہم

(274)

کیا فرض ہے یہ کہ ہم ڈھٹائی سے رہیں
لازم کیا ہے بلند ادائی سے رہیں
کافی ہے خدا کی یاد اک گوشے میں
روٹی مل جائے اور صفائی سے رہیں

(275)

فطری خوبی ہے مبتلا فالج میں
بلبل داخل ہے میوزیکل کالج میں
داخل میں نوائے ساز کی کس کو خبر
رعشہ ہر سر کو ہے مگر خارج میں

(276)

دنیا کو نہ کاغذ خبر میں دیکھو
اپنے فردا میں اپنے گھر میں دیکھو
الفاظ کی شوکت و نزاکت پہ نہ جاؤ
قائل کو قول کے اثر میں دیکھو

(272)

अंदाज़े सलफ़ को यकक़लम भूली क़ौम
है सालिके राहे ग़ैर मामूली क़ौम
जमईयते दीनो दिल से कुछ काम नहीं
क़ौमी स्कूल है और स्कूली क़ौम

(273)

मैं हूँ या आप जनाबे बरहम
दुनिया की रविश से सब हैं दरहम बरहम
बेताब है ज़ख़्म हाए दिल से मशरिक़
यारब तेरी रहमतें बनें अब मरहम

(274)

क्या फ़र्ज़ है ये कि हम ढिटाई से रहें
लाज़िम क्या है बुलंद अदाई से रहें
काफ़ी है ख़ुदा की याद एक गोशे में
रोटी मिल जाए और सफ़ाई से रहें

(275)

फ़ितरी ख़ूबी है मुब्तला फ़ालिज में
बुलबुल दाख़िल है म्यूज़िकल कॉलेज में
दाख़िल में नवाए साज़ की किसको ख़बर
राशा हर सुर को है मगर ख़ारिज में

(276)

दुनिया को न काग़ज़े ख़बर में देखो
अपने फ़र्दा में अपने घर में देखो
अल्फ़ाज़ की शौकतो नज़ाकत पे न जाओ
क़ायल को क़ौल के असर में देखो

(277)

پابند اگرچہ اپنی خواہش کے رہو
لائل سبجکٹ تم برٹش کے رہو
قانون سے فائدہ اٹھانا ہے اگر
حامی نہ کسی خراب سازش کے رہو

(278)

ہے ان کی جبیں اور بتوں کی درگاہ
ہیں شرک خفی میں مبتلا شام و پگاہ
کس کو یہ خیال ہے کہ مومن کے لیے
قرآن میں ہے اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہ

(279)

جب نور یقیں نہیں بصیرت کیسی
طاقت ہی نہیں دلوں میں ہمت کیسی
اسلام نئی روش میں کیا ہو یک رخ
مسجد ہی نہیں تو پھر جماعت کیسی

(280)

میزان نظر میں اپنی قوت تولے
خالی الفاظ کی دکاں کیوں کھولے
اللہ کو مان لے دلیلیں کیسی
اکبر سے کہو کہ خود تو ثابت ہو لے

(281)

منکر کے خیال میں پریشانی ہے
اس کا منشا فقط ہوس رانی ہے
دنیا فانی ہے وہ بھی ہے اس کا مقر
لیکن نہ سمجھ سکا کہ کیوں فانی ہے

(277)

पाबंद अगर्चे अपनी ख़्वाहिश के रहो
लॉयल सब्जेक्ट तुम ब्रिटिश के रहो
क़ानून से फ़ायदा उठाना है अगर
हामी न किसी ख़राब साज़िश के रहो

(278)

है उनकी जबीं और बुतों की दरगाह
हैं शिर्के ख़फ़ी में मुब्तला शामो पगाह
किसको ये ख़याल है कि मोमिन के लिए
क़ुरआन में है *'अशद्दो हुब्बन लिल्लाह'*

(279)

जब नूरे यक़ीं नहीं बसीरत कैसी
ताक़त ही नहीं दिलों में हिम्मत कैसी
इस्लाम नई रविश में क्या हो यकरुख़
मस्जिद ही नहीं तो फिर जमाअत कैसी

(280)

मीज़ाने नज़र में अपनी क़ुव्वत तोले
ख़ाली अल्फ़ाज़ की दुकाँ क्यों खोले
अल्लाह को मान ले दलीलें कैसी
अकबर से कहो कि ख़ुद तो साबित होले

(281)

मुंकिर के ख़्याल में परेशानी है
उसका मंशा फ़क़त हवसरानी है
दुनिया फ़ानी है वो भी है इसका मुक़िर
लेकिन न समझ सका कि क्यों फ़ानी है

(282)

روشن سینے میں شمع ایماں کر دے
دل تیری طرف رہے وہ ساماں کر دے
دنیا سے ہو بے خبر ترے شوق میں روح
یارب اکبر پہ زیست آساں کر دے

(283)

اک روز بھی تارک تگ و دو نہ ہوئے
فارغ از بحث گندم و جو نہ ہوئے
جمعیت دل کہاں حریصوں کو نصیب
ننانوے ہی رہے کبھی سو نہ ہوئے

(284)

ہر اک سے سنا نیا فسانہ ہم نے
دیکھا دنیا میں اک زمانہ ہم نے
اول یہ تھا کہ واقفیت پہ تھا ناز
آخر یہ کھلا کہ کچھ نہ جانا ہم نے

(285)

ظاہر تری رحمت نہفتہ ہوجائے
بیدار ہمارا بخت خفتہ ہوجائے
کمھلایا ہوا ہے دل ہمارا یارب
بھیج ایسی ہوا کہ وہ شگفتہ ہوجائے

(286)

ہر ساعت رخت بستہ دنیا میں رہے
مغموم و ملول و خستہ دنیا میں رہے
عاشورہ ہے ہر روز پس از قتل حسین
مومن اب دل شکستہ دنیا میں رہے

(282)

रोशन सीने में शम्ए ईमाँ कर दे
दिल तेरी तरफ़ रहे वो सामाँ कर दे
दुनिया से हो बेख़बर तेरे शौक़ में रुह
यारब अकबर पे ज़ीस्त आसाँ कर दे

(283)

एक रोज़ भी तारिके तगो दौ न हुए
फ़ारिग़ अज़ बहसे गंदुमो जौ न हुए
जम्ईयते दिल कहाँ हरीसों को नसीब
निन्नानवे ही रहे कभी सौ न हुए

(284)

हर एक से सुना नया फ़साना हमने
देखा दुनिया में एक ज़माना हमने
अव्वल ये था कि वाक़फ़ीयत पे था नाज़
आख़िर ये खुला कि कुछ न जाना हमने

(285)

ज़ाहिर तेरी रहमते निहुफ़्ता हो जाए
बेदार हमारा बख़्ते ख़ुफ़्ता हो जाए
कुम्हलाया हुआ है दिल हमारा यारब
भेज ऐसी हवा कि वो शिगुफ़्ता हो जाए

(286)

हर साअत रख़्त बस्ता दुनिया में रहे
मग़मूमो मुलूलो ख़स्ता दुनिया में रहे
आशूरा है हर रोज़ पस अज़ क़त्ले हुसैन
मोमिन अब दिल शिकस्ता दुनिया में रहे

(287)

دیکھا قدرت کا کارخانہ ہم نے
علمی طاقت کو پست جانا ہم نے
ازبسکہ ضرور تھا کوئی طرزِ عمل
نبیوں نے جو کچھ کہا وہ مانا ہم نے

(288)

پہلے کام اپنا پالسی کرتی ہے
ہمدردی طبع بے حسی کرتی ہے
تنگی ہوتی ہے جب بہت خلقت پر
فطرت خود اٹھ کے ثالثی کرتی ہے

(289)

پیدا جو ہوئے یہ غل مچانے والے
دل ان کا نہیں ہیں ہم بڑھانے والے
لیکن بہ ادب کریں گے یہ عرض کہ ہیں
اس فن کے حضور ہی سکھانے والے

○

(287)

देखा क़ुदरत का कारख़ाना हमने
इल्मी ताक़त को पस्त जाना हमने
अज़बसकि ज़रुर था कोई तर्ज़े अमल
नबियों ने जो कुछ कहा वो माना हमने

(288)

पहले काम अपना पालिसी करती है
हमदर्दी तब्ए बेहिसी करती है
तंगी होती है जब बहुत ख़िलक़त पर
फ़ितरत ख़ुद उठ के सालिसी करती है

(289)

पैदा जो हुए ये ग़ुल मचाने वाले
दिल उनका नहीं हैं हम बढ़ाने वाले
लेकिन बअदब करेंगे ये अर्ज़ कि हैं
इस फ़न के हुज़ूर ही सिखाने वाले

O

رباعیات: حصۂ چہارم

(290)

دشوار ہے مستحق آذر ہونا
کچھ سہل نہیں علی برادر ہونا
ہاں سب یہ دعا کریں کہ ان بندوں کو
آسان ہو پیرو پیمبر ہونا

(291)

انگلش کے فلیٹ کو تھا ناحق چھیڑا
بھاگا آخر کو جرمنی کا بیڑا
دشمن رہیں تلخ کام بس ہے یہ دعا
اللہ کھلائے دوستوں کو پیڑا

(292)

تہذیب قدیم کے جب ارکان تھے چست
ملکی حالات سب رہے صاف و درست
تعلیم جدید نے کیا فتنہ بپا
اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

(293)

بنگلوں سے نماز اور وظیفہ رخصت
کالج سے امام ابوحنیفہ رخصت
صاحب سے سنی ہے اب قیامت کی خبر
قسطنطنیہ سے ہیں خلیفہ رخصت

रुबाइयात : हिस्सा-ए चहारुम

(290)

दुश्वार है मुस्तहिक्के ऑनर होना
कुछ सहल नहीं अली बिरादर होना
हाँ सब ये दुआ करें कि इन बंदों को
आसान हो पैरवे पयम्बर होना

(291)

इंग्लिश के फ़्लीट को था नाहक़ छेड़ा
भागा आख़िर को जर्मनी का बेड़ा
दुश्मन रहें तल्ख़काम बस है ये दुआ
अल्लाह खिलाए दोस्तों को पेड़ा

(292)

तहज़ीबे क़दीम के जब अरकान थे चुस्त
मुल्की हालात सब रहे साफ़ो दुरुस्त
तालीमे जदीद ने किया फ़ितना बपा
ऐ बादे सबा ईं हमा आवुर्दा-ए तुस्त

(293)

बंगलों से नमाज़ और वज़ीफ़ा रुख़सत
कॉलेज से इमाम अबू हनीफ़ा रुख़सत
साहब से सुनी है अब क़यामत की ख़बर
क़ुस्तुनतुनिया से हैं ख़लीफ़ा रुख़सत

(294)

فطرت کے رموز عقل انساں سے ہیں دور
بے کار ہیں اس مقام پر عقل و شعور
دیکھو یہ عجیب بات ہے اے اکبر
مرنا بھی ضرور اور اس سے بچنا بھی ضرور

(295)

مذہب واپس خیال جنت واپس
مسجد کا وہ حق وہ نذر دعوت واپس
حضرت نے یہ صاف کہہ دیا سب سے کہ میں
کرنے کا نہیں خطاب و خلعت واپس

(296)

دنیا میں جو ہو چکا ہے کافی ہے سبق
کیا ہوگا قیاس کیوں الٹتا ہے ورق
فتنوں کی جگہ یہ ہے سمجھ تو اتنا
مرنا ہے ضرور اور قیامت برحق

(297)

عربی سے تم اپنا منھ جو موڑو تو بڑھو
قرآن و نماز کو جو چھوڑو تو بڑھو
بس قوم کے لفظ سے سمجھ لو عزت
جمعیت مذہبی کو توڑو تو بڑھو

(298)

خاموش بڑائی کرنے والے ہیں کھڑے
اس وقت تو وہ بڑا جو صاحب سے لڑے
کہتے ہیں ہمیں مصیبتوں میں پڑ جائیں
کب تک یہ ڈریں کوئی مصیبت نہ پڑے

(294)

फितरत के रमूज़ अक्ले इंसाँ से हैं दूर
बेकार हैं इस मक़ाम पर अक़्लो शऊर
देखो ये अजीब बात है ऐ अकबर
मरना भी ज़रूर और उससे बचना भी ज़रुर

(295)

मज़हब वापस ख़्याले जन्नत वापस
मस्जिद का वो हक़ वो नज़्रे दावत वापस
हज़रत ने ये साफ़ कह दिया सबसे कि मैं
करने का नहीं ख़िताबो ख़िलअत वापस

(296)

दुनिया में जो हो चुका है काफ़ी है सबक़
क्या होगा क़यास क्यों उलटता है वरक़
फ़िल्नों की जगह ये है समझ तू इतना
मरना है ज़रुर और क़यामत बरहक़

(297)

अरबी से तुम अपना मुँह जो मोड़ो तो बढ़ो
क़ुरआनो नमाज़ को जो छोड़ो तो बढ़ो
बस क़ौम के लफ़्ज़ से समझ लो इज़्ज़त
जम्ईयते मज़हबी को तोड़ो तो बढ़ो

(298)

ख़ामोश बड़ाई करने वाले हैं खड़े
इस वक़्त तो वो बड़ा जो साहब से लड़े
कहते हैं हमीं मुसीबतों में पड़ जायें
कब तक ये डरें कोई मुसीबत न पड़े

(299)

وقت میں ہیں سب اک اک کا منھ تکتا ہے
خاموش کوئی ہے اور کوئی بکتا ہے
ہونا یہی چاہیے کہوں یہ کیونکر
لیکن یہ کہوں گا ہو بھی یہ سکتا ہے

(300)

انگلش کو خدا نے بادشاہی دی ہے
رفتار زمانہ نے گواہی دی ہے
مدو بھی لگاتے ہیں مدریا کا دم
ہندو کو چلم بھی لالہ ساہی دی ہے

(301)

مانا کہ رشی ہو تم اور اچھا دل ہے
فطرت کی طرف سے مغربی عاقل ہے
بھائی گاندھی سے کوئی کہہ دے کہ جناب
انگریز سے جیتنا بہت مشکل ہے

(302)

صاحب سے رکے تو راحتوں کو ترسے
شوکت سے اگر پھرے تو لعنت برسے
بہتر ہے کہ پڑ رہیے توکل بہ خدا
باہر رکھیے قدم نہ اپنے گھر سے

OOO

(299)

दिक़्क़त में हैं सब एक एक का मुँह तकता है
ख़ामोश कोई है और कोई बकता है
होना यही चाहिए कहूँ ये क्योंकर
लेकिन ये कहूँगा हो भी ये सकता है

(300)

इंग्लिश को ख़ुदा ने बादशाही दी है
रफ़्तारे ज़माना ने गवाही दी है
मद्दू भी लगाते हैं मदरिया का दम
हिन्दू को चिलम भी लाला साही दी है

(301)

माना कि ऋषि हो तुम और अच्छा दिल है
फ़ितरत की तरफ़ से मग़रिबी आक़िल है
भाई गाँधी से कोई कह दे कि जनाब
अंग्रेज़ से जीतना बहुत मुश्किल है

(302)

साहब से रूके तो राहतों को तरसे
शौक़त से अगर फिरे तो लानत बरसे
बेहतर है कि पड़ रहिए तवक्कुल बख़ुदा
बाहर रखिए क़दम न अपने घर से

OOO

قطعات

क़ित्आत

قطعات: حصۂ اول

(1)

جب لطف و کرم سے پیش آئے محبوب
اگلے رنجوں کو بھول جانا اچھا
جب مثل نسیم وہ گلے سے لگ جائے
مانند کلی کے پھول جانا اچھا

(2)

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جوان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

(3)

انقلاب جہاں کو دیکھ لیا
حب دنیا سے قلب پاک ہوا
کل کلی کھل کے ہوگئی تھی پھول
پھول کھلا کے آج خاک ہوا

(4)

کرم حق پہ رکھ نظر اپنی
جو عقیدہ ترا نہ ہو ڈھیلا
آسرا سب کا چھوڑ دے اکبر
وَتَبَتَّلْ عَلَیهِ تَبْتِیْلا

क़ित्आत : हिस्सा-ए अव्वल

(1)

जब लुत्फ़ो करम से पेश आए महबूब
अगले रंजों को भूल जाना अच्छा
जब मिस्ले नसीम वो गले से लग जाए
मानिंद कली के फूल जाना अच्छा

(2)

बेपर्दा कल जो आईं नज़र चंद बीबियाँ
अकबर ज़मीं में ग़ैरते क़ौमी से गड़ गया
पूछा जो उनसे आपका पर्दा वो क्या हुआ
कहने लगीं कि अक़्ल पे मर्दों की पड़ गया

(3)

इंक़लाबे जहाँ को देख लिया
हुब्बे दुनिया से क़ल्ब पाक हुआ
कली कली खिल के हो गई थी फूल
फूल कुम्हला के आज ख़ाक हुआ

(4)

करमे हक़ पे रख नज़र अपनी
जो अक़ीदा तेरा न हो ढीला
आसरा सबका छोड़ दे अकबर
वतबत्तल अलैहि तब्तीला

(5)

خدا جانے کہا کس نے یہ کس دن عقلِ مسلم سے
کہ مشرق کو نظر آتا نہیں مغرب سے چھٹکارا
گئی دنیا تو پھر ہم دین کو اب کیوں لگا رکھیں
برا معلوم ہوتا ہے مسائل کا یہ پشتارا
مضر ہیں مذہبی قیدیں مناسب ہے شکست ان کی
مزاحم ہیں مگر یہ مولوی ان کا نہیں چارہ
وہ چھینٹے دیجیے ان کو حکیمانہ طریقوں سے
کہ بجھ کر راکھ ہی ہوجائے مذہب کا یہ انگارا
چلے مقراض تدبیر ایسے پیچیدہ طریقوں سے
کہ جڑ کٹ جائے مذہب کی یہ گھر ہو منہدم سارا
عمل جاتا رہے بالکل فقط الفاظ رہ جائیں
انھیں بھی پست کردے مغربی حکمت کا نقارا
ترقی پائے گی قوم آپ کی پھر دورِ گردوں میں
عجب کیا ہے کہ پھر بجنے لگے اقبال کا دھارا
قیامت کرگئی قومی ترقی گوشِ مسلم میں
لگا کہنے زہے نعمت اگر حاصل شود ما را
اگر آں شاہدِ مغرب بدست آرد دلِ ما را
بچشمِ مست او بخشم تسبیح و مصلیٰ را
مصلے کو غرض تہ کرکے اٹھا عابدِ مشرق
جو طاقت آگئی تھی دل میں اس طاقت سے للکارا
ادھر تحریر ادھر اسپیچ ادھر سازش ادھر بندش
اسے جھڑکا اسے ڈانٹا اسے گانٹھا اسے مارا
نتائج پر نظر کب مردِ عاشق تن کی ہوتی ہے
وہ سمجھے میں نئی اک قوم کا بن جاؤں گا دارا

(5)

खुदा जाने कहा किसने ये किस दिन अक़्ले मुस्लिम से
कि मशरिक़ को नज़र आता नहीं मग़रिब से छुटकारा
गई दुनिया तो फिर हम दीन को अब क्यों लगा रक्खें
बुरा मालूम होता है मसाइल का ये पुशतारा
मुज़िर हैं मज़हबी क़ैदें मुनासिब है शिकस्त उनकी
मज़ाहिम हैं मगर ये मौलवी उनका नहीं चारा
वो छींटे दीजिए उनको हकीमाना तरीक़ों से
कि बुझ कर राख ही हो जाए मज़हब का ये अंगारा
चले मिक़राज़े तदबीर ऐसे पेचीदा तरीक़ों से
कि जड़ कट जाए मज़हब की ये घर हो मुनहदिम सारा
अमल जाता रहे बिल्कुल फ़क़त अल्फ़ाज़ रह जायें
उन्हें भी पस्त कर दे मग़रिबी हिक्मत का नक़्क़ारा
तरक़्क़ी पाएगी क़ौम आपकी फिर दौरे गर्दूं में
अजब क्या है कि फिर बहने लगे इक़बाल का धारा
क़यामत कर गई क़ौमी तरक़्क़ी गोशे मुस्लिम में
लगा कहने ज़हे नेमत अगर हासिल शवद मा रा
अगर आँ शाहिदे मग़रिब बदस्त आरद दिले मा रा
बचश्मे मस्ते ऊ बख़्शेम तस्बीहो मुसल्ला रा
मुसल्ला को ग़रज़ तह करके उट्ठा आबिदे मशरिक़
जो ताक़त आ गई थी दिल में उस ताक़त से ललकारा
इधर तहरीर उधर स्पीच इधर साज़िश उधर बंदिश
इसे झिड़का उसे डाँटा इसे गाँठा उसे मारा
नतायज पर नज़र कब मर्दे आशिक़ तन की होती है
वो समझे मैं नई एक क़ौम का बन जाऊँगा दारा

دو روزہ پالسی نے اس طرف سے تقویت دے دی
ادھر بجنے لگا فتح و ظفر کا پھر تو نقارہ
ڈنر عہدے تبسم مشورے وعدے بنے گیسو
وہ گیسو جس سے پھیلی بوے مست عنبر سارا
حواس ظاہری کے دام سے بچنا ہوا مشکل
کجا موہوم حوریں اور کجا پریوں کا نظارہ
وہ ٹوٹے یہ گرے وہ پھسلے یہ چت ان کو غش آیا
نہ ایماں میں رہی طاقت نہ دل میں ضبط کا یارا
حریفان طرب آگیں نے چھیڑا ساز عشرت کو
بجایا سب نے مضراب ہوس سے داردادارا
بتوں کے عشق میں پڑ ہی چکے تھے عقل پر پتھر
مسوں کا بے تکلف چڑھ گیا ہر قلب پر پارہ
غریبوں دردمندوں بیکسوں کے دل کی کیا ہستی
وہ حالت پیش آئی تھی کہ جس سے موم ہو خارا
نہ حالی کی مناجاتوں کی پروا کی زمانے نے
نہ اکبر کی ظرافت سے رکے یاران خودآرا
زبان حال سے فریاد تھی یہ اہل تمکیں کی
کہ اے نظم جہاں را حافظ و اے عرش را دارا
فغاں زیں سحر فن دلکش مسان آفت ایماں
چناں بروند صبر از دل کہ ترکاں خوان یغمارا
ہوا سب کو تعجب کیوں ہوئیں یہ حالتیں پیدا
نہ تھا یہ مطلب سید کہ اس رخ پر چلے دھارا
وہ پردے کے بڑے حامی تھے طاعت کے موید تھے
وہ خواہاں تھے کہ چمکے اوج پر اسلام کا تارا

दो रोज़ा पालिसी ने उस तरफ़ से तक़वियत दे दी
इधर बजने लगा फ़तहो ज़फ़र का फिर तो नक़्क़ारा
डिनर ओहदे तबस्सुम मशविरे वादे बने गेसू
वो गेसू जिससे फैली बूए मस्ते अम्बरे सारा
हवासे ज़ाहिरी के दाम से बचना हुआ मुशकिल
कुजा मौहूम हूरें और कुजा परियों का नज़्ज़ारा
वो टूटे ये गिरे वो फिसले ये चित उनको ग़श आया
न ईमाँ में रही ताक़त न दिल में ज़ब्त का यारा
हरीफ़ाने तरब आगीं ने छेड़ा साज़े इशरत को
बजाया सबने मिज़रावे हवस से दारदादारा
बुतों के इश्क़ में पड़ ही चुके थे अक़्ल पर पत्थर
मिसों का बेतकल्लुफ़ चढ़ गया हर क़ल्ब पर पारा
ग़रीबों दर्दमंदों बेकसों के दिल की क्या हस्ती
वो हालत पेश आई थी कि जिससे मोम हो ख़ारा
न हाली की मुनाजातों की परवा की ज़माने ने
न अकबर की ज़राफ़त से रुके याराने ख़ुदआरा
ज़बाने हाल से फ़रियाद थी ये अहले तमकीं की
कि ऐ नज़्मे जहाँ रा हाफ़िज़ो ऐ अर्श रा दारा
फ़ुग़ाँ ज़ीं सेहरे फ़न दिलकश मिसाने आफ़ते ईमाँ
चुनाँ बुरदंद सब्र अज़ दिल कि तुरकाँ ख़्वाने यग़मा रा
हुआ सबको तअज्जुब क्यों हुईं ये हालतें पैदा
न था ये मतलबे सैयद कि इस रूख़ पर चले धारा
वो पर्दे के बड़े हामी थे ताअत के मुवैयिद थे
वो ख़्वाहाँ थे कि चमके औज पर इस्लाम का तारा

حباب آسا جو آسانی سے ٹوٹا گنبد مذہب
تو کیا اقبال و عزت کا ادھر بہنے لگا دھارا
سنا سب کچھ مگر دیکھا جو بالآخر تو کیا دیکھا
وہی اینٹیں وہی پتھر وہی چونا وہی گارا
ادھر شیرازۂ قومی کو ہم ہیں توڑتے جاتے
ادھر بازی حریفوں کی ہے ہاتھ ان کے ہے پوبارہ
نتیجے ہم نے خود آنکھوں سے دیکھے روز روشن میں
فلک نے سرکشوں کو خاک ناکامی پہ دے مارا
کہیں تحقیر مذہب کی کوئی تعظیم کرتا ہے
بجھا کر نور دل کو کب ہے چمکا بخت کا تارا
بہت ہے غفلت و ترک عمل دنیا میں یہ مانا
عقیدہ اصل ہے لیکن وہ ہونا چاہیے سارا
مدار خیرخواہی ترک مذہب پر نہیں ہرگز
ہراک نے دل سے انگلش کی ہے لائلٹی کا دم مارا
نہ تھا یہ مطلب سارا کہ اسمٰعیل کافر ہو
حریفانہ نہ ہو انداز مطلب تھا یہی سارا
جب اپنی ہسٹری ہم بھول جائیں گے تو کیا ہوگا
خدا را اک نظر اس سین کا کرتے تو نظارہ
صلوٰۃ بے وضو سے رو رہی ہے اس طرف مسجد
ادھر قرآن بے رغبت سے دل مذہب کا سیپارہ
مشینیں چل رہی ہیں اور کسی کی کچھ نہیں چلتی
ادھر ہیں بے چھلے کندے ادھر ہے برق وش آرا
خود اپنی قوم کی تحقیر کرنا اس کے کیا معنی
یہ کس جادو نے بچوں کو کیا خودبین و خودآرا

हबाब आसा जो आसानी से टूटा गुम्बदे मज़हब
तो क्या इक़बालो इज़्ज़त का उधर बहने लगा धारा
सुना सब कुछ मगर देखा जो बिलआख़िर तो क्या देखा
वही ईंटें वही पत्थर वही चूना वही गारा
इधर शीराज़ा-ए क़ौमी को हम हैं तोड़ते जाते
उधर बाज़ी हरीफ़ों की है हाथ उनके है पौ बारा
नतीजे हमने ख़ुद आँखों से देखे रोज़े रौशन में
फ़लक ने सरकशों को ख़ाके नाकामी पे दे मारा
कहीं तहक़ीरे मज़हब की कोई ताज़ीम करता है
बुझा कर नूर दिल का कब है चमका बख़्त का तारा
बहुत है ग़फ़लत और तर्के अमल दुनिया में ये माना
अक़ीदा अस्ल है लेकिन वो होना चाहिए सारा
मदारे ख़ैरख़्वाही तर्के मज़हब पर नहीं हरगिज़
हर एक ने दिल से इंग्लिश की है लॉयल्टी का दम मारा
न था ये मतलबे सारा कि इस्माईल काफ़िर हो
हरीफ़ाना न हो अंदाज़ मतलब था यही सारा
जब अपनी हिस्ट्री हम भूल जायेंगे तो क्या होगा
ख़ुदा रा एक नज़र इस सीन का करते तो नज़्ज़ारा
सलाते बेवज़ू से रो रही है उस तरफ़ मस्जिद
इधर क़ुरआने बेरग़बत से दिल मज़हब का सीपारा
मशीनें चल रही हैं और किसी की कुछ नहीं चलती
इधर हैं बेछिले कुंदे उधर है बर्क़ वश आरा
ख़ुद अपनी क़ौम की तहक़ीर करना इसके क्या मानी
ये किस जादू ने बच्चों को किया ख़ुदबीनो ख़ुदआरा

کہیں اطفال ناداں ہیں کہیں پیران بے طاقت
یہ غوطے کھاتے ہیں نفرے میں آتا ہے وہ بیچارہ
یہ اخلاقی یہ روحانی بنائیں ٹوٹتی کیوں ہیں
یہ نفس مطمئنہ پر ہوا کیوں غالب امارہ
یہ کس کل کے بنیں گے جزو کھوکر اپنی ملت کو
مگر ہاں اپنے بیلوں میں ملا لے کوئی بنجارا
ہمارے حکمراں تو چرچ میں سرگرم طاعت ہوں
تو ہم بندے پھریں کیوں وشت بے دینی میں آوارہ
عمل مطلوب ہے بیشک مگر نور اپنا کیوں کھوئیں
زمانے کو ہے گردش ہم بنیں ثابت سے سیارہ
ہوالاوّل ہوالآخر یہ شہد روح پرور ہے
پھرو آزاد ہوکر یہ ہے بالو کا شکرپارہ
بٹھایا کیوں نہیں جاتا یہ نقش جانفزا دل پر
کہ روحانی ترقی میں ہو لڑکا عرش کا تارا
بہت فکر اس کی ہے دن رات گو قومی بزرگوں کو
مگر کمزور یہ موجیں ادھر غفلت کا ہے دھارا
میں یہ پیچیدہ بحثیں پیش کرنے کو تھا آمادہ
کہ اتنے میں جناب حضرت حافظ نے للکارا
حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را

(6)

قدیم وضع پہ قائم رہوں اگر اکبر
تو صاف کہتے ہیں سید یہ رنگ ہے میلا
جدید طرز اگر اختیار کرتا ہوں
خود اپنی قوم مچاتی ہے شور و واویلا

कहीं अतफ़ाले नादाँ हैं कहीं पीराने बेताक़त
ये ग़ोते खाते हैं फ़िक़रे में आता है वो बेचारा
ये अख़लाक़ी ये रुहानी बेनायें टूटती क्यों हैं
ये नफ़्से मुतमइन्ना पर हुआ क्यों ग़ालिब अम्मारा
ये किस कुल के बनेंगे जुज़्व खो कर अपनी मिल्लत को
मगर हाँ अपने बैलों में मिला ले कोई बंजारा
हमारे हुक्मराँ तो चर्च में सरगर्मे ताअत हों
तो हम बंदे फिरें क्यों दश्ते बेदीनी में आवारा
अमल मतलूब है बेशक मगर नूर अपना क्यों खोयें
ज़माने को है गर्दिश हम बनें साबित से सैयारा
हुवलअव्वल हुवलआख़िर ये शहदे रुहपरवर है
फिरो आज़ाद होकर यं है बालू का शकरपारा
बिठाया क्यों नहीं जाता ये नक़्शे जाँफ़ज़ा दिल पर
कि रुहानी तरक़्क़ी में हो लड़का अर्श का तारा
बहुत फ़िक्र उसकी है दिन रात गो क़ौमी बुज़ुर्गों को
मगर कमज़ोर ये मौजें उधर ग़फ़लत का है धारा
मैं ये पेचीदा वहसें पेश करने को था आमादा
कि इतने में जनाबे हज़रते हाफ़िज़ ने ललकारा
हदीस अज़ मुतरिबो मय गो ओ राज़े दहर कमतर जू
कि कस नकशूदो नकशायद बहिकमत ईं मुअम्मा रा

(6)

क़दीम वज़्अ पे क़ायम रहूँ अगर अकबर
तो साफ़ कहते हैं सैयद ये रंग है मैला
जदीद तर्ज़ अगर इख़्तियार करता हूँ
ख़ुद अपनी क़ौम मचाती है शोरो वावैला

جو اعتدال کی کہیے تو وہ ادھر نہ ادھر
زیادہ حد سے دیے سب نے پاؤں ہیں پھیلا
ادھر یہ ضد ہے کہ لمنیڈ بھی چھو نہیں سکتے
ادھر یہ دھن ہے کہ ساقی صراحی سے لا
ادھر ہے دفتر تدبیر و مصلحت ناپاک
ادھر ہے وحی ولایت کی ڈاک کا تھیلا
غرض دوگونہ عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

(7)

اک لعبت چین کو لندن سے جو بیاہ کے لائے مفاعیلن
احباب نے تیر مطاعن سے ان کے دل کو مجروح کیا
باپ ان کے یہ بولے کشتی مری واللہ ڈبو دی ہائے غضب
اس لڑکے نے صحبت بد پاکر یہ کار ابن نوح کیا
تعلیم کو میں نے بھیجا تھا تزویج کی اس نے ٹھہرائی
ممدوح تو بننا بھول گیا بس اپنے تئیں منکوح کیا
لڑکے نے جواب میں عرض کیا اے قبلہ و کعبہ سنیے تو
یہ کون برائی میں نے کی جو فاتح کو مفتوح کیا

(8)

بیشک نئی روشنی سے بہتر ہے کہیں
انساں کے لیے کرسچین ہوجانا
یزداں کا خیال تو دلاتا ہے وہ دیں
ہے کفر صریح اہرمن ہوجانا
مرشد کہتے ہیں تو ہے ناداں اے دوست
بات اور ہے صاحب سخن ہوجانا

जो ऐतदाल की कहिए तो वो इधर न उधर
ज़ियादा हद से दिये सबने पाँव हैं फैला
उधर ये ज़िद है कि लिमुनिड भी छू नहीं सकते
इधर ये धुन है कि साक़ी सुराही-ए मै ला
इधर है दफ़तरे तदवीरो मस्लेहत नापाक
उधर है वहि-ए विलायत की डाक का थैला
ग़रज़ दोगूना अज़ाब अस्त जाने मजनूँ रा
बलाए सोहबते लैला ओ फ़ुर्क़ते लैला

(7)

इक लाबते चीन को लंदन से जो ब्याह के लाए मफ़ाईलुन
अहबाब ने तीरे मताइन से उनके दिल को मजरुह किया
बाप उनके ये बोले कश्ती मेरी वल्लाह डुबो दी हाय ग़ज़ब
इस लड़के ने सोहवते बद पाकर ये कारे इब्ने नूह किया
तालीम को मैंने भेजा था तज़वीज की उसने ठहराई
मम्दूह तो बनना भूल गया बस अपने तईं मनकूह किया
लड़के ने जवाब में अर्ज़ किया ऐ क़िब्ला ओ काबा सुनिए तो
ये कौन बुराई मैंने की जो फ़ातेह को मफ्तूह किया

(8)

बेशक नई रौशनी से बेहतर है कहीं
इंसाँ के लिए क्रिस्चियन हो जाना
यज़दाँ का ख़याल तो दिलाता है वो दीं
है कुफ़्रे सरीह अहरमन हो जाना
मुर्शिद कहते हैं तू है नादाँ ऐ दोस्त
बात और है साहबे सुख़न हो जाना

میری چالیں بھی ہیں اسی کی تمہید
سکھلاتے ہیں پہلے بے دہن ہو جانا
ساکت کردے گی ان کو جب بے علمی
آساں ہوگا ادھر وطن ہو جانا

(9)

1877

سید سے آج حضرت واعظ نے یہ کہا
چرچا ہے جابجا ترے حالِ تباہ کا
سمجھا ہے تو نے نیچر و تدبیر کو خدا
دل میں ذرا اثر نہ رہا لاالٰہ کا
ہے تجھ سے ترک صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ و حج
کچھ ڈر نہیں جنابِ رسالت پناہ کا
شیطان نے دکھا کے جمال عروس دہر
بندہ بنادیا ہے تجھے حب جاہ کا
اس نے دیا جواب کہ مذہب ہو یا رواج
راحت میں جو مخل ہو وہ کانٹا ہے راہ کا
افسوس ہے کہ آپ ہیں دنیا سے بے خبر
کیا جانیے جو رنگ ہے شام و پگاہ کا
یورپ کا پیش آئے اگر آپ کو سفر
گذرے نظر سے حال رعایا و شاہ کا
وہ آب و تاب و شوکت ایوان خسروی
وہ حکموں کی شان وہ جلوہ سپاہ کا
آئے نظر علوم جدیدہ کی روشنی
جس سے خجل ہو نور رخ مہر و ماہ کا

मेरी चालें भी हैं उसी की तम्हीद
सिखलाते हैं पहले बेदहन हो जाना
साहित कर देगी उनको जब बेइल्मी
आसाँ होगा उधर वतन हो जाना

(9)

1877

सैयद से आज हज़रते वाइज़ ने ये कहा
चर्चा है जाबजा तेरे हाले तबाह का
समझा है तूने नेचरो तदबीर को ख़ुदा
दिल में ज़रा असर न रहा लाइलाह का
है तुझसे तर्के सौमो सलातो ज़कातो हज
कुछ डर नहीं जनाबे रिसालत पनाह का
शैतान ने दिखा के जमाले उरुसे दहर
बंदा बना दिया है तुझे हुब्बे जाह का
उसने दिया जवाब कि मज़हब हो या रिवाज
राहत में जो मुख़िल हो वो काँटा है राह का
अफ़सोस है कि आप हैं दुनिया से बेख़बर
क्या जानिए जो रंग है शामो पेगाह का
यूरप का पेश आए अगर आपको सफ़र
गुज़रे नज़र से हाल रियाया ओ शाह का
वो आबो ताबो शौकते ऐवाने ख़ुसरवी
वो महकमों की शान वो जलवा सिपाह का
आए नज़र उलूमे जदीदा की रौशनी
जिससे ख़जिल हो नूर रुख़े मेहरो माह का

دعوت کسی امیر کے گھر میں ہو آپ کی
کمسن مسوں سے ذکر ہو الفت کا چاہ کا
نوخیز دلفریب گل اندام نازنیں
عارض پہ جن کے بار ہو دامن نگاہ کا
رکھے اگر تو ہنس کے کہے اک بت حسیں
دل مولوی یہ بات نہیں ہے گناہ کا
اس وقت قبلہ جھک کے کروں آپ کو سلام
پھر نام بھی حضور جو لیں خانقاہ کا
پتلون وکوٹ و بنگلہ وبسکٹ کی دھن بندھے
سودا جناب کو بھی ہو ٹرکی کلاہ کا
منبر پہ یوں تو بیٹھ کے گوشے میں اے جناب
سب جانتے ہیں دعظ ثواب و گناہ کا

(10)

سن رہے تھے سماع مولانا
اسی حالت میں انتقال ہوا
واہ کیا خوش نصیب تھے حضرت
عالم وجد میں وصال ہوا

(11)

خضر سمجھے ہو جسے غول بیابانی ہے
غلط امید کے جنگل میں تھکا مارے گا
جاں ستانی میں نہ چھوڑے گا وتیقہ باقی
دلستانی کے لیے لاف وفا مارے گا

(12)

متضاد گئے جو دو طرف سے دو تار
کیا جانیے کس کو اس نے اچھا سمجھا

दावत किसी अमीर के घर में हो आपकी
कमसिन मिसों से ज़िक्र हो उल्फ़त का चाह का
नौख़ेज़ दिलफ़रेब गुल अंदाम नाज़नीं
आरिज़ पे जिनके बार हो दामन निगाह का
रुकिए अगर तो हँस के कहे एक बुते हसीं
वेल मौलवी ये बात नहीं है गुनाह का
उस वक़्त क़िब्ला झुक के करूँ आपको सलाम
फिर नाम भी हुज़ूर जो लें ख़ानक़ाह का
पतलूनो कोटो बंगला ओ बिस्कुट की धुन बंधे
सौदा जनाब को भी हो टर्की कुलाह का
मिम्बर पे यूँ तो बैठ के गोशे में ऐ जनाब
सब जानते हैं वाज़ सवाबो गुनाह का

(10)

सुन रहे थे समाअ मौलाना
उसी हालत में इंतक़ाल हुआ
वाह क्या ख़ुशनसीब थे हज़रत
आलमे वज्द में विसाल हुआ

(11)

ख़िज़्र समझे हो जिसे ग़ोले बियाबानी है
ग़लत उम्मीद के जंगल में थका मारेगा
जाँ सेतानी में न छोड़ेगा दक़ीक़ा बाक़ी
दिलसेतानी के लिए लाफ़े वफ़ा मारेगा

(12)

मुल्ज़ाद गए जो दो तरफ़ से दो तार
क्या जानिए किसको उसने अच्छा समझा

لیکن اس بات کا سمجھنا تو ہے سہل
سرکار نے کس کو ان میں سچا سمجھا

(13)

میرے منصوبے ترقی کے ہوئے سب پائمال
بیج مغرب نے جو بویا وہ اگا اور پھل گیا
بوٹ ڈاسن نے بنایا میں نے اک مضموں لکھا
ملک میں مضموں نہ پھیلا اور جوتا چل گیا

(14)

درس تھا یکساں مگر وہ تو مسیحی ہی رہے
تجھ پہ مذہب کے عوض شیطاں کا قابو ہو گیا
ایک ہی بوتل سے پی ہوٹل میں دونوں نے شراب
لطف مستی ان کو آیا اور تو الو ہو گیا

(15)

دیکھیے قوال بیچارے کا اب کیا حشر ہو
شیخ صاحب کو تو لکچر پر بھی وجد آنے لگا
کیوں کرے گا پیش ہم پر جلوۂ حور بہشت
جب تھیٹر کا سماں واعظ کو تڑپانے لگا

(16)

ایسا شوق نہ کرنا اکبر
گورے کو نہ بنانا سالا
بھائی رنگ یہی ہے اچھا
ہم بھی کالے یار بھی کالا

(17)

کرزن و کچنر کی حالت پر جو کل
وہ صنم تشریح کا طالب ہوا

लेकिन इस बात का समझना तो है सहल
सरकार ने किसको उनमें सच्चा समझा

(13)

मेरे मंसूबे तरक्की के हुए सब पायमाल
बीज मग़रिब ने जो बोया वो उगा और फल गया
बूट डासन ने बनायां मैंने एक मज़मूँ लिखा
मुल्क में मज़मूँ न फैला और जूता चल गया

(14)

दर्स था यकसाँ मगर वो तो मसीही ही रहे
तुझ पे मज़हब के एवज़ शैताँ का क़ाबू हो गया
एक ही बोतल से पी होटल में दोनों ने शराब
लुत्फ़े मस्ती उनको आया और तू उल्लू हो गया

(15)

देखिए क़व्वाल बेचारे का अब क्या हश्र हो
शैख़ साहब को तो लेक्चर पर भी वज्द आने लगा
क्यों करेगा पेश हम पर जलवा-ए हूरे बहिश्त
जब थियेटर का समाँ वाइज़ को तड़पाने लगा

(16)

ऐसा शौक़ न करना अकबर
गोरे को न बनाना साला
भाई रंग यही है अच्छा
हम भी काले यार भी काला

(17)

कर्ज़नो किचनर की हालत पर जो कल
वो सनम तशरीह का तालिब हुआ

کہہ دیا میں نے کہ ہے یہ صاف بات
دیکھ لو تم زن پہ نر غالب ہوا

(18)

بات سید کی کچھ ایسی تھی کہ جس نے اس کو
کاٹنا چاہا زمانے میں وہ بس آپ کٹا
کہتے پھرتے ہیں یہ اب کانگریسی ہر سو
مر گیا کول کا بوڑھا یہ چلو پاپ کٹا

(19)

پرچہ رکھا جو اس نے میں یہ سمجھا
پاکٹ میں یہ بیس روپے کا نوٹ گیا
گھر پر کھولا تو بس یہی لکھا تھا
کیا شعر تھے واہ واہ میں لوٹ گیا

(20)

دکھائی فلسفۂ مغربی نے وہ مردی
کہ پردہ کھل گیا اس قوم میں زنانوں کا
پری کی زلف میں الجھا نہ ریش واعظ میں
دل غریب ہوا لقمہ امتحانوں کا
وہ حافظہ جو مناسب تھا ایشیا کے لیے
خزانہ بن گیا یورپ کی داستانوں کا

(21)

عہد اسلام و عہد انگلش میں
سنیے قول اکبر سخن گو کا
پہلے توحید تھی تو اب تحصیل
آگے غل ایک کا تھا اب دو کا

कह दिया मैंने कि है ये साफ़ बात
देख लो तुम ज़न पे नर ग़ालिब हुआ

(18)

बात सैयद की कुछ ऐसी थी कि जिसने उसको
काटना चाहा ज़माने में वो बस आप कटा
कहते फिर फिरते हैं ये अब कांग्रेसी हर सू
मर गया कोल का बूढ़ा ये चलो पाप कटा

(19)

पर्चा रक्खा जो उसने मैं ये समझा
पाकिट में ये बीस रुपये का नोट गया
घर पर खोला तो बस यही लिक्खा था
क्या शेर थे वाह वाह मैं लोट गया

(20)

दिखाई फ़ल्सफ़ा-ए मग़रिबी ने वो मर्दी
कि पर्दा खुल गया इस क़ौम में ज़नानों का
परी की ज़ुल्फ़ में उल्झा न रीशे वाइज़ में
दिले ग़रीब हुआ लुक़्मा इम्तहानों का
वो हाफ़िज़ा जो मुनासिब था एशिया के लिए
ख़ज़ाना बन गया यूरप की दास्तानों का

(21)

अहदे इस्लामो अहदे इंग्लिश में
सुनिए क़ौल अकबरे सुख़नगो का
पहले तौहीद थी तो अब तहसील
आगे गुल एक का था अब दो का

(22)

ممکن نہیں ان کے حکم سے سر پھیروں
دل میں مرے اب تو ان کا ڈر بیٹھ گیا
ان کو یہ خوشی کہ اب رہے گا یہ غلام
مجھ کو یہ خوشی کہ قافیہ بیٹھ گیا

(23)

قصۂ منصور سن کر بول اٹھی وہ شوخ مس
کیسا احمق لوگ تھا پاگل کو پھانسی کیوں دیا
کاش اے اکبر وہی حالت مجھے بھی پیش آئے
اور یہ کافر پکارے در پناہ من بیا

(24)

لامذہبی سے ہو نہیں سکتی فلاح قوم
ہرگز گذر سکیں گے نہ ان منزلوں سے آپ
کعبے سے بت نکال دیے تھے رسولؐ نے
اللہ کو نکال رہے ہیں دلوں سے آپ

(25)

پنڈت نے خوب بات کہی جوشِ طبع میں
ناحق گذشتہ عہد پہ یوں طعنہ زن ہیں آپ
پتھر کے بدلے اب تو دھرم ٹوٹنے لگا
محمود بت شکن تھا برہمن شکن ہیں آپ

(26)

زر قوم سے لے کے ایسا سامان کرو
جس سے کہ تمھاری بزم بن جائے بہشت
حلوے مانڈے سے کام رکھو بھائی
مردہ دوزخ میں جائے یا پائے بہشت

(22)

मुम्किन नहीं उलके हुक्म से सर फेरूँ
दिल में मेरे अब तो उनका डर पैठ गया
उनको ये ख़ुशी कि अब रहेगा ये ग़ुलाम
मुझको ये ख़ुशी कि क़ाफ़िया बैठ गया

(23)

क़िस्सा-ए मंसूर सुन कर बोल उठी वो शोख़ मिस
कैसा अहमक़ लोग था पागल को फाँसी क्यों दिया
काश ऐ अकबर वही हालत मुझे भी पेश आए
और ये काफ़िर पुकारे दर पनाहे मन बिया

(24)

लामज़हबी से हो नहीं सकती फ़लाहे क़ौम
हरगिज़ गुज़र सकेंगे न इन मंज़िलों से आप
काबे से बुत निकाल दिए थे रसूल ने
अल्लाह को निकाल रहे हैं दिलों से आप

(25)

पंडित ने ख़ूब बात कही जोशे तब्अ में
नाहक़ गुज़श्ता अहद पे यूँ ताना ज़न हैं आप
पत्थर के बदले अब तो धरम टूटने लगा
महमूद बुतशिकन था बरहमन शिकन हैं आप

(26)

ज़र क़ौम से ले के ऐसा सामान करो
जिससे कि तुम्हारी बज़्म बन जाए बहिश्त
हलवे मांडे से काम रक्खो भाई
मुर्दा दोज़ख़ में जाए या पाए बहिश्त

(27)

پردے میں ضرور ہے طوالت بے حد
انصاف پسند کو نہیں چاہیے ہٹ
تشبیہ بری نہیں اگر میں یہ کہوں
بیگم ہے پیچوان لیڈر سگرٹ

(28)

شیطاں نے دیا یہ شیخ جی کو نوٹس
بالکل ہی گیا ہے زور اب آپ کا ٹوٹ
آئندہ پڑھیں گے آپ لاحول اگر
فوراً داغوں گا اک ڈفیمیشن سوٹ

(29)

حضرت اکبر سے سن کر یہ لطیفہ بزم میں
سب ہنسے کچھ رہ گئے خون جگر کے پی کے گھونٹ
شیخ جی رف رف بنے پھرتے تھے پہلے چرخ پر
چشم بد دور اب بنے ہیں آپ کسر یٹ کے اونٹ

(30)

دیکھ کاریگری حضرت سید اے شیخ
دے گئے لوچ وہ مذہب میں کمانی کی طرح
بحر ہستی کا یہی دور چلا جاتا ہے
برف کی طرح جمے بہہ گئے پانی کی طرح

(31)

گفتمش تارک مذہب شوم و خوش باشم
منصبے چند ہوس دارم و انعامے چند
خلق را فائدۂ نیست ازیں جنگ و جدال
یک دعا ہست دریں محفل و دشنامے چند

(27)

पर्दे में ज़रूर है तवालत बेहद
इंसाफ़ पसंद को नहीं चाहिए हट
तश्बीह बुरी नहीं अगर मैं ये कहूँ
बेगम है पेचवान लीडर सिगरट

(28)

शैतॉं ने दिया ये शैख़ जी को नोटिस
बिल्कुल ही गया है ज़ोर अब आपका टूट
आइंदा पढ़ेंगे आप लाहौल अगर
फ़ौरन दाग़ूँगा एक डिफ़ेमेशन सूट

(29)

हज़रते अकबर से सुन कर ये लतीफ़ा बज़्म में
सब हँसे कुछ रह गये ख़ूने जिगर के पी के घूंट
शैख़ जी रफ़रफ़ बने फिरते थे पहले चर्ख़ पर
चश्मे बददूर अब बने हैं आप कमसरियट के ऊँट

(30)

देख कारीगरी-ए हज़रते सैयद ऐ शैख़
दे गए लोच वो मज़हब में कमानी की तरह
बहरे हस्ती का यही दौर चला जाता है
बर्फ़ की तरह जमे बह गए पानी की तरह

(31)

गुफ़्तमश तारिके मज़हब शवमो ख़ुश बाशम
मंसबे चंद हवस दारमो इन्आमे चंद
ख़ल्क़ रा फ़ायदा-ए नीस्त अज़ीं जंगो जेदाल
यक दुआ हस्त दरीं महफ़िलो दुशनामे चंद

گفت خاموش کہ دین است مدار ملت
ترک ایں راہ مکن از پئے خود کامے چند
عیب مذہب ہمہ گفتی ہنرش نیز بگو
نفی حکمت مکن از بہر دل عامے چند

(32)

اکبر اگر چہ موسم باراں خوش است خوب
لیکن چہ گوش و چشم دریں فصل وا کنید
مچھر دود کہ گوش بفریاد بندہ نیز
بھنگا رسد کہ گوشۂ چشمے بما کنید

(33)

تائید وضع ملت و دیں کی کروں گا میں
اہل زمانہ لاکھ ہنسیں مجھ غریب پر
ہوتا نہیں طبیب مداوا سے دست کش
سچ ہے اجل تو ہنستی ہے سعی طبیب پر

(34)

میں نے اکبر سے کہا آیئے حجرے میں مرے
اس چٹائی پہ نمازیں پڑھیں حسب دستور
چھوڑیئے آپ یہ ہنگامۂ تعلیم جدید
کاٹ ہی دے گا کسی طرح خداوند غفور
بولا جھنجھلا کے کہ ہے سہل جہنم مجھ پر
اس کی نسبت کہ میں کالج میں ہوں احمق مشہور

(35)

انگلش ڈریس انور کا جو کل بزم میں دیکھا
اکبر نے کہا یہ تو خرابی کے ہیں آثار

गुफ़्त ख़ामोश कि दीन अस्त मदारे मिल्लत
तर्क ईं राह मकुन अज़ पए ख़ुद कामे चंद
ऐबे मज़हब हमा गुफ़्ती हुनरश नीज़ बगो
नफ़ि-ए हिकमत मकुन अज़ बहरे दिले आमे चंद

(32)

अकबर अगर्चे मौसमे बारॉं ख़ुश अस्त ख़ूब
लेकिन चे गोशो चश्म दरीं फ़स्ल वा कुनीद
मच्छर दवद कि गोश बफ़रियादे बंदा नीज़
भुन्गा रसद कि गोशा-ए चश्मे बमा कुनीद

(33)

ताईद वज़्ए मिल्लतो दीं कि करूँगा मैं
अहले ज़माना लाख हँसें मुझ ग़रीब पर
होता नहीं तबीब मदावा से दस्त कश
सच है अजल तो हँसती है सइ-ए तबीब पर

(34)

मैंने अकबर से कहा आइए हुजरे में मेरे
इस चटाई पे नमाज़ें पढ़ें हस्बे दस्तूर
छोड़िए आप ये हंगामा-ए तालीमे जदीद
काट ही देगा किसी तरह ख़ुदावंदे ग़फ़ूर
बोला झुंझला के कि है सहल जहन्नम मुझपर
इसकी निस्बत कि मैं कॉलेज में हूँ अहमक मशहूर

(35)

इंगलिश ड्रेस अनवर का जो कल बज़्म में देखा
अकबर ने कहा ये तो ख़राबी के हैं आसार

معنی میں بھی ہوجائے گا آخر کو تغیر
تبدیلی صورت کے رہے گر یہی اطوار
خالق کی عبادت سے حجاب آنے لگے گا
شرماؤ گے کرتے ہوئے اسلام کا اظہار
بیگانہ وشی ہوگی عزیزان وطن سے
بنگلے میں نہاں ہوگے کہیں چھوڑ کے گھربار
فاتح سے مساوات کی اٹھیں گی امنگیں
وہ زیست جو آسان تھی ہوجائے گی دشوار
آپس میں بھی تم لوگ موافق نہ رہو گے
ایک ایک کو دیکھے گا بہ اکراہ و بہ انکار
آخر کو رہو گے نہ ادھر نہ ادھر کے
انگریز بھی کھنچتے رہیں گے قوم بھی بیزار
انور نے کہا صل علیٰ واہ بہت خوب
شک اس میں نہیں مدح کے قابل ہے یہ گفتار
لیکن جو یہ تعمیم ہے حضرت کے سخن میں
اس کو تو نہ تسلیم کرے گا یہ گنہ گار
ہر مذہب وملت میں ہیں اچھے بھی برے بھی
وہ کون سا فرقہ ہے کہ سب جس میں ہوں ابرار
ملبوس و مکاں کا جو کیا آپ نے مذکور
اس کے بھی بجا ہونے کا مجھ کو نہیں اقرار
باطن سے ہے اخلاق حمیدہ کا تعلق
فطرت میں جو ہے نیک وہ بد ہوگا نہ زنہار
اوضاع زمانہ تو بدلتے ہی رہیں گے
رکتی نظر آتی نہیں دنیا کی یہ رفتار

मानी में भी हो जाएगा आख़िर को तग़ैयुर
तब्दीली-ए सूरत के रहे गर यही अतवार
ख़ालिक़ की इबादत से हिजाब आने लगेगा
शर्माओगे करते हुए इस्लाम का इज़्हार
बेगाना वशी होगी अज़ीज़ाने वतन से
बंगले में निहाँ होगे कहीं छोड़ के घर बार
फ़ातेह से मसावात की उट्ठेंगी उमंगें
वो ज़ीस्त जो आसान थी हो जाएगी दुश्वार
आपस में भी तुम लोग मुवाफ़िक़ न रहोगे
एक एक को देखेगा ब इकराहो बइंकार
आख़िर को रहोगे न इधर न उधर के
अंग्रेज़ भी खिंचते रहेंगे क़ौम भी बेज़ार
अनवर ने कहा सल्ले अला वाह बहुत ख़ूब
शक इसमें नहीं मदह के क़ाबिल है ये गुफ़्तार
लेकिन जो ये तामीम है हज़रत के सुख़न में
उसको तो न तस्लीम करेगा ये गुनहगार
हर मज़हबो मिल्लत में हैं अच्छे भी बुरे भी
वो कौन सा फ़िर्क़ा है कि सब जिसमें हों अबरार
मल्बूसो मकाँ का जो किया आपने मज़्कूर
उसके भी बजा होने का मुझको नहीं इक़रार
बातिन से है अख़्लाक़े हमीदा का तअल्लुक़
फितरत में जो है नेक वो बद होगा न ज़िन्हार
औज़ाए ज़माना तो बदलते ही रहेंगे
रूकती नज़र आती नहीं दुनिया की ये रफ़्तार

معنی میں بھی ہوجائے گا آخر کو تغیر
تبدیلی صورت کے رہے گر یہی اطوار
خالق کی عبادت سے حجاب آنے لگے گا
شرماؤ گے کرتے ہوئے اسلام کا اظہار
بیگانہ وشی ہوگی عزیزان وطن سے
بنگلے میں نہاں ہوگے کہیں چھوڑ کے گھربار
فاتح سے مساوات کی اٹھیں گی امنگیں
وہ زیست جو آسان تھی ہوجائے گی دشوار
آپس میں بھی تم لوگ موافق نہ رہوگے
ایک ایک کو دیکھے گا بہ اکراہ و بہ انکار
آخر کو رہوگے نہ ادھر نہ ادھر کے
انگریز بھی کھنچتے رہیں گے قوم بھی بیزار
انور نے کہا صل علیٰ واہ بہت خوب
شک اس میں نہیں مدح کے قابل ہے یہ گفتار
لیکن جو یہ تعمیم ہے حضرت کے سخن میں
اس کو تو نہ تسلیم کرے گا یہ گنہ گار
ہر مذہب وملت میں ہیں اچھے بھی برے بھی
وہ کون سا فرقہ ہے کہ سب جس میں ہوں ابرار
ملبوس و مکاں کا جو کیا آپ نے مذکور
اس کے بھی بجا ہونے کا مجھ کو نہیں اقرار
باطن سے ہے اخلاق حمیدہ کا تعلق
فطرت میں جو ہے نیک وہ بد ہوگا نہ زنہار
اوضاع زمانہ تو بدلتے ہی رہیں گے
رکتی نظر آتی نہیں دنیا کی یہ رفتار

मानी में भी हो जाएगा आख़िर को तग़ैयुर
तब्दीली-ए सूरत के रहे गर यही अतवार
ख़ालिक़ की इबादत से हिजाब आने लगेगा
शर्माओगे करते हुए इस्लाम का इज़्हार
बेगाना वशी होगी अज़ीज़ाने वतन से
बंगले में निहाँ होगे कहीं छोड़ के घर बार
फ़ातेह से मसावात की उट्ठेंगी उमंगें
वो ज़ीस्त जो आसान थी हो जाएगी दुश्वार
आपस में भी तुम लोग मुवाफ़िक़ न रहोगे
एक एक को देखेगा ब इकराहो बइंकार
आख़िर को रहोगे न इधर न उधर के
अंग्रेज़ भी खिंचते रहेंगे क़ौम भी बेज़ार
अनवर ने कहा सल्ले अला वाह बहुत ख़ूब
शक इसमें नहीं मदह के क़ाबिल है ये गुफ़्तार
लेकिन जो ये तामीम है हज़रत के सुख़न में
उसको तो न तस्लीम करेगा ये गुनहगार
हर मज़हबो मिल्लत में हैं अच्छे भी बुरे भी
वो कौन सा फ़िर्क़ा है कि सब जिसमें हों अबरार
मल्बूसो मकाँ का जो किया आपने मज़्कूर
उसके भी बजा होने का मुझको नहीं इक़रार
बातिन से है अख़लाक़े हमीदा का तअल्लुक़
फ़ितरत में जो है नेक वो बद होगा न ज़िन्हार
औज़ाए ज़माना तो बदलते ही रहेंगे
रूकती नज़र आती नहीं दुनिया की ये रफ़्तार

ہے جس کو ضرورت وہ ضرورت سے ہے مجبور
ہے شوق جسے کیوں نہ کیا جائے وہ مختار
مقصود جو اصلی ہے وہ ہے دل کی درستی
یا ہیٹ و اوور کوٹ ہو یا جبہ و دستار
شبہ مرے اس قول کی صحت میں اگر ہو
سن لیجیے سعدی کا یہ ارشاد گہربار
حاجت بہ کلاہ برکی داشتنت نیست
درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

(36)

میں نے کہا بہت سی زبانیں ہوں جانتا
مدت تک امتحان دیے امتحان پر
جرمن فرنچ لیٹن و انگلش پہ ہے عبور
ثابت مرا کمال ہے سارے جہان پر
اک شوخ طبع مس نے دکھائی زباں مجھے
بجلی تھی ابر میں کہ قمر آسمان پر
بولی رہو گے زیست کی لذت سے بے خبر
قدرت نہ پائی تم نے اگر اس زبان پر

(37)

مقابل کفر کے تھی وہ نمود اسلام کی اکبر
مگر اب انقلاب دہر سے باقی کہاں کافر
نصاریٰ قبلۂ مقصود ہیں ہندو برادر ہیں
زمین شعر ہی میں رہ گئی زلف بتاں کافر

(38)

یہ وقت شکست قوم کا ہے بخدا
کرتا ہوں میں تجھ کو اس کی تنبیہ اکبر

है जिसको ज़रुरत वो ज़रुरत से है मजबूर
है शौक़ जिसे क्यों न किया जाए वो मुख़्तार
मक़सूद जो असली है वो है दिल की दुरूस्ती
या हैटो ओवर कोट हो या हुब्बा ओ दस्तार
शुब्हा मेरे इस क़ौल की सेहत में अगर हो
सुन लीजिए सादी का ये इरशादे गुहरबार
हाजत बकुलाहे बरकी दाशतनत नीस्त
दरवेश सिफ़त बाशो कुलाहे ततरी दार

(36)

मैंने कहा बहुत सी ज़बानें हूँ जानता
मुद्दत तक इम्तहान दिए इम्तहान पर
जर्मन फ्रेंच लैटिनो इंग्लिश पे है उबूर
साबित मेरा कमाल है सारे जहान पर
एक शोख़ तब्अ मिस ने दिखाई ज़बाँ मुझे
बिजली थी अब्र में कि क़मर आसमान पर
बोली रहोगे ज़ीस्त की लज़्ज़त से बेख़बर
क़ुदरत न पाई तुमने अगर इस ज़बान पर

(37)

मुक़ाबिल कुफ़्र के थी वो नमूद इस्लाम की अकबर
मगर अब इंक़लाबे दहर से बाक़ी कहाँ काफ़िर
नसारा क़िब्ला-ए मक़सूद हैं हिन्दू बिरादर हैं
ज़मीने शेर ही में रह गई ज़ुल्फ़े बुताँ काफ़िर

(38)

ये वक़्त शिकस्ते क़ौम का है बख़ुदा
करता हूँ मैं तुझको इसकी तंबीह अकबर

ایسی مسجد ہو جس پہ اطلاق ضرار
قرآں کو مان لا تقم فیہ اکبر

(39)

میں رعیت ہوں وہ شاہانہ دلیری ہے کہاں
مجھ کو کیوں رشک آئے وضع ملت انگریز پر
کانٹے بچھ جاتے ہیں ان لوگوں کی راہ رزق میں
خوف آتا ہے چھری چلتی ہے ان کی میز پر

(40)

ناخوش جو ہوا میں اپنی بے قدری پر
اک ناز سے مسکرا کے بولی وہ مس
عزت کا تو کچھ بھی تجھ میں باقی نہیں وصف
افسوس کہ رہ گیا ہے تحقیر کا حس

(41)

خدا حافظ مسلمانوں کا اکبر
مجھے تو ان کی خوشحالی سے ہے یاس
یہ عاشق شاہد مقصود کے ہیں
نہ جائیں گے ولیکن سعی کے پاس
سناؤں تم کو اک فرضی لطیفہ
کیا ہے میں نے جس کو زیب قرطاس
کہا مجنوں سے یہ لیلیٰ کی ماں نے
کہ بیٹا تو اگر کر لے ایم اے پاس
تو فوراً بیاہ دوں لیلیٰ کو تجھ سے
بلا دقت میں بن جاؤں تری ساس
کہا مجنوں نے یہ اچھی سنائی
کجا عاشق کجا کالج کی بکواس

ऐसी मस्जिद हो जिसपे इतलाक़े ज़िरार
क़ुरआन को मान लातक़ुम फ़ीह अकबर

(39)

मैं रअय्यत हूँ वो शाहाना दिलेरी है कहाँ
मुझको क्यों रश्क आए वज़्ए मिल्लते अंग्रेज़ पर
काँटे बिछ जाते हैं उन लोगों की राहे रिज़्क़ में
ख़ौफ़ आता है छुरी चलती है उनकी मेज़ पर

(40)

नाख़ुश जो हुआ मैं अपनी बेक़द्री पर
एक नाज़ से मुस्कुरा के बोली वो मिस
इज़्ज़त का तो कुछ भी तुझमें बाक़ी नहीं वस्फ़
अफ़सोस कि रह गया है तहक़ीर का हिस

(41)

ख़ुदा मुहाफ़िज़ मुसलमानों का अकबर
मुझे तो उनकी ख़ुशहाली से है यास
ये आशिक़ शाहिदे मक़सूद के हैं
न जायेंगे वलेकिन सई के पास
सुनाऊँ तुमको एक फ़र्ज़ी लतीफ़ा
किया है मैंने जिसको ज़ेबे क़िरतास
कहा मजनूँ से ये लैला की माँ ने
कि बेटा तू अगर कर ले एम ए पास
तो फ़ौरन ब्याह दूँ लैला को तुझसे
बिला दिक़्क़त मैं बन जाऊँ तेरी सास
कहा मजनूँ ने ये अच्छी सुनाई
कुजा आशिक़ कुजा कॉलेज की बकवास

کجا یہ فطرتی جوش طبیعت
کجا ٹھونسی ہوئی چیزوں کا احساس
بڑی بی آپ کو کیا ہوگیا ہے
ہرن پر لادی جاتی ہے کہیں گھاس
یہ اچھی قدردانی آپ نے کی
مجھے سمجھا ہے کوئی ہرچرن داس
دل اپنا خون کرنے کو ہوں موجود
نہیں منظور مغز سر کا آماس
یہی ٹھہری جو شرط وصل لیلیٰ
تو استعفیٰ مرا با حسرت و یاس

(42)

اگرچہ پولیٹیکل بحث میں ہوئے ہیں شریک
جناب پنڈت جے چند و بابو آشوتوش
مگر ہمیں تو ہے بالکل سکوت اس مد میں
بجھا گئے ہیں یہ مضمون سید ذی ہوش
رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

(43)

اک مس سیمیں بدن سے کرلیا لندن میں عقد
اس خطا پر سن رہا ہوں طعنہ ہائے دلخراش
کوئی کہتا ہے کہ بس اس نے بگاڑی نسل قوم
کوئی کہتا ہے کہ یہ ہے بدخصال و بدمعاش
دل میں کچھ انصاف کرتا ہی نہیں کوئی بزرگ
ہوکے اب مجبور خود اس راز کو کرتا ہوں فاش

(60)

क्या वज्ह है क़ौमी जो तरक़्क़ी नहीं होती
हरचंद कि है शोर तरक़्क़ी की सदा में
ये मस्अला मुश्किल है वही समझेंगे जिनको
है नश्वो नमा पोलिटिकल आबो हवा में
एक बात तअज्जुब से मगर मैंने सुनी थी
कल रात को एक अंजुमने ज़िक्रे ख़ुदा में
स्पीचे तरक़्क़ी में तो आँधी है ये फ़िर्क़ा
लगता नहीं दिल उनका तरक़्क़ी की दुआ में

(61)

चू इशारा कर्द नासेह कि बिया ओ बिशनौ अज़ मन
हमा तर्ज़े हीला जुस्तन हमा फ़न्ने साज़ कर्दन
गह अमीरे गब्र बूदा ब यहूद अहदे यारी
गह अमीने दैर बूदा ब हरम नमाज़ कर्दन
बख़्राबी-ए अज़ीज़ाँ हमा इम्तियाज़ जुस्तन
बमुरादे ग़ैर बूदा हमा ऐशो नाज़ कर्दन
नज़रे फ़गंद चश्मम ब हक़ारते बरूयश
कि हराम बाद दस्ते सूए तू दराज़ कर्दन
हमा अव्वले तू दीदम हमा आख़िरे तू दीदम
न ख़ुश अस्त शर्हे अहवालो बयाने राज़ कर्दन
तू ब ख़्वेश्तन चे कर्दी कि बमा कुनी नज़ीरी
बख़ुदा कि वाजिब आमद ज़ तू एहतराज़ कर्दन

(62)

وفات سر سید مرحوم

ہماری باتیں ہی باتیں ہیں سید کام کرتا تھا
نہ بھولو فرق جو ہے کہنے والے کرنے والے میں
کہے جو چاہے کوئی میں تو یہ کہتا ہوں اے اکبر
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

(63)

جو بات مناسب ہے وہ حاصل نہیں کرتے
جو اپنی گرہ میں ہے اسے کھو بھی رہے ہیں
بے علم بھی ہم لوگ ہیں غفلت بھی ہے طاری
افسوس کہ اندھے بھی ہیں اور سو بھی رہے ہیں

(64)

ناصح نے کہا کہ جلد مذہب چھوڑ دو
ورنہ سائنس پیس ڈالے گا تمھیں
مذہب نے کہا کہ مجھ کو چھوڑو گے تو وہ
کیا گود میں اک طرف بٹھالے گا تمھیں

(65)

اب قوم میں زندگی کے آثار نہیں
جو اہل نظر ہیں اس سے شرمندہ ہیں
حکام کی ہے یہ صرف عیسیٰ نفسی
اعضا کالج کے کچھ اگر زندہ ہیں

(66)

حدیں قوموں کی قسمت کی کیا کرتا ہے یہ قائم
زمانہ دیکھ کر چلیے طریق زندگانی میں

(62)

वफ़ाते सर सैयद मरहूम

हमारी बातें ही बातें हैं सैयद काम करता था
न भूलो फ़र्क़ जो है कहने वाले करने वाले में
कहे जो चाहे कोई मैं तो ये कहता हूँ ऐ अकबर
ख़ुदा बख़्शे बहुत सी ख़ूबियाँ थीं मरने वाले में

(63)

जो बात मुनासिब है वो हासिल नहीं करते
जो अपनी गिरह में है उसे खो भी रहे हैं
बेइल्म भी हम लोग हैं ग़फ़लत भी है तारी
अफ़सोस कि अंधे भी हैं और सो भी रहे हैं

(64)

नासेह ने कहा कि जल्द मज़हब छोड़ो
वर्ना साईंस पीस डालेगा तुम्हें
मज़हब ने कहा कि मुझको छोड़ोगे तो वो
क्या गोद में एक तरफ़ बिठा लेगा तुम्हें

(65)

अब क़ौम में ज़िंदगी के आसार नहीं
जो अहले नज़र हैं उससे शर्मिंदा हैं
हुक्काम की है ये सिर्फ़ ईसा नफ़सी
आज़ा कॉलेज के कुछ अगर ज़िंदा हैं

(66)

हदें क़ौमों की क़िस्मत की किया करता है ये क़ायम
ज़माना देख कर चलिए तरीक़े ज़िंदगानी में

محبت کس طرح اس قوم میں باہم رہے قائم
زبانیں صرف غیبت دل ہیں ڈوبے بدگمانی میں

(67)

ہندو و مسلم ایک ہیں دونوں
یعنی یہ دونوں ایشیائی ہیں
ہم وطن ہم زبان و ہم قسمت
کیوں نہ کہہ دوں کہ بھائی بھائی ہیں

(68)

سوپ کا شائق ہوں یخنی ہوگی کیا
چاہیے کٹلٹ یہ قیمہ کیا کروں
لیتھمرج کی چاہیے ریڈر مجھے
شیخ سعدی کی کریما کیا کروں
کھینچتے ہیں ہر طرف تانیں حریف
پھر میں اپنے سر کو دھیما کیا کروں
ڈاکٹر سے دوستی لڑنے سے بیر
پھر میں اپنا جان بیمہ کیا کروں
چاند میں آیا نظر غار مہیب
ہائے اب اے ماہ سیما کیا کروں

(69)

حالِ دنیا سے بے خبر ہیں آپ
گو تقدس مآب بیشک ہیں
شیخ جی پر یہ قول صادق ہے
چاہ زمزم کے آپ مینڈک ہیں

मुहब्बत किस तरह इस क़ौम में बाहम रहे क़ायम
ज़बानें सर्फ़े ग़ीबत दिल हैं डूबे बदगुमानी में

(67)

हिन्दू ओ मुस्लिम एक हैं दोनों
यानी ये दोनों एशियाई हैं
हमवतन हमज़बानो हमक़िस्मत
क्यों न कह दूँ कि भाई भाई हैं

(68)

सूप का शाइक़ हूँ यख़नी होगी क्या
चाहिए कटलेट ये क़ीमा क्या करूँ
लेथब्रिज की चाहिए रीडर मुझे
शैख़ सादी की करीमा क्या करूँ
खींचते हैं तर तरफ़ तानें हरीफ़
फिर मैं अपने सुर को धीमा क्या करूँ
डाक्टर से दोस्ती लड़ने से बैर
फिर मैं अपना जान बीमा क्या करूँ
चाँद में आया नज़र ग़ारे मुहीब
हाए अब ऐ माह सीमा क्या करूँ

(69)

हाले दुनिया से बेख़बर हैं आप
गो तक़द्दुस मआब बेशक हैं
शैख़ जी पर ये क़ौल सादिक़ है
चाहे ज़मज़म के आप मेंडक हैं

(70)

مچھروں نے بہت ستایا رات
میں نے کوسا کہ ہو تمھیں طاعون
بولے اس کا ہمارا منبع ایک
کیوں وہ کرنے لگا ہمارا خون

(71)

گئے کول حافظ محمد حسین
تو مہدی سے بولے یہ حاجی مدن
کہ کر دیجیے ان کی دعوت ضرور
وہ ہیں صاحب دانش و علم و فن
وہ ہیں مولوی آپ بھی مولوی
ذرا دیکھ لیں رونق انجمن
وہ بولے مرا ان کا کیا جوڑ ہے
میں گلڈ اسٹون ہوں وہ ہیں اسٹیلین

(72)

کیوں کرتا ہے اعتراض بے شرم
اس کا جو میں ہم زباں نہیں ہوں
گو ہوں نئی روشنی کا شیدا
گو میں شرعی جواں نہیں ہوں
کرتا نہیں لیکن اس کی عظمت
اس کا افسانہ خواں نہیں ہوں
کرتا نہیں قوم پر اسے پیش
عیاش ہوں قلتباں نہیں ہوں

(70)

मच्छरों ने बहुत सताया रात
मैंने कोसा कि हो तुम्हें ताऊन
बोले उसका हमारा मम्बा एक
क्यों वो करने लगा हमारा ख़ून

(71)

गए कोल हाफ़िज़ मोहम्मद हुसैन
तो मेहदी से बोले ये हाजी मदन
कि कर दीजिए उनकी दावत ज़रुर
वो हैं साहबे दानिशो इल्मो फ़न
वो हैं मौलवी आप भी मौलवी
ज़रा देख लें रौनक़े अंजुमन
वो बोले मेरा उनका क्या जोड़ है
मैं गुलडांग हूँ वो हैं स्टेलियन

(72)

क्यों करता है एतराज़ बेशर्म
उसका जो मैं हमज़बाँ नहीं हूँ
गो हूँ नई रोशनी का शैदा
गो मैं शरई जवाँ नहीं हूँ
करता नहीं लेकिन उसकी अज़्मत
उसका अफ़सानाख़्वाँ नहीं हूँ
करता नहीं क़ौम पर उसे पेश
अय्याश हूँ क़ल्तबाँ नहीं हूँ

(73)

فخریہ میں نے جو اشعار پڑھے سعدی کے
فخریہ آپ سنانے لگے نظم ملٹن
شیخ سعدی تو بزرگوں میں مرے تھے اے دوست
آپ کے کون تھے ملٹن یہ سنوں حضرت من

(74)

کہتا ہوں میں ہندو و مسلماں سے یہی
اپنی اپنی روش پہ تم نیک رہو
لاٹھی ہے ہوائے دہر پانی بن جاؤ
موجوں کی طرح لڑو مگر ایک رہو

(75)

لوگ ہنستے ہیں جو پیش آتی ہے یہ حالت کبھی
من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو
لیکن اخلاقی نظر میں اس سے تو بہتر ہے وہ
من ترا پاجی بگویم تو مرا پاجی بگو

(76)

شملہ بمقدار علم

افسوس ہے کہ مر گئے بیک اب نہیں کوئی
اس درجہ جس میں علم ہو اس درجہ حلم ہو
شملے پہ جان دی تو تعجب ہے اس میں کیا
لازم تھی وہ جگہ جو بمقدار علم ہو

(77)

اونٹ نے گائیوں کی ضد پر شیر کو ساجھی کیا
پھر تو مینڈک سے بھی بدتر سب نے پایا اونٹ کو

(73)

फ़ख़रिया मैंने जो अशआर पढ़े सादी के
फ़ख़रिया आप सुनाने लगे नज़्मे मिल्टन
शैख़ सादी तो बुज़ुर्गों में मेरे थे ऐ दोस्त
आपके कौन थे मिल्टन ये सुनूँ हज़रते मन

(74)

कहता हूँ मैं हिन्दू ओ मुसलमाँ से यही
अपनी अपनी रविश पे तुम नेक रहो
लाठी है हवाए दहर पानी बन जाओ
मौजों की तरह लड़ो मगर एक रहो

(75)

लोग हँसते हैं जो पेश आती है ये हालत कभी
मन तोरा हाजी बगोयम तू मरा हाजी बगो
लेकिन अख़लाक़ी नज़र में इससे तो बेहतर है वो
मन तोरा पाजी बगोयम तू मरा पाजी बगो

(76)

शिम्ला बमिक़दारे इल्म

अफ़सोस है कि मर गए बेक अब नहीं कोई
इस दर्जा जिसमें इल्म हो इस दर्जा हिल्म हो
शिम्ले पे जान दी तो तअज्जुब है इसमें क्या
लाज़िम थी वो जगह जो बमिक़दारे इल्म हो

(77)

ऊँट ने गायों की ज़िद पर शेर को साझी किया
फिर तो मेंडक से भी बदतर सबने पाया ऊँट को

جس پہ رکھا چاہتے ہو باقی اپنی دسترس
منہ میں ہاتھی کے کبھی اے بھائی وہ گنا نہ دو

(78)

ہے عقل بشر بھی تابع حکم خدا
بے فائدہ سب میں بحث وتقریر ہے یہ
تدبیر کے باب میں ہے ان کو شبہ
کہہ دو اکبر کہ جزو تقدیر ہے یہ

(79)

کرچکا ختم جب میں اسپنسر
مجھ پہ پڑنے لگی ہر اک کی نگاہ
پوچھا استاد نے کہ سمجھے بھی
ان دقائق نے دل میں کی کچھ راہ
کہہ دیا میں نے اس کا کل مطلب
صاف ہے لا الٰہ الا اللہ
ماسٹر نے کہا تو کودن ہے
حق پکارا کہ واہ اکبر واہ

(80)

سنا کہ چند مسلمان جمع تھے یک جا
خدا پرست خوش اخلاق اور بلند نگاہ
کہا کسی نے یہ ان سے کہ یہ تو بتلاؤ
تمھاری عزت و وقعت کا کس طرح ہے نباہ
نظر کرو طرف اقتدار اہل فرنگ
کہ ان کے قبضہ میں ہے ملک و مال و گنج و سپاہ
انھیں کا سکہ ہے جاری یہاں سے لندن تک
انھیں کے زیرنگیں ہے ہر اک سفید و سیاہ

जिसपे रक्खा चाहते हो बाक़ी अपनी दस्तरस
मुँह में हाथी के कभी ऐ भाई वो गन्ना न दो

(78)

है अक़्ले बशर भी ताबे-ए हुक्मे खुदा
बेफ़ायदा सब में बहसो तक़रीर है ये
तदबीर के बाब में है उनको शुब्हा
कह दो अकबर कि जुज़्वे तक़दीर है ये

(79)

कर चुका ख़त्म जब मैं स्पेंसर
मुझ पे पड़ने लगी हर एक की निगाह
पूछा उस्ताद ने कि समझे भी
इन दक़ाइक़ ने दिल में की कुछ राह
कह दिया मैंने इस का कुल मतलब
साफ़ है ला इलाह इल्लल्लाह
मास्टर ने कहा तू कोदन है
हक़ पुकारा कि वाह अकबर वाह

(80)

सुना कि चंद मुसलमान जम्अ थे यक जा
ख़ुदापरस्त ख़ुशअख़लाक़ और बुलंदनिगाह
कहा किसी ने ये उनसे कि ये तो बतलाओ
तुम्हारी इज़्ज़तो वेक़अत का किस तरह है निबाह
नज़र करो तरफ़े इक़्तदारे अहले फ़िरंग
कि उनके क़ब्ज़े में है मुल्को मालो गंजो सिपाह
उन्हीं का सिक्का है जारी यहाँ से लंदन तक
उन्हीं के ज़ेरे नगीं है हर एक सफ़ेदो सियाह

کلیں بنائی ہیں وہ وہ کہ دیکھ کر جن کو
زبان خلق سے بیساختہ نکلتی ہے واہ
تمھارے پاس بھی کچھ ہے کہ جس پہ تم کو ہے ناز
کہا انھوں نے کہ ہاں لا الٰہ الا اللہ

(81)

نہ وہ بیک رہ گئے نہ سرسید
دل احباب سے نکلتی ہے آہ
ذات محمود سے تسلی تھی
لی انھوں نے بھی آج خلد کی راہ
بولی عبرت کہ ہوش میں آؤ
اے حریصان شان و شوکت و جاہ
مٹ گیا نقش احمد و محمود
رہ گیا لا الٰہ الا اللہ

(82)

پردہ اٹھ جانے سے اخلاقی ترقی قوم کی
جو سمجھتے ہیں یقیناً عقل سے فارغ ہیں وہ
سن چکا ہوں میں کہ کچھ بوڑھے بھی ہیں اس میں شریک
یہ اگر سچ ہے تو بیشک پیر نابالغ ہیں وہ

(83)

قوم سے مے کی سفارش کیا کروں
نیک کو شیطان کردیتی ہے یہ
ایک جوہر ہے فقط اس میں مفید
خودکشی آسان کردیتی ہے یہ

कलें बनाई हैं वो वो कि देख कर जिनको
ज़बाने ख़ल्क़ से बेसाख़ता निकलती है वाह
तुम्हारे पास भी कुछ है कि जिसपे तुमको है नाज़
कहा उन्होंने कि हाँ ला इलाह इल्लल्लाह

(81)

न वो बेक रह गये न सर सैयद
दिले अहबाब से निकलती है आह
ज़ाते महमूद से तसल्ली थी
ली उन्होंने भी आज ख़ुल्द की राह
बोली इब्रत कि होश में आओ
ऐ हरीसाने शानो शौकतो जाह
मिट गया नक़्शे अहमदो महमूद
रह गया ला इलाह इल्लल्लाह

(82)

पर्दा उठ जाने से अख़लाक़ी तरक़्क़ी क़ौम की
जो समझते हैं यक़ीनन अक़्ल से फ़ारिग़ हैं वो
सुन चुका हूँ मैं कि कुछ बूढ़े भी हैं इसमें शरीक
ये अगर सच है तो बेशक पीरे नाबालिग़ हैं वो

(83)

क़ौम से मय की सिफ़ारिश क्या करूँ
नेक को शैतान कर देती है ये
एक जौहर है फ़क़त इसमें मुफ़ीद
ख़ुदकुशी आसान कर देती है ये

(84)

مرشد نئی روشنی کا ہے قائل قدر
تزئین بھی خوشنما ہے تنویر کے ساتھ
طالب جمع کا لیکن اس سے رہے دور
اتوار لگا ہوا ہے اس پیر کے ساتھ

(85)

مذہب ہے گم ترقی یورپ کے سامنے
معذور خاکسار بھی ہے اور جناب بھی
لیکن وہ آفتاب ہے اور یہ ہے مثل ابر
ابر غلیظ سے ہے نہاں آفتاب بھی

(86)

بارہا جوشِ جنوں میں مجھے آیا ہے خیال
کہ تماشا ہے یہ ہنگامۂ نیکی و بدی
نظرِ عشق میں ہے زندگی و موت اکبر
اضطرابِ نفسِ چند و سکونِ ابدی

(87)

اہل یورپ کے ساتھ ہوٹل میں
چکھی سید نے ایک دن کاری
خانساماں نے کان میں یہ کہا
آپ تو علم سے نہیں عاری
پڑھیے کوئی دعائے اکل طعام
دین سے بھی رہے وفاداری
تب یہ اشعار حضرت سعدی
ہوئے ان کی زبان پر جاری

(84)

मुर्शिद नई रोशनी का है क़ाबिले क़द्र
तज़ईन भी ख़ुशनुमा है तनवीर के साथ
तालिब जुमए का लेकिन इससे रहे दूर
इतवार लगा हुआ है इस पीर के साथ

(85)

मज़हब है गुम तरक़्क़ी-ए यूरप के सामने
माज़ूर ख़ाकसार भी है और जनाब भी
लेकिन वो आफ़ताब है और ये है मिस्ले अब्र
अब्रे ग़लीज़ से है निहाँ आफ़ताब भी

(86)

बारहा जोशे जुनूँ में मुझे आया है ख़याल
कि तमाशा है ये हंगामा-ए नेकी ओ बदी
नज़रे इश्क़ में है ज़िंदगी ओ मौत अकबर
इज़्तराबे नफ़से चंदो सुकूने अबदी

(87)

अहले यूरप के साथ होटल में
चक्खी सैयद ने एक दिन कारी
ख़ानसामाँ ने कान में ये कहा
आप तो इल्म से नहीं आरी
पढ़िए कोई दुआए अक्ले तआम
दीन से भी रहे वफ़ादारी
तब ये अशआरे हज़रते सादी
हुए उनकी ज़बान पर जारी

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

(88)

آں نونہال خوبی ماہ دو ہفتۂ من
در نو بہار عمرش رفت از فضائے ہستی
پیمانۂ ئے غم سرشار و بیہشم کرد
رفتم سر مزارش در بیخودی و مستی
آہے زدل کشیدم گفتم کہ اے مہ من
بااین کمال ورفعت حیف است میل پستی
آخر چہ پیشت آمد اے شمع محفل من
در گوشۂ نشستی وز انجمن گسستی
آخر چہ شد کہ رفتی اے رونق گلستاں
در موسم بہاراں رنگ چمن شکستی
اے برق وش چہ داری نسبت بگور تیرہ
اے شعلہ رو بخاک تربت چرا نشستی
اے خوش نگاہ واکن چشمان سحر آگیں
چیزے بگو بہ عاشق لبہا چرا بہ بستی
ناگہ ندائے از غیب آمد بگوش جانم
کاے بے خبر ز ایماں اے محو بت پرستی
آں را کہ شعلہ خوانی وآں را کہ برق دانی
آں جملہ بود رنگ نقش طلسم ہستی
آں رنگہا پرید و بولیش بماند رازے
رازے کہ کس نداند در بند خود پرستی

ऐ करीमे कि अज़ ख़ज़ाना-ए ग़ैब
गब्रो तरसा वज़ीफ़ाख़्वर दारी
दोस्ताँ रा कुजा कुनी महरुम
तू कि बा दुश्मनाँ नज़र दारी

(88)

आँ नौनेहाले ख़ूबी माहे दो हफ़्ता-ए मन
दर नौ बहारे उमरश रफ़्त अज़ फ़ज़ाए हस्ती
पैमाना-ए मए ग़म सरशारो बेहुशम कर्द
रफ़्तम सरे मज़ारश दर बेख़ुदी ओ मस्ती
आहे ज़ दिल कशीदम गुफ़्तम कि ऐ महे मन
बा ईं कमालो रिफ़अत हैफ़ अस्त मैले पस्ती
आख़िर चे पेशत आमद ऐ शम्ए महफ़िले मन
दर गोशा-ए नशिस्ती वज़ अंजुमन गसस्ती
आख़िर चे शुद कि रफ़्ती ऐ रौनक़े गुलिस्ताँ
दर मौसमे बहाराँ रंगे चमन शिकस्ती
ऐ बर्क़वश चे दारी निस्बत बगोरे तीरा
ऐ शोला रु बख़ाके तुर्बत चेरा नशस्ती
ऐ ख़ुश निगाह वा कुन चश्माने सेहर आगीं
चीज़े बगो ब आशिक़ लबहा चेरा बबस्ती
नागह निदाए अज़ ग़ैब आमद बगोशे जानम
कै बे ख़बर ज़े ईमाँ ऐ महवे बुत परस्ती
आँ रा कि शोला ख़्वानी वाँ रा कि बर्क़ दानी
आँ जुम्ला बूद रंगे नक़्शे तिलस्मे हस्ती
आँ रंगहा परीदो बूयश बमांद राज़े
राज़े कि कस नदानद दर बंदे ख़ुदपरस्ती

عبرت کشود چشم حیرت بہ ہوشم آورد
در سینہ دفن کردم جوش و خروش و مستی
تاریخ فوت گفتم در صنعت عجیبے
بوئا بروں شد اکبر از گرد باغ ہستی
۴۰۹ - ۱۷۰۲ = ۱۲۹۳ ہجری

(89)

یہی فتوائے نیچر ہے کہ ہم بھی ہو رہیں ان کے
زر ان کا زور ان کا علم ان کا سلطنت ان کی
ملائیں کس طرح سر صدر پر نزلہ ہے مذہب کا
بہت اونچے سروں میں بج رہی ہے اب تو گت ان کی
مگر قومی اطبا دور ہی کر دیں گے یہ نزلہ
قومی اطفال کو کردے گی آخر تربیت ان کی

(90)

تھا شوق ادائے مطلب اک حسن کے ساتھ
اکبر نے جو فکر کی تو وہ بات بنی
دیوانہ تھی قوم عشق میں پریوں کے
بگڑی گئی اور غلام جنات بنی

(91)

کچھ اپنا سوچا نہ کام آیا وہی ہوا جو خدا نے چاہا
عجب ہے تسلیم وصبر کی خو اگر نہ پیدا ہو دل میں اب بھی
خدا سے بیگانہ تھی طبیعت دلی ارادوں پہ تھا بھروسا
عزیمتیں فسخ ہوگئیں جب عرفت ربی عرفت ربی

(92)

قوم اور سلطنت ہیں دو چیزیں
نیچرل وہ ہے یہ ہے مصنوعی

इबरत कशूद चशमम हैरत ब होशम आवुर्द
दर सीना दफ़्न करदम जोशो ख़रोशो मस्ती
तारीख़े फ़ौत गुफ़्तम दर सन्अते अजीबे
बूटा बरूँ शुद अकबर अज़ गिर्दे बाग़े हस्ती
1702 - 409 = 1293 हिजरी

(89)

यही फ़तवाए नेचर है कि हम भी हो रहें उनके
ज़र उनका ज़ोर उनका इल्म उनका सल्तनत उनकी
मिलायें किस तरह सुर सद्र पर नज़्ला है मज़हब का
बहुत ऊँचे सुरों में बज रही है अब तो गत उनकी
मगर क़ौमी अतिब्बा दूर ही कर देंगे ये नज़्ला
क़वी अतफ़ाल को कर देगी आख़िर तर्बियत उनकी

(90)

था शौक़े अदाए मतलब एक हुस्न के साथ
अकबर ने जो फ़िक्र की तो वो बात बनी
दीवाना थी क़ौम इश्क़ में परियों के
पगड़ी गई और ग़ुलामे जिन्नात बनी

(91)

कुछ अपना सोचा न काम आया वही हुआ जो ख़ुदा ने चाहा
अजब है तस्लीमो सब्र की ख़ू अगर न पैदा हो दिल में अब भी
ख़ुदा से बेगाना थी तबीयत दिली इरादों पे था भरोसा
अज़ीमतें फ़स्ख़ हो गईं जब अरफ़्तु रब्बी अरफ़्तु रब्बी

(92)

क़ौम और सल्तनत हैं दो चीज़ें
नेचुरल वो है ये है मस्नूई

نیچرل چیز بن نہیں سکتی
آئیں کیونکر صفات مجموعی

(93)

روشنی جن میں نئی ہے وہ مری سنتے نہیں
لاکھ سمجھاؤ کہ صاحب ہے یہ فانی روشنی
انجم و شمس و قمر لیکن ہیں میرے ہم طریق
وضع پر قائم ہیں ان میں ہے پرانی روشنی

(94)

مہدی کو برا بھلا جو چاہو وہ کہو
لیکن دکھلادی اس نے بیوٹی اپنی
لاکھوں ہی کے ڈھیر کر دیے کالج میں
پوری کردی یہ اس نے ڈیوٹی اپنی

(95)

حقیقت میں تو سب جلوہ تھا ان کا
رہی اک حالت فرضی ہماری
خدا ہی سے دعا پر تھا بھروسا
کبھی گذری نہیں عرضی ہماری
خدا سے جب کہا مرتا ہے اکبر
کہا ہم کیا کریں مرضی ہماری

(96)

کیا پوچھنا ہے حکمت مغرب کا واہ واہ
فطرت بھی اس کو دیکھ کے حیران رہ گئی
سمجھے تھے یہ کہ ایک ہیں ہم اور ہماری جاں
دیکھا مگر کہ ہم نہ رہے جان رہ گئی

नेचुरल चीज़ बन नहीं सकती
आएं क्योंकर सिफ़ाते मजमूई

(93)

रोशनी जिनमें नई है वो मेरी सुनते नहीं
लाख समझाओ कि साहब है ये फ़ानी रोशनी
अंजुमो शम्सो क़मर लेकिन हैं मेरे हम तरीक़
वज़अ पर क़ायम हैं उनमें है पुरानी रोशनी

(94)

मेहदी को बुरा भला जो चाहो वो कहो
लेकिन दिखला दी उसने ब्यूटी अपनी
लाखों ही के ढेर कर दिए कॉलेज में
पूरी कर दी ये उसने ड्यूटी अपनी

(95)

हक़ीक़त में तो सब जल्वा था उनका
रही एक हालते फ़र्ज़ी हमारी
ख़ुदा ही से दुआ पर था भरोसा
कहीं गुज़री नहीं अर्ज़ी हमारी
ख़ुदा से जब कहा मरता है अकबर
कहा हम क्या करें मर्ज़ी हमारी

(96)

क्या पूछना है हिक्मते मग़रिब का वाह वाह
फ़ितरत भी उसको देख के हैरान रह गई
समझे थे ये कि एक हैं हम और हमारी जाँ
देखा मगर कि हम न रहे जान रह गई

(97)

خواہان نوکری نہ رہیں طالبان علم
قائم ہوئی ہے رائے یہ اہل شعور کی
کالج میں دھوم مچ رہی ہے پاس پاس کی
عہدوں سے آرہی ہے صدا دور دور کی

(98)

عجب حیرت آگیں ہے یہ انقلاب
ہماری سمجھ کیا سے کیا ہوگئی
سمجھتے تھے سب جس کو بیجا صریح
وہی بات بالکل بجا ہوگئی

(99)

ہے عجب انقلاب دنیا میں
کیا کہوں بات بھائی صاحب کی
اب وہ تسبیح پر بجائے درود
پڑھ رہے ہیں دہائی صاحب کی

(100)

مری فغاں پہ مس ناشناس بول اٹھی
کہ بابوؤں میں تو عادت ہے غل مچانے کی
بجائیں شوق سے ناقوس برہمن اکبر
یہاں تو شیخ کو دھن ہے بگل بجانے کی

(101)

غنچہ رہتا ہے دل گرفتہ پہلے
رنگ چمن فنا سے گھبراتا ہے
کہتی ہے نسیم آ کے راز فطرت
سنتے ہی پیام دوست کھل جاتا ہے

(97)

ख़्वाहाने नौकरी न रहें तालिबाने इल्म
क़ायम हुई है राय ये अहले शऊर की
कॉलेज में धूम मच रही है पास पास की
ओहदों से आ रही है सदा दूर दूर की

(98)

अजब हैरत आगीं है ये इंक़लाब
हमारी समझ क्या से क्या हो गई
समझते थे सब जिसको बेजा सरीह
वही बात बिल्कुल बजा हो गई

(99)

है अजब इंक़लाब दुनिया में
क्या कहूँ बात भाई साहब की
अब वो तस्बीह पर बजाए दुरुद
पढ़ रहे हैं दुहाई साहब की

(100)

मेरी फ़ुग़ाँ पे मिसे नाशनास बोल उठी
कि बाबुओं में तो आदत है ग़ुल मचाने की
बजायें शौक़ से नाक़ूस बरहमन अकबर
यहाँ तो शैख़ को धुन है बिगुल बजाने की

(101)

ग़ुँचा रहता है दिल गिरफ़्ता पहले
रंगे चमने फ़ना से घबराता है
कहती है नसीम आके राज़े फ़ितरत
सुनते ही पयामे दोस्त खिल जाता है

(102)

ہنگامۂ شکر و شکوہ دنیا میں ہے گرم
لیکن مرے دل سے یہ صدا آتی ہے
کھلتا نہیں راز دہر شکوہ ہے تو یہ
اور شکر یہ ہے کہ موت آجاتی ہے

(103)

جس کو خدا سے شرم ہے وہ ہے بزرگ دیں
دنیا کی جس کو شرم ہے مرد شریف ہے
جس کو کسی کی شرم نہیں. اس کو کیا کہوں
فطرت میں وہ رذیل ہے دل کا کثیف ہے

(104)

جب واقعات اصلی پیش نظر نہ آئے
شاعر نے کام رکھا تحسین و آفریں سے
الفاظ نے سنور کر اپنے قدم جمائے
نیچر نے کی گذارش رخصت ہوں میں یہیں سے

(105)

اعلیٰ مقصود چاہیے پیش نظر
کوشش تری گو ہو لطف ذاتی کے لیے
فرہاد پہاڑ پر عمل کرتا تھا
شیریں کے لیے کہ ناشپاتی کے لیے

(106)

یہ دربار ہے خالق دو جہاں کا
ادب اپنا سکہ بٹھائے ہوئے ہے
نہ سمجھو کہ حاضر نہیں حق تعالیٰ
یہ عالم خود آنکھیں جھکائے ہوئے ہے

(102)

हंगामा-ए शुक्रो शिकवा दुनिया में है गर्म
लेकिन मेरे दिल से ये सदा आती है
खुलता नहीं राज़े दहर शिकवा है तो ये
और शुक्र ये है कि मौत आ जाती है

(103)

जिसको ख़ुदा से शर्म है वो है बुज़ुर्गे दीं
दुनिया की जिसको शर्म है मर्दे शरीफ़ है
जिसको किसी की शर्म नहीं उसको क्या कहूँ
फ़ितरत में वो रज़ील है दिल का कसीफ़ है

(104)

जब वाक़ेआते अस्ली पेशे नज़र न आए
शायर ने काम रक्खा तहसीनो आफ़रीं से
अल्फ़ाज़ ने सँवर कर अपने क़दम जमाए
नेचर ने की गुज़ारिश रुख़सत हूँ मैं यहीं से

(105)

आला मक़सूद चाहिए पेशे नज़र
कोशिश तेरी गो हो लुत्फ़े ज़ाती के लिए
फ़रहाद पहाड़ पर अमल करता था
शीरीं के लिए कि नाशपाती के लिए

(106)

ये दरबार है ख़ालिक़े दो जहाँ का
अदब अपना सिक्का बिठाए हुए है
न समझो कि हाज़िर नहीं हक़ तआला
ये आलम ख़ुद आँखें झुकाए हुए है

(107)

غلط فہمی بہت ہے عالم الفاظ میں اکبر
بڑی مایوسیوں کے ساتھ اکثر کام چلتا ہے
یہ روشن ہے کہ پروانہ ہے اس کا عاشق صادق
مگر کہتی ہے خلقت شمع سے پروانہ جلتا ہے

(108)

پاتی ہیں قومیں تجارت سے عروج
بس یہی ان کے لیے معراج ہے
ہے تجارت واقعی اک سلطنت
زور یورپ کو اسی کا آج ہے
لفظ تاجر خود ہے اے اکبر ثبوت
دیکھ لو تاجر کے سر پر تاج ہے

(109)

چاہا جو میں نے ان سے طریق عمل پہ وعظ
بولے کہ نظم ذیل کو ارقام کیجیے
پیدا ہوئے ہیں ہند میں اس عہد میں جو آپ
خالق کا شکر کیجیے آرام کیجیے
بے انتہا مفید ہیں یہ مغربی علوم
تحصیل ان کی بھی سحر و شام کیجیے
یورپ میں پھریے پیرس و لندن کو دیکھیے
تحقیق ملک کاشغر و شام کیجیے
ہو جایئے طریقۂ مغرب پہ مطمئن
خاطر سے محو خطرۂ انجام کیجیے
پیران بے فروغ کا گل ہو چکا چراغ
ناحق نہ دل کو تابع اوہام کیجیے

(107)

ग़लतफ़हमी बहुत है आलमे अल्फ़ाज़ में अकबर
बड़ी मायूसियों के साथ अक्सर काम चलता है
ये रोशन है कि परवाना है उसका आशिक़े सादिक़
मगर कहती है ख़िलक़त शम्अ से परवाना जलता है

(108)

पाती हैं क़ौमें तेजारत से उरूज
बस यही उनके लिए मेराज है
है तेजारत वाक़ई एक सल्तनत
ज़ोर यूरप को उसी का आज है
लफ़्ज़ ताजिर ख़ुद है ऐ अकबर सबूत
देख लो ताजिर के सर पर ताज है

(109)

चाहा जो मैंने उनसे तरीक़े अमल पे वाज़
बोले कि नज़्मे जै़ल को इरक़ाम कीजिए
पैदा हुए हैं हिन्द में इस अहद में जो आप
ख़ालिक़ का शुक्र कीजिए आराम कीजिए
बेइंतहा मुफ़ीद हैं ये मग़रिबी उलूम
तहसील उनकी भी सहरो शाम कीजिए
यूरप में फिरिए पेरिसो लंदन को देखिए
तहक़ीक़े मुल्के काशग़रो शाम कीजिए
हो जाइए तरीक़ा-ए मग़रिब पे मुत्मइन
ख़ातिर से महव ख़तरा-ए अंजाम कीजिए
पीराने बेफ़रोग का गुल हो चुका चेराग़
नाहक़ न दिल को तावे-ए औहाम कीजिए

رکھیے نہ دل کو دیر و کلیسا سے منحرف
متروک قید جلمۂ احرام کیجیے
الفاظ کفر و فسق کو بس بھول جایئے
ہر ملت و طریق کا اکرام کیجیے
رہیے جہاں میں وسعت مشرب سے نیک نام
مجھ کو مرید ہندوؤں کو رام کیجیے
رکھیے نمود و شہرت و اعزاز پر نظر
دولت کو صرف کیجیے اور نام کیجیے
سامان جمع کیجیے کوٹھی بنایئے
باصد خلوص دعوت حکام کیجیے
آرائشوں سے گھر کو مہذب بنایئے
تزئین طاق و سقف و در و بام کیجیے
یارانِ ہم مذاق سے ہم بزم ہوجیے
موقع ملے تو شغل مے و جام کیجیے
نظارۂ مساں سے تر و تازہ رکھیے آنکھ
تفریح پارک میں سحر و شام کیجیے
مذہب کا نام لیجیے عامل نہ ہوجیے
جو متفق نہ ہو اسے بدنام کیجیے
طرزِ قدیم پر جو نظر آئیں مولوی
پبلک میں ان کو مورد الزام کیجیے
زنجیر فقہ توڑیے کہہ کر خلاف شرع
مضمون لکھیے دعوی الہام کیجیے
ممنوع ہے تعدد ازواج خاص کر
یوں گھوم پھر کے تنقیۂ عام کیجیے

रखिए न दिल को दैरो कलीसा से मुन्हरिफ़
मतरुक क़ैदे जामा-ए एहराम कीजिए
अल्फ़ाज़े कुफ़्रो फ़िस्क़ को बस भूल जाइए
हर मिल्लतो तरीक़ का इकराम कीजिए
रहिए जहाँ में वुस्अते मशरब से नेक नाम
मुझको मुरीद हिन्दुओं को राम कीजिए
रखिए नमूदो शोहरतो एज़ाज़ पर नज़र
दौलत को सर्फ़ कीजिए और नाम कीजिए
सामान जम्अ कीजिए कोठी बनाइए
बासद ख़ुलूस दावते हुक्काम कीजिए
आराइशों से घर को मुहज़्ज़ब बनाइए
तज़ईने ताक़ो सक़्फ़ो दरो बाम कीजिए
याराने हममज़ाक से हमबज़्म होजिए
मौक़ा मिले तो शग़्ले मयो जाम कीजिए
नज़्ज़ारा-ए मिसाँ से तरो ताज़ा रखिए आँख
तफ़रीह पार्क में सहरो शाम कीजिए
मज़हब का नाम लीजिए आमिल न होजिए
जो मुत्तफ़िक़ न हो उसे बदनाम कीजिए
तर्ज़े क़दीम पर जो नज़र आयें मौलवी
पब्लिक में उनको मूरिदे इल्ज़ाम कीजिए
ज़ंजीरे फ़िक़्ह तोड़िए कह कर ख़िलाफ़े शर्अ
मज़मून लिखिए दाविए इल्हाम कीजिए
ममनूअ है तअद्दुदे अज़वाज ख़ासकर
यूँ घूम फिर के तनक़िया-ए आम कीजिए

--

قومی ترقیوں کے مشاغل بھی ہیں ضرور
اس مد میں بھی ضرور کوئی کام کیجیے
لڑکے نہ ہوں تو ہو نہیں سکتی چہل پہل
فکریں پئے وظیفہ و انعام کیجیے
تحصیل چندہ کیجیے لڑکوں کو بھیج کر
سارا علاقہ ہند کا اب خام کیجیے
بے رونقی سے کاٹیے کیوں اپنی عمر کو
کیوں انتظارِ گردشِ ایام کیجیے
جو چاہیے وہ کیجیے بس یہ ضرور ہے
ہر انجمن میں دعویٰ اسلام کیجیے
لیکن نہ بن پڑیں جو یہ باتیں حضور سے
مردوں کے ساتھ قبر میں آرام کیجیے

(110)

میں دیکھتا ہوں صلح و محبت ہے اٹھ گئی
ہر دل سے ہر گروہ سے ہر خاندان سے
اس کا سبب نہیں ہے سوا اس کے اور کچھ
یعنی کہ اٹھ گیا ہے خدا درمیان سے

(111)

تعجب سے کہنے لگے بابو صاحب
گورنمنٹ سید پہ کیوں مہرباں ہے
اسے کیوں ہوئی اس قدر کامیابی
کہ ہر بزم میں بس یہی داستاں ہے
کبھی لاٹ صاحب ہیں مہمان اس کے
کبھی لاٹ صاحب کا وہ میہماں ہے

क़ौमी तरक़्क़ियों के मशाग़िल भी हैं ज़रूर
इस मद में भी ज़रूर कोई काम कीजिए
लड़के न हों तो हो नहीं सकती चहलपहल
फ़िकरें पए वज़ीफ़ा ओ इन्आम कीजिए
तहसीले चंदा कीजिए लड़कों को भेज कर
सारा इलाक़ा हिन्द का अब ख़ाम कीजिए
बेरौनक़ी से काटिए क्यों अपनी उम्र को
क्यों इंतज़ारे गर्दिशे अय्याम कीजिए
जो चाहिए वो कीजिए बस ये ज़रूर है
हर अंजुमन में दाविए इस्लाम कीजिए
लेकिन न बन पड़ें जो ये बातें हुज़ूर से
मुर्दों के साथ क़ब्र में आराम कीजिए

(110)

मैं देखता हूँ सुलहो मोहब्बत है उठ गई
हर दिल से हर गिरोह से हर ख़ानदान से
इसका सबब नहीं है सिवा इसके और कुछ
यानी कि उठ गया है ख़ुदा दर्मियान से

(111)

तअज्जुब से कहने लगे बाबू साहब
गवर्मेंट सैयद पे क्यों मेहरबाँ है
उसे क्यों हुई इस क़दर कामयाबी
कि हर बज़्म में बस यही दास्ताँ है
कभी लाट साहब हैं मेहमान उसके
कभी लाट साहब का वो मेहमाँ है

نہیں ہے ہمارے برابر وہ ہرگز
دیا ہم نے ہر صیغے کا امتحاں ہے
وہ انگریزی سے کچھ بھی واقف نہیں ہے
یہاں جتنی انگلش ہے سب بر زباں ہے
کہا ہنس کے اکبر نے اے بابو صاحب
سنو مجھ سے جو رمز اس میں نہاں ہے
نہیں ہے تمھیں کچھ بھی سید سے نسبت
تم انگریزی داں ہو وہ انگریز داں ہے

(112)

مقام آگرہ

ڈپٹی صاحب جو یہ ہیں زینت عباد جہاں
پختہ وضعی کے ہیں انداز دکھانے والے
للو چتو سے الگ اور زوائد سے بری
بس مصلے ہی پہ ہیں چھاؤنی چھانے والے
ساز پر ہاتھ پڑا اور ہوئے رخصت آپ
رہ گئے کھول کے منہ بین بجانے والے
انسپکٹر ہیں جو یہ خان بہادر صاحب[1]
رعب حاکم دل دنیا پہ بٹھانے والے
نچ کے جلسوں میں بھی تہذیب کی تصویر ہیں آپ
اگلے اسلام کے ہیں یاد دلانے والے
دوستوں کے لیے بازو کا ہیں تعویذ جناب
رہزنوں کو یہ ہیں سولی پہ چڑھانے والے

---

[1] خان بہادر مولانا شاہ محمد حسین صاحب

नहीं है हमारे बराबर वो हरगिज़
दिया हमने हर सेगे़ का इम्तहाँ है
वो अंग्रेज़ी से कुछ भी वाक़िफ़ नहीं है
यहाँ जितनी इंगलिश है सब बरज़बाँ है
कहा हँस के अकबर ने ऐ बाबू साहब
सुनो मुझसे जो रम्ज़ इसमें नेहाँ है
नहीं है तुम्हें कुछ भी सैयद से निस्बत
तुम अंग्रेज़ी दाँ हो वो अंग्रेज़ दाँ है

(112)

मक़ामे आगरा

डिप्टी साहब जो ये हैं ज़ीनते अब्बादे जहाँ
पुख़्ता वज़ई के हैं अंदाज़ दिखाने वाले
लल्लो पत्तो से अलग और ज़वायद से बरी
बस मुसल्ले ही पे हैं छावनी छाने वाले
साज़ पर हाथ पड़ा और हुए रूख़्सत आप
रह गए खोल के मुँह बीन बजाने वाले
इंस्पेक्टर हैं जो ये ख़ान बहादुर साहब[1]
रोबे हाकिम दिले दुनिया पे बिठाने वाले
निज के जल्सों में भी तहज़ीब की तस्वीर हैं आप
अगले इस्लाम के हैं याद दिलाने वाले
दोस्तों के लिए बाज़ू का हैं तावीज़ जनाब
रहज़नों को ये हैं सूली पे चढ़ाने वाले

1. ख़ान बहादुर मौलाना शाह मुहम्मद हुसैन साहब

شان اللہ کی ہیں برکت[1] و اسرار[2] و مجید[3]
ان کے اخلاق کے قائل ہیں زمانے والے
فیض ان کا سبب رونق عیش احباب
تاج زریں سر عشرت[4] پہ اڑھانے والے

(113)

بہ چشم غور دیکھو بلبل و پروانہ کی حالت
وہ آنکھیں دیا کرتی ہے اور وہ جان دیتا ہے
وہ پھنستی ہے قفس میں اور اس کا نام روشن ہے
ہوا پر خیمۂ معنی کو اکبر تان دیتا ہے

(114)

مایوس کر رہا ہے نئی روشنی کا رنگ
اس کا نہ کچھ ادب ہے نہ کچھ اعتبار ہے
تقدیس ماسٹر کی نہ لیڈر کا فاتحہ
یعنی نہ نور دل ہے نہ شمع مزار ہے

(115)

پوچھتے کیا ہو مسلمانوں کا حال
منتشر اجزا سب ان کے ہوگئے
معتصم کب ہیں یہ حبل اللہ سے
دیکھ لو جھاڑو سے تنکے ہوگئے

(116)

مجھ کو کچھ حیرت نہ ہوگی تم کو ہوجائے گا فخر
کہہ دو اک بدست گورے کو کہ بندہ زادہ ہے

---

1. مولوی برکت اللہ صاحب رئیس غازی پور
2. اسرار حسین خاں صاحب مدارالمہام ریاست بھوپال
3. خان بہادر عبدالمجید خاں صاحب مرحوم
4. سید عشرت حسین

शान अल्लाह की हैं बरकतो[1] असरारो[2] मजीद[3]
उनके अख़लाक़ के क़ायल हैं ज़माने वाले
फ़ैज़ उनका सबबे रौनक़े ऐशे अहबाब
ताजे ज़रीं सरे इशरत[4] पे ओढ़ाने वाले

(113)

बचश्मे ग़ौर देखो बुलबुलो परवाना की हालत
वो स्पीचें दिया करती है और वो जान देता है
वो फँसती है क़फ़स में और उसका नाम रोशन है
हवा पर ख़ेमा-ए मानी को अकबर तान देता है

(114)

मायूस कर रहा है नई रोशनी का रंग
इसका न कुछ अदब है न कुछ एतबार है
तक़दीस मास्टर की न लीडर का फ़ातेहा
यानी न नूरे दिल है न शम्ए मज़ार है

(115)

पूछते क्या हो मुसलमानों का हाल
मुन्तशिर अजज़ा सब इनके हो गए
मोतसिम कब हैं ये हब्लुल्लाह से
देख लो झाड़ू से तिनके हो गए

(116)

मुझको कुछ हैरत न होगी तुमको हो जाएगा फ़ख़्र
कह दो एक बदमस्त गोरे को कि बंदाज़ादा है

---

1. मौलवी बरकतुल्लाह साहब रईस ग़ाज़ीपूर
2. असरार हुसैन ख़ाँ साहब मदारूलमहाम रियासत भोपाल
3. ख़ान बहादुर अब्दुल मजीद ख़ाँ साहब मरहूम 4. सैयद इशरत हुसैन

مغربی تہذیب میں کس کو میں سمجھوں مستند
اس تماشا گاہ میں جو ہے وہ صاحبزادہ ہے

(117)

باغوں میں تو بہار درختوں کی دیکھ لی
کالج میں آکے کانووکیشن کو دیکھیے
لیموے کاغذی تو بہت دیکھے آپ نے
اب کاغذی ترقی نیشن کو دیکھیے

(118)

تائید کانفرنس

جمعیت عاقلان قوم اچھی ہے
گلہائے سخن کے باغ کھل جائیں گے
کہتا ہے یہ معترض کہ ملنا کیا ہے
کچھ اور نہیں تو دل ہی مل جائیں گے

(119)

چالیس سال سے ہے نئی روشنی کا دور
کیوں کر اسے کہوں کہ سراسر فضول ہے
البتہ ایک عرض کروں گا دبی زباں
گو خوشنما بہت ہے مگر بے اصول ہے

(120)

دنیا کی ہوا راس جو آئی بھڑک اٹھے
انگارے ہوئے جاتے ہیں اب کول کے کالے
کمزور کی ہانڈی جو زبردست نے دیکھی
دل نے کہا بے پوچھے ہوئے کھول کے کھالے

मग़रिबी तहज़ीब में किसको मैं समझूँ मुस्तनद
इस तमाशागाह में जो है वो साहबज़ादा है

(117)

बाग़ों में तो बहार दरख़्तों की देख ली
कॉलेज में आके कान्वोकेशन को देखिए
लेमूए काग़ज़ी तो बहुत देखे आपने
अब काग़ज़ी तरक़्क़ी-ए नेशन को देखिए

(118)

ताइदे कान्फ्रेंस

जम्ईयते आक़िलाने क़ौम अच्छी है
गुलहाए सुख़न के बाग़ खिल जायेंगे
कहता है ये मोतरिज़ कि मिलना क्या है
कुछ और नहीं तो दिल ही मिल जायेंगे

(119)

चालीस साल से है नई रोशनी का दौर
क्योंकर इसे कहूँ कि सराबर फ़ुज़ूल है
अलबत्ता एक अर्ज़ करूँगा दबी ज़बाँ
गो ख़ुशनुमा बहुत है मगर बेउसूल है

(120)

दुनिया की हवा रास जो आई भड़क उट्ठे
अंगारे हुए जाते हैं अब कोल के काले
कमज़ोर की हान्डी जो ज़बरदस्त ने देखी
दिल ने कहा बे पूछे हुए खोल के खाले

تسبیح مری تو ہے عطا کردۂ مرشد
ان برہموں کے پاس تو ہیں مول کے مالے

(121)

ترکیب تو دیکھو یہ زمانے کے چلن کی
افسوس کہ اس سے کوئی واقف بھی نہیں ہے
گرجا میں تو کرنیل و کمشنر بھی ہیں موجود
مسجد میں کوئی ڈپٹی و منصف بھی نہیں ہے

(122)

ہے نئی روشنی اک لوکل و ذاتی ترکیب
لفظ ہی لفظ ہیں جتنے ہیں زوائد اس کے
لمپ بجلی کا ہے یہ مہر جہاں تاب نہیں
جب اندھیرا ہو تو ظاہر ہوں فوائد اس کے

(123)

صوت ہزار طائر بدلحن نے سنی
کہنے لگا کہ بھاڑ میں بلبل کی چونچ جائے
اس نے کہا مقابلے کا کب تھا یاں خیال
یہ تو وہی مثل ہے کہ کانا ہو کونچ جائے

(124)

اسلام کی بو وہاں نہیں ہے مطلق
مسجد بھی ہے مولوی بھی ہیں ٹاٹ بھی ہے
دریا میں نہیں ہیں جوہر تیغ اکبر
گو آب بھی اس میں دھار بھی کاٹ بھی ہے

(125)

شوبیکری شروع جو کی اک عزیز نے
جو سلسلہ ملاتے تھے بہرام گور سے

तस्बीह मेरी तो है अता कर्दा-ए मुर्शिद
इन ब्रह्मनों के पास तो हैं मोल के माले

(121)

तर्कीब तो देखो ये ज़माने के चलन की
अफ़सोस कि इससे कोई वाक़िफ़ भी नहीं है
गिर्जा में तो करनैलो कमिशनर भी हैं मौजूद
मस्जिद में कोई डिप्टी ओ मुन्सिफ़ भी नहीं है

(122)

है नई रोशनी एक लोकलो ज़ाती तरकीब
लफ़्ज़ ही लफ़्ज़ हैं जितने हैं ज़यायद इसके
लम्प बिजली का है ये मेहरे जहाँ ताब नहीं
जब अंधेरा हो तो ज़ाहिर हों फ़वायद इसके

(123)

सीते हज़ार तायरे बदलहन ने सुनी
कहने लगा कि भाड़ में बुलबुल की चोंच जाए
उसने कहा मुक़ाबले का कब था याँ ख़्याल
ये तो यही मसल है कि काना हो कोंच जाए

(124)

इस्लाम की बू वहाँ नहीं है मुतलक़
मस्जिद भी है मौलवी भी हैं टाट भी है
दरिया में नहीं हैं जौहरे तेग़ अकबर
गो आब भी इसमें धार भी काट भी है

(125)

शूमेकरी शुरूअ जो की एक अज़ीज़ ने
जो सिलसिला मिलाते थे बहराम गोर से

پوچھا کہ بھائی تم تو تھے تلوار کے دھنی
مورث تمھارے آئے تھے غزنیں و غور سے
کہنے لگے ہے اس میں بھی اک بات نوک کی
روٹی ہم اب کماتے ہیں جوتے کے زور سے

(126)

موکل چھٹے ان کے پنجے سے جب
تو بس قوم مرحوم کے سر ہوئے
پپیہے پکارا کیے پی کہاں
مگر وہ پلیڈر سے لیڈر ہوئے

(127)

سوے فلک چلے جو غبارے میں بیٹھ کر
منھ حاسدوں کے غصہ و غیرت سے مڑ چلے
احباب نے کہا کہ مبارک ہو یہ عروج
شکر خدا کہ اب تو یہ بابو بھی اڑ چلے

(128)

یاروں کو فکر روز جزا کچھ نہیں رہی
بس کام ہے انھیں رہ عیش و نشاط سے
کہتے ہیں حرج کیا ہے جو باریک ہے وہ پل
بائیسکل پہ گذریں گے ہم پل صراط سے

(129)

اردو کے تین ربع کے مالک ہیں خود ہنود
پھر کیا سبب جو اس سے انھیں انحراف ہے
یعنی ارد ہے چیز انھیں کے مذاق کی
اردو کا تین جزو یہی صاف صاف ہے

पूछा कि भाई तुम तो थे तलवार के धनी
मुरिस तुम्हारे आए थे ग़ज़नीं ओ ग़ोर से
कहने लगे है इसमें भी एक बात नोक की
रोटी हम अब कमाते हैं जूते के ज़ोर से

(126)

मुवक्किल छुटे उनके पंजे से जब
तो बस क़ौमे मरहूम के सर हुए
पपीहे पुकारा किए पी कहाँ
मगर वो प्लीडर से लीडर हुए

(127)

सूए फ़लक चले जो ग़ुबारे में बैठ कर
मुँह हासिदों के ग़ुस्सा ओ ग़ैरत से मुड़ चले
अहबाब ने कहा कि मुबारक हो ये उरूज
शुक्रे ख़ुदा कि अब तो ये बाबू भी उड़ चले

(128)

यारों को फ़िक्रे रोज़े जज़ा कुछ नहीं रही
बस काम है उन्हें रहे ऐशी निशात से
कहते हैं हर्ज क्या है जो बारीक है वो पुल
बाईसिकिल पे गुज़रेंगे हम पुल सरात से

(129)

उर्दू के तीन रुब्अ के मालिक हैं ख़ुद हुनूद
फिर क्या सबब जो इससे उन्हें इन्हराफ़ है
यानी उरद है चीज़ उन्हीं के मज़ाक़ की
उर्दू का तीन जुज़्व यही साफ़ साफ़ है

(130)

ذوق معنی نہیں تجھے اکبر
سن لے یہ بات گر تجھے شک ہے
شیخ سے چھوٹے الجھے انجن میں
اس میں بک بک تھی اس میں بھک بھک ہے

(131)

کی ہے معدے نے کمیٹی پیٹ میں
بائی لا ہر رگ کے اندر ٹھیک ہے
حضرت نزلہ ہیں صدر انجمن
دم بدم ان کی بھی اک تحریک ہے

(132)

آئندہ اردو زبان کا نمونہ

بابو جی کا وہ بت ہوا نوکر
غیر اس کو پیام دیتا ہے
بابو کہتے ہیں وہ نہ جائے گا
میرے انڈر میں کام دیتا ہے

(133)

ان کو کیا کام ہے مروت سے
اپنے رخ سے یہ منھ نہ موڑیں گے
جان شاید فرشتے چھوڑ بھی دیں
ڈاکٹر فیس کو نہ چھوڑیں گے

(134)

نہیں کچھ گفتگو اس میں یقیناً شیر ہیں حضرت
بس اتنی بحث باقی ہے یہ بھینسا ہے کہ انجن ہے

(130)

जौके मानी नहीं तुझे अकबर
सुन ले ये बात गर तुझे शक है
शैख़ा से छूटे उलझे इंजन में
उस में बक बक थी इसमें भक भक है

(131)

की है मेदे ने कमेटी पेट में
बाई ला हर रग के अंदर ठीक है
हज़रते नज़्ला हैं सद्रे अंजुमन
दम बदम उनकी भी एक तहरीक है

(132)

आइंदा उर्दू ज़बान का नमूना

बाबूजी का वो बुत हुआ नौकर
ग़ैर उसको पयाम देता है
बाबू कहते हैं वो न जाएगा
मेरे अंडर में काम देता है

(133)

इनको क्या काम है मुरव्वत से
अपने रुख़ से ये मुँह न मोड़ेंगे
जान शायद फ़रिश्ते छोड़ भी दें
डाक्टर फ़ीस को न छोड़ेंगे

(134)

नहीं कुछ गुफ़्तगू इसमें यक़ीनन शेर हैं हज़रत
बस इतनी बहस बाक़ी है ये भैंसा है कि इंजन है

چمک تیغوں کی ہاتھوں کی صفائی واہ کیا کہنا
مگر یہ دیکھ لو گتھا ربر کا ہے کہ گردن ہے
مدار کار جب ہو اتفاق و عقل و حکمت پر
تو اس سے جو کرے غفلت وہ اپنا آپ دشمن ہے

(135)

ان کی تحریکوں سے یوں رہتی ہے دنیا بے چین
جس طرح پیٹ میں بیمار کے بائی دوڑے
ممبری کے لیے لپکا مری جانب وہ غول
گائے موٹی نظر آئی تو قصائی دوڑے

(136)

نفرت تھی مجھ کو بیشک مچھر کے بولنے سے
کہتا تھا اپنے دل میں بیچارہ کیا برا ہے
آخر کھلا یہ عقدہ نفرت کا مجھ کو اکبر
آواز بے تکی ہے کم بخت بے سرا ہے

○

चमक तेग़ों की हाथों की सफ़ाई वाह क्या कहना
मगर ये देख लो गट्टा रबर का है कि गर्दन है
मदारे कार जब हो इत्तफ़ाक़ो अक़्लो हिक्मत पर
तो उससे जो करे ग़फ़लत वो अपना आप दुश्मन है

(135)

उनकी तहरीकों से यूँ रहती है दुनिया बेचैन
जिस तरह पेट में बीमार के बाई दौड़े
मेम्बरी के लिए लपका मेरी जानिब वो ग़ोल
गाय मोटी नज़र आई तो क़साई दौड़े

(136)

नफ़रत थी मुझको बेशक मच्छर के बोलने से
कहता था अपने दिल में बेचारा क्या बुरा है
आख़िर खुला ये ओक़्दा नफ़रत का मुझको अकबर
आवाज़ बेतुकी है कमबख़्त बेसुरा है

O

قطعات: حصۂ دوم

(137)

کہتے ہیں شاعری یہ تری بے اصول ہے
کہتا ہوں صاف میں تو نہیں تجھ کو مانتا
میں نے کہا کہ آپ کی کرتا جو پیروی
تو آپ کے سوا کوئی مجھ کو نہ جانتا

(138)

شائق تحقیق کے یہ مضموں سن لیں
انساں کی شکل جیسے میمون بنا
پاجامہ بھی یونہی ارتقا سے بدلا
سمٹا ابھرا غرضکہ پتلون بنا

(139)

ناواقف وزن شعر جو مجھ کو کہے
اس کے آگے ضرور ہے چپ رہنا
بلبل کو بھی بے سرا وہ کہہ دے گا کبھی
ایسے سنجیدہ شخص کا کیا کہنا

(140)

دور گردوں نے ابھارا ورکو سچ ہے مگر
یہ نہ کہیے حضرت سید نے پھر کیا کرلیا
ان نگاہوں سے کہ جو تھیں خوگر طوف حرم
آفریں کہیے کہ بت خانے کو اپنا کرلیا

क़ित्आत : हिस्सा-ए दोवुम

(137)

कहते हैं शायरी ये तेरी बेउसूल है
कहता हूँ साफ़ मैं तो नहीं तुझको मानता
मैंने कहा कि आपकी करता जो पैरवी
तो आपके सिवा कोई मुझको न जानता

(138)

शायक़ तहक़ीक़ के ये मज़मूँ सुन लें
इन्साँ की शक्ल जैसे मैमून बना
पाजामा भी यूँही इर्तक़ा से बदला
सिमटा उभरा ग़रज़कि पतलून बना

(139)

नावाक़िफ़े वज़्ने शेर जो मुझको कहे
उसके आगे ज़रुर है चुप रहना
बुलबुल को भी बेसुरा वो कह देगा कभी
ऐसे संजीदा शख़्स का क्या कहना

(140)

दौरे गर्दूं ने उभारा दैर को सच है मगर
ये न कहिए हज़रते सैयद ने फिर क्या कर लिया
उन निगाहों से कि जो थीं ख़ूगरे तौफ़े हरम
आफ़रीं कहिए कि बुतख़ाने को अपना कर लिया

(141)

گئی حق پرستی بھی اس دور سے
شرافت کو بھی چرخ نے تہ کیا
یہی شرط دعوت ہے اب قوم میں
اگر سیم داری بیار و بیا

(142)

طلب زر ہے جن کو اے اکبر
وہ رہیں منکر خزانہ غیب
ہم تو مضموں وہیں سے پاتے ہیں
معتقد ہم تو اس کے ہیں لاریب

(143)

حواس مختل سمجھ پریشاں عمل میں سستی قدم میں لغزش
کبھی کوئی شوق رہنما ہے کبھی کوئی پالسی ہے غالب
مرے مشاغل کی کچھ نہ پوچھو کہ میں ہوں دورِ فلک میں اکبر
مقیم دیر و مرید شیخ و اسیر قانون و محو مغرب

(144)

پہلے ہم لوگ یہ سمجھتے تھے
ہرچہ از باپ میرسد نیکو ست
ہوگئی اب خیال کی اصلاح
ہرچہ از آپ میرسد نیکو ست

(145)

پڑا تھا چٹائی پہ گوشے میں میں
نہ اٹھا جو آئے مرے ایک دوست
شکایت انھوں نے جو کی کہہ دیا
تواضع ز گردن فرازاں نکوست

(141)

गई हक़परस्ती भी इस दौर से
शराफ़त को भी चर्ख़ ने तह किया
यही शर्ते दावत है अब क़ौम में
अगर सीम दारी बियारो विया

(142)

तलबे ज़र है जिनको ऐ अकबर
वो रहें मुन्किरे ख़ज़ाना-ए ग़ैब
हम तो मज़मूँ वहीं से पाते हैं
मोतक़िद हम तो उसके हैं लारैब

(143)

हवास मुख़तल समझ परेशाँ अमल में सुस्ती क़दम में लग़ज़िश
कभी कोई शौक़ रहनुमा है कभी कोई पालिसी है ग़ालिब
मेरे मशाग़िल की कुछ न पूछो कि मैं हूँ दौरे फ़लक में अकबर
मुक़ीमे दैरो मुरीदे शैख़ो असीरे क़ानूनो महवे मग़रिब

(144)

पहले हम लोग ये समझते थे
हरचे अज़ बाप मीरसद नेकूस्त
हो गई अब ख़याल की इस्लाह
हरचे अज़ आप मीरसद नेकूस्त

(145)

पड़ा था चटाई पे गोशे में मैं
न उट्ठा जो आए मेरे एक दोस्त
शिकायत उन्होंने जो की कह दिया
तवाज़ो ज़े गर्दन फ़राज़ाँ निकूस्त

(146)

بہ دین نیچری بستیم امید
ترقی را چو آمادہ برآمد
ولے از تجربہ ثابت شدہ ہیچ
چو دم برداشتم مادہ برآمد

(147)

مارا فلک نشاند بہ پہلوے آں صنم
مدہوش لذتیم و ندانم دگر چہ کرد
اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز پانیر
کرزن چہ گفت ول چہ شنید وطر چہ کرد

(148)

رفت دنبال ڈارون آں شوخ
بوزنہ ماند و آدمی گم شد
سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت مردم شد

(149)

ما نیچری شدیم و نداریم آگہی
با دیگراں نوشتۂ کلک قضا چہ کرد
اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز جبرئیل
احمد چہ گفت داو چہ شنید و خدا چہ کرد

(150)

بزرگان ملت نے کی ہے توجہ
کمی پر رہیں گے نہ عالم نہ عابد
ترقی دیں ہوگی اب روز افزوں
علی گڑھ کا کالج ہے لندن کی مسجد

(146)

ब दीने नेचरी बस्तेम उम्मीद
तरक़्क़ी रा चू आमादा बरआमद
वले अज़ तजरिबा साबित शुदा हेच
चु दुम बर्दाश्तम मादा बरआमद

(147)

मारा फ़लक नशाँद ब पहलूए आँ सनम
मदहोशे लज़्ज़तेमो नदानम दिगर चे कर्द
अकनूँ किरा दिमाग़ कि पुरसद ज़े पानियर
कर्ज़न चे गुफ़्तो मिल चे शुनीदो मिलर चे कर्द

(148)

रफ़्त दुम्बाले डार्विन आँ शोख़
बूज़ना माँदो आदमी गुम शुद
सगे असहाबे कहफ़ रोज़े चंद
पए नेकाँ गिरफ़्त मरदुम शुद

(149)

मा नेचरी शुदेमो नदारेम आगही
बा दीगराँ नविश्ता-ए किल्के क़ज़ा चे कर्द
अकनूँ किरा दिमाग़ कि पुरसद ज़े जिबरईल
अहमद चे गुफ़्तो ऊ चे शुनीदो ख़ुदा चे कर्द

(150)

बुज़ुर्गाने मिल्लत ने की है तवज्जोह
कमी पर रहेंगे न आलिम न आबिद
तरक़्क़ी-ए दीं होगी अब रोज़ अफ़ज़ूँ
अलीगढ़ का कॉलेज है लंदन की मस्जिद

(151)

میں بھی ہوں بہ دل مؤید آزادی کا
لیکن اک نکتہ سن لے اے پاک ضمیر
آزاد ہو اس لیے کہ اغیار ہوں قید
مطلب یہ نہیں کہ خود ہو غیروں کے اسیر

(152)

احباب نے طویل مضامیں وہاں پڑھے
لیکن مری زبان کا تھا حصہ مختصر
میں نے تو بزم نعت میں اتنا ہی پڑھ دیا
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(153)

فاقہ سمجھو نہ اسے اس میں ہے اسرار نہاں
عالم دیں جو ہیں وہ جانتے ہیں صوم کے سر
نہ تجارت کا سلیقہ نہ عبادت سے لگاؤ
یا گورمنٹ کے دفتر میں ہیں یا قوم کے سر

(154)

اللہ رے انقلاب طرز و مذاق مشرق
حافظ کے شعر کیسے سب پڑھ رہے ہیں ریڈر
لیلٰی کا ناز رخصت اسکول مسٹرس ہیں
سودائے قیس غائب اب وہ بنے ہیں لیڈر

(155)

بدلی کے سبب سے چاند آیا نہ نظر
بیٹھے رمضان کے نمازی ہیں ملول
سائنس نے کرلیا تھا منظور انتیس
نیچر نے کہا کہ تو سہی تیس وصول

(151)

मैं भी हूँ ब दिल मुवैयिद आज़ादी का
लेकिन एक नुक्ता सुन ले ऐ पाक ज़मीर
आज़ाद हो इसलिए कि अग़यार हों क़ैद
मतलब ये नहीं कि ख़ुद हो ग़ैरों के असीर

(152)

अहबाब ने तवील मज़ामीं वहाँ पढ़े
लेकिन मेरी ज़बान का था हिस्सा मुख़्तसर
मैंने तो बज़्मे नात में इतना ही पढ़ दिया
बाद अज़ ख़ुदा बुज़ुर्ग तुई क़िस्सा मुख़्तसर

(153)

फ़ाक़ा समझो न इसे इसमें है असरार निहाँ
आलिमे दीं जो हैं वो जानते हैं सीम के सिर
न तिजारत का सलीक़ा न इबादत से लगाव
या गवर्मेंट के दफ़्तर में हैं या क़ौम के सिर

(154)

अल्लाह रे इंक़लाबे तर्ज़ो मज़ाक़े मशरिक़
हाफ़िज़ के शेर कैसे सब पढ़ रहे हैं रीडर
लैला का नाज़ रुख़सत स्कूल मिस्ट्रेस हैं
सौदाए क़ैस ग़ायब अब वो बने हैं लीडर

(155)

बदली के सबब से चाँद आया न नज़र
बैठे रमज़ान के नमाज़ी हैं मुलूल
साइंस ने कर लिया था मंज़ूर उन्तीस
नेचर ने कहा कि तू सही तीस वसूल

(156)

دونوں صاحب ہیں محب قوم کس کو ووٹ دوں
پیش کرسکتا ہوں کیوں کر کوئی دعویٰ بے دلیل
بس دعا میری یہ ہے اللہ فرمائے عطا
کامیابی ایک کو اور ایک کو صبر جمیل

(157)

دانم کہ سادگی و خاموشی است اولیٰ
تقلید دہر لیکن بربودہ است ہوشم
سودائے گفت در سر وضع صلیب در بر
دانم چرا نگویم دارم چرا نپوشم

(158)

جلوۂ قدرت باری ہے سدا پیش نگاہ
نہ حکومت کا ہے ماتم نہ غم مال سے کام
کوئی ماضی میں ہے الجھا کوئی مستقبل میں
صوت سرمد پہ مجھے تو ہے فقط حال سے کام

(159)

رہ گیا دل ہی میں شوق سایۂ الطاف خاص
مجھ کو آنے کی اجازت دی نہیں بیڈ روم میں
کھانے کے کمرے سے رخصت کردیا بعد از ڈنر
تھیں فقط چھریاں ہی اور کانٹے مرے مقسوم میں

(160)

جور فلک کا ماجرا آپ سے کیا بیاں کریں
تفرقہ دیکھیے ذرا ہم پہ یہ ہیں عجیب دن
عقل سپرد ماسٹر مال سپرد آنجناب
جان سپرد ڈاکٹر روح سپرد ڈارون

(156)

दोनों साहब है मुहिब्बे कौम किसको वोट दूँ
पेश कर सकता हूँ क्योंकर कोई दावा बेदलील
बस दुआ मेरी ये है अल्लाह फ़रमाए अता
कामयाबी एक को और एक को सब्रे जमील

(157)

दानम कि सादगी ओ ख़ामोशी अस्त औला
तक़लीदे दहर लेकिन बरबूदा अस्त होशम
सौदाए गुफ़्त दर सर वज़्ए सलीब दर बर
दानम चेरा नगोयम दारम चेरा नपोशम

(158)

जलवा-ए क़ुदरते बारी है सदा पेशे निगाह
न हुकूमत का है मातम न ग़मे माल से काम
कोई माज़ी में है उलझा कोई मुस्तक़बिल में
सौते सरमद पे मुझे तो है फ़क़त हाल से काम

(159)

रह गया दिल ही में शौक़े साया-ए अल्ताफ़े ख़ास
मुझको आने की इजाज़त दी नहीं बेड रूम में
खाने के कमरे से रुख़सत कर दिया बाद अज़ डिनर
थीं फ़क़त छुरियाँ ही और काँटे मेरे मक़सूम में

(160)

जौरे फ़लक का माजरा आपसे क्या बयाँ करें
तफ़्रक़ा देखिए ज़रा हम पे ये हैं अजीब दिन
अक़्ल सुपुर्दे मास्टर माल सुपुर्दे आँजनाब
जान सुपुर्दे डाक्टर रूह सुपुर्दे डार्विन

(161)
شیخ پر گو کہ رشک آتا ہے
اونٹ کے سو لغات جانتے ہیں
ہیں مگر اونٹ پر ہمیں قابض
کام کی ہم یہ بات جانتے ہیں

(162)
نہ لیسنس ہتھیار کا ہے نہ زور
کہ ٹرکی کے دشمن سے جا کر لڑیں
تہ دل سے ہم کوستے ہیں مگر
کہ اٹلی کی توپوں میں کیڑے پڑیں

(163)
حکومت سے سبکدوشی ہے حاصل
رکھو بحث ترقی کو نظر میں
غنیمت ہے شب فرقت کی فرصت
رسالہ لکھو تحقیق کمر میں

(164)
ہے حکومت کی جب یہاں نہ رہی
حنفی لفی ہیں معطل ہیں
ہر طرح اب ہے عاجزی ہم میں
اب ہمارے امام حنبل ہیں

(165)
آنر اگر ملے جو ہے نام و نمود میں
کیا حرج زندگی ہو اگر حال زشت میں
دوزخ کے داخلے میں نہیں ان کو عذر کچھ
فوٹو کوئی لگا دے جو ان کا بہشت میں

(161)

शैख़ पर गो कि रश्क आता है
ऊँट के सौ लुग़ात जानते हैं
हैं मगर ऊँट पर हमीं क़ाबिज़
काम की हम ये बात जानते हैं

(162)

ये लैसंस हथियार का है न ज़ोर
कि टर्की के दुशमन से जाकर लड़ें
तहे दिल से हम कोसते हैं मगर
कि इटली की तोपों में कीड़े पड़ें

(163)

हुकूमत से सुबुकदोशी है हासिल
रखो बहसे तरक़्क़ी को नज़र में
ग़नीमत है शबे फ़ुर्क़त की फ़ुर्सत
रिसाला लिक्खो तहक़ीक़े कमर में

(164)

हे हुकूमत की जब यहाँ न रही
हनफ़ी नफ़्इ हैं मुअत्तल हैं
हर तरह अब है आजिज़ी हम में
अब हमारे इमाम हम्बल हैं

(165)

आनर अगर मिले जो है नामो नमूद में
क्या हर्ज ज़िंदगी हो अगर हाले ज़िश्त में
दोज़ख़ के दाख़िले में नहीं उनको उज्र कुछ
फ़ोटा कोई लगा दे जो उनका बेहिश्त में

(166)

مدنظر ہے ان کو صحت کا مری خیال
افسوس ہے یہی کہ حریص و خسیس ہیں
خود چکھ رہے ہیں اور مجھے دیتے ہیں یہ حکم
ایمان لایئے کہ یہ لذّد نفیس ہیں

(167)

مغالطے میں پڑے ہیں ہمارے اہل وطن
کہ قوم کے لیے مذہب کا کوئی کام نہیں
قوام قوم کا مذہب ہی ہے زمانے میں
کہاں کی قوم جب اس کا کوئی قوام نہیں

(168)

کچھ جو صرف طاعت و روحانیت سے بحث
مجھ کو ہنوز امید سے بیگانگی نہیں
مکر و فریب و ظلم یہ سب اس میں ہے مگر
شیطان میں دلیری و مردانگی نہیں

(169)

یہ قول کفر جو مانو بھی تم بفرض محال
کہ روح ہیچ ہے اور بعد مرگ کچھ بھی نہیں
خدا کا نام ہے جب بھی بشر کو اک نعمت
وگرنہ دل کے لیے ساز و برگ کچھ بھی نہیں

(170)

میں نے کچھ اختلاف کیا آپ سے اگر
غصہ عبث ہے آپ کا نوکر نہیں ہوں میں
اے قبلہ مجھ پہ آپ چڑھے آتے ہیں یہ کیوں
ممبر اس انجمن کا ہوں منبر نہیں ہوں میں

(166)

मद्देनज़र है उनको सेहत का मेरी ख़याल
अफ़सोस है यही कि हरीसो ख़सीस हैं
ख़ुद चख रहे हैं और मुझे देते हैं ये हुक्म
ईमान लाइए कि ये लड्डू नफ़ीस हैं

(167)

मुग़ाल्ते में पड़े हैं हमारे अहले वतन
कि क़ौम के लिए मज़हब का कोई काम नहीं
क़वाम क़ौम का मज़हब ही है ज़माने में
कहाँ की क़ौम जब उसका कोई क़वाम नहीं

(168)

कीजै जो सिर्फ़ ताअतो रूहानियत से बहस
मुझको हनूज़ उमीद से बेगानगी नहीं
मकरो फ़रेबो ज़ुल्म ये सब उसमें है मगर
शैतान में दिलेरी ओ मर्दानगी नहीं

(169)

ये क़ौले कुफ़्र जो मानो भी तुम बफ़र्ज़े मुहाल
कि रूह हेच है और बादे मर्ग कुछ भी नहीं
ख़ुदा का नाम है जब भी बशर को एक नेमत
वगर्ना दिल के लिए साज़ो बर्ग कुछ भी नहीं

(170)

मैंने कुछ इख़्तेलाफ़ किया आपसे अगर
गुस्सा अबस है आपका, नौकर नहीं हूँ मैं
ऐ किब्ला मुझपे आप चढ़े आते हैं ये क्यों
मेम्बर इस अंजुमन का हूँ मिम्बर नहीं हूँ मैं

(171)

فلک کو ضد ہے کہ منت کروں پئے راحت
مجھے یہ ہٹ ہے کہ ایذا سہوں اور اف نہ کروں
وہ کہہ رہا ہے کہ ذلت سہو تو جاؤ چمک
مری یہ آن کہ ایسی چمک پہ تف نہ کروں

(172)

اک برگ مضمحل نے یہ اسپیچ میں کہا
موسم کی کچھ خبر نہیں اے ڈالیو تمھیں
اچھا جواب خشک یہ اک شاخ نے دیا
موسم سے باخبر ہوں تو کیا جڑ کو چھوڑ دیں

(173)

بیان اپنی مصیبت کا تھا مجھے منظور
خیال تھا سوے تشبیہ جستجوئیں تھیں
ہوا جو ٹائی ٹینک غرق کہہ دیا میں نے
کہ دل مرا تھا اور اس دل کی آرزوئیں تھیں

(174)

جو حکم واعتصموا ہم کو ہے بحبل اللہ
بتائیے کہ کہاں ہے وہ حبل عالم میں
ادب میں دین کے اور مسجدوں کی صف میں ہے
کہ لیگ میں ہے وہ اور پانیر کے کالم میں

(175)

ہمیں گھیرے ہوئے ہیں ہر طرف اصلاح کی موجیں
مگر یہ حس نہیں ہے ڈوبتے ہیں یا ابھرتے ہیں
مرا یہ شعر اکبر ایک دفتر ہے معانی کا
کوئی سمجھے نہ سمجھے ہم تو سب کچھ کہہ گذرتے ہیں

(171)

फलक को ज़िद है कि मिन्नत करूँ पये राहत
मुझे ये हट है कि ईज़ा सहूँ और उफ़ न करूँ
वो कह रहा है कि ज़िल्लत सहो तो जाओ चमक
मेरी ये आन कि ऐसी चमक पे तुफ़ न करूँ

(172)

एक बर्गे मुज़महिल ने ये स्पीच में कहा
मौसम की कुछ ख़बर नहीं ऐ डालियो तुम्हें
अच्छा जवाब ख़ुश्क ये एक शाख़ ने दिया
मौसम से बाख़बर हों तो क्या जड़ को छोड़ दें

(173)

बयान अपनी मुसीबत का था मुझे मंज़ूर
ख़याल था सूए तश्बीह जुस्तुजूयें थीं
हुआ जो टाइटेनिक ग़र्क़ कह दिया मैंने
कि दिल मेरा था और उस दिल की आरज़ूएँ थीं

(174)

जो हुक्मे वातसमू हमको है बेहबलिल्लाह
बताइए कि कहाँ है वो हब्ल आलम में
अदब में दीन के और मस्जिदों की सफ़ में है
कि लीग में है वो और पानियर के कालम में

(175)

हमें घेरे हुए हैं तर तरफ़ इस्लाह की मौजें
मगर ये हिस नहीं है डूबते हैं या उभरते हैं
मेरा ये शेर अकबर एक दफ़्तर है मआनी का
कोई समझे न समझे हम तो सब कुछ कह गुज़रते हैं

(176)

یہ پوچھا شیخ سے میں نے کہ کہیے کیا گذرتی ہے
یہ سنہ انیس سو دس ہیں نئے مقصود و منظر ہیں
نہایت یاس و حسرت سے وہ بولے کیا کہوں تم سے
یہ دو مصرعے سنو جن میں نہاں دفتر کے دفتر ہیں
نئی تعلیم کے مردے تو زندہ ہیں تماشوں میں
پرانی وضع کے زندے مگر مردوں سے بدتر ہیں

(177)

کرتب دکھلائیں ممبری کے کیونکر
جو پیر ضعیف قوم مفتوحہ ہیں
بی لیگ سے کہہ دے کوئی حالت میری
کیوں مجھ سے خفا جناب ممدوحہ ہیں

(178)

لڑیں کیوں ہندوؤں سے ہم یہیں کے اُن سے پنپے ہیں
ہماری بھی دعا یہ ہے کہ گنگاجی کی بڑھتی ہو
مگر ہاں شیخ جی کی پالسی سے ہم نہیں واقف
اسی پر ختم کرتے ہیں کہ جو صاحب کی مرضی ہو

(179)

نون تنہا کو میں ہے کیوں میم سے لکھتے ہیں لوگ
مدتوں تک میں نہیں سمجھا تھا اس مضمون کو
آج لٹریری لطیفہ یہ سنا اک دوست سے
میم نے ماہی کے نگلا حضرت ذالنون کو

(180)

ان کی کل کوششیں تھیں پولٹیکل
اس کو خالق کی جست و جو نہ کہو

(176)

ये पूछा शैख़ से मैंने कि कहिए क्या गुज़रती है
ये सन उन्नीस सौ दस हैं नए मक़सूदो मंज़र हैं
निहायत यासो हसरत से वो बोले क्या कहूँ तुमसे
ये दो मिसरे सुनो जिनमें निहाँ दफ़्तर के दफ़्तर हैं
नई तालीम के मुर्दे तो ज़िन्दा हैं तमाशों में
पुरानी वज़अ के ज़िन्दे मगर मुर्दों से बदतर हैं

(177)

करतब दिखलायें मेम्बरी के क्योंकर
जो पीरे ज़ईफ़े क़ौमे मफ़्तूहा हैं
बी लीग से कह दे कोई हालत मेरी
क्यों मुझसे ख़फ़ा जनाबे मम्दूहा हैं

(178)

लड़ें क्यों हिन्दुओं से हम यहीं के अन से पनपे हैं
हमारी भी दुआ ये है कि गंगा जी की बढ़ती हो
मगर हाँ शैख़ जी की पालिसी से हम नहीं वाक़िफ़
इसी पर ख़त्म करते हैं कि जो साहब की मर्ज़ी हो

(179)

नून तम्बाकू में है क्यों मीम से लिखते हैं लोग
मुद्दतों तक मैं नहीं समझा था इस मज़मून को
आज लिट्रेरी लतीफ़ा ये सुना एक दोस्त से
मीम ने माही के निगला हज़रते ज़ुन्नून को

(180)

उनकी कुल कोशिशें थीं पालिटिकल
उसको ख़ालिक़ की जुस्तो जू न कहो

کمپ کے شیخ کو کہو مرحوم
قدس اللہ سرہٗ نہ کہو

(181)

الاپو مغربی سر میں کوئی راگ
اٹھو مسجد سے اور دامن کو جھاڑو
جنون لیڈری کا دور ہے یہ [1]
خموشی اور قناعت ناروا ہے
فلک کو کد ہے بگڑو اور بگاڑو

(182)

کیوں جلا رکھا ہے اس دور نے پیری میں مجھے
ستم غیر ضروری یہ فلک کا دیکھو
کہا گردوں نے نہیں غیر ضروری یہ بات
اپنے مٹنے کا بتدریج تماشا دیکھو

(183)

مرشد کی طلب میں جو میں اٹھا تو یہ بولے
اک پیر ذر خوردہ و ہر سمت دویدہ
مردہ سمجھ ان کو کہ جو پہنچے ہوں خدا تک
مرشد ہیں وہی جو ہیں گورمنٹ رسیدہ

(184)

مجھ کو حسرت نہیں اس کی کہ کریں یاد مجھے
یاد آئی بھی تو کیا آئی جو تحقیر کے ساتھ

---

1. جیسا کہ ظاہر ہے اس قطعہ میں دوسرے شعر کے پہلے مصرعے کی دو صورتیں ہیں۔ کلیات اکبر کے تمام مطبوعہ نسخوں میں انھیں اسی طرح درج کیا گیا ہے۔ مرتب

कम्प के शेख़ा को कहो मरहूम
क़द्दसल्लाहो सिर्रहू न कहो

(181)

अलापो मग़रिबी सुर में कोई राग
उठो मस्जिद से और दामन को झाड़ो
[1]जुनूने लीडरी का दौर है ये
ख़ामोशी और क़नाअत नारवा है
फ़लक को कद है बिगड़ो और बिगाड़ो

(182)

क्यों जिला रक्खा है इस दौर ने पीरी में मुझे
सितमे ग़ैर ज़रूरी ये फ़लक का देखो
कहा गर्दूं ने नहीं ग़ैर ज़रूरी ये बात
अपने मिटने का बतदरीज तमाशा देखो

(183)

मुर्शिद की तलब में जो मैं उट्ठा तो ये बोले
एक मीरे डिनर ख़ुरदा ओ हर सम्त दवीदा
मुर्दा समझ उनको कि जो पहुँचे हों ख़ुदा तक
मुर्शिद हैं वही जो हैं गवर्मेंट रसीदा

(184)

मुझको हसरत नहीं इसकी कि करें याद मुझे
याद आई भी तो क्या आई जो तहक़ीर के साथ

---

1 जैसा कि ज़ाहिर है इस क़िता में दूसरे शेर के पहले मिसरे की दो सूरतें हैं। कुल्लियाते अकबर के तमाम मत्बूआ नुस्ख़ों में इन्हें इसी तरह दर्ज किया गया है। मुरत्तिब

مسمریزم کی ہو تدبیر نژادوں ہی پہ مشق
چھوڑ دیں مجھ کو وہ آنکھیں مری تقدیر کے ساتھ

(185)

فلسفے میں کیا دھرا ہے گھر کا ہو یا لندنی
سعی کا موقع ملے تو آرٹ یا سائنس سیکھ
دشمن دانا سے بچ پہچان لے نادان دوست
صرف لفاظی سے ان روزوں نہیں ملنے کی بھیکھ

(186)

کیا ہے مذہب ایک ملکی اور سوشل انتظام
یہ نہیں پہچان ہرگز کافر و دیندار کی
صورت و الفاظ کا اکثر نہیں ہے اعتبار
ہیں فقط یہ عادتیں رفتار کی گفتار کی
ہیں ہر اک مذہب میں کچھ کافر بھی کچھ دیندار بھی
یاد رکھ تو بات یہ اک محرم اسرار کی

(187)

آج وہ ہنستے ہیں میرے جبہ و شلوار پر
ایک دن ان کو فلک بندھوائے دھوتی تو سہی
اپنی اسکولی بہو پر ناز ہے ان کو بہت
کمپ میں ناچے کسی دن ان کی پوتی تو سہی
اپنی دھن میں آبرو کی کچھ نہیں پروا انھیں
نذر معجون ترقی ہو یہ موتی تو سہی

(188)

ہے طریق جدید خشک مزاج
میرے حق میں قدیم چال اچھی

मिस्मेरीज़म की हो तदबीर निज़ादों ही पे मश्क़
छोड़ दें मुझको वो आँखें मेरी तक़दीर के साथ

(185)

फ़ल्सफ़े में क्या धरा है घर का हो या लंदनी
सई का मौक़ा मिले तो आर्ट या साइंस सीख
दुशमने दाना से बच पहचान ले नादान दोस्त
सिर्फ़ लफ़्फ़ाज़ी से इन रोज़ों नहीं मिलने की भीख

(186)

क्या है मज़हब एक मुल्की और सोशल इंतज़ाम
ये नहीं पहचान हरगिज़ काफ़िरो दींदार की
सूरतो अल्फ़ाज़ का अक्सर नहीं है एतबार
हैं फ़क़त ये आदतें रफ़्तार की गुफ़्तार की
हैं हर एक मज़हब में कुछ काफ़िर भी कुछ दींदार भी
याद रख तू बात ये एक महरमे असरार की

(187)

आज वो हँसते हैं मेरे जुब्बा ओ शलवार पर
एक दिन उनको फलक बंधवाए धोती तो सही
अपनी स्कूली बहू पर नाज़ है उनको बहुत
कम्प में नाचे किसी दिन उनकी पोती तो सही
अपनी धुन में आबरू की कुछ नहीं परवा उन्हें
नज़्रे माजूने तरक़्क़ी हो ये मोती तो सही

(188)

है तरीक़े जदीद ख़ुश्क मिज़ाज
मेरे हक़ में क़दीम चाल अच्छी

گوکہ اس میں ذرا ثقالت ہے
پھر بھی بسکٹ سے شیرمال اچھی

(189)

نکلا بہ آب و تاب بنارس سے اولڈ بوائے
اللہ اس کو گولڈ بھی دے اور پرل بھی
خواہش ہے اب یہ بعض محبان قوم کی
نکلے کسی طرف سے یوں ہی اولڈ گرل بھی

(190)

وہ ہیں ذی علم و معزز جن کا ارشاد و عمل
طالبان حق کے دل کی کر رہا ہے رہبری
بعض اسپیکر نظر آتے ہیں تم کو یہ تو ہیں
نوکری اور ممبری کی منڈوی کے چودھری

(191)

اب کہاں دست جنوں تار گریباں اب کہاں
پائنیر اور دست مجنوں اور خبر ہے تار کی
لے لیا شیریں نے کسریٹ میں ٹھیکہ دودھ کا
ریل بنوانے لگے فرہاد اب کہسار کی

(192)

آزاد ہوں نہیں ہے کوئی مدعائے خاص
جس رخ ہے قافیہ مرا مطلب بھی ہے وہی
مذہب کو شاعروں کے نہ پوچھیں جناب شیخ
جس وقت جو خیال ہے مذہب بھی ہے وہی

गो कि इसमें ज़रा सक़ालत है
फिर भी बिस्कुट से शीरमाल अच्छी

(189)

निकला ब आबो ताब बनारस से ओल्ड ब्याय
अल्लाह उसको गोल्ड भी दे और पर्ल भी
ख़्वाहिश है अब ये बाज़ मुहिब्बाने क़ौम की
निकले किसी तरफ़ से यूँ ही ओल्ड गर्ल भी

(190)

वो हैं ज़ी इल्मो मुअज़्ज़िज़ जिनका इर्शादो अमल
तालिबाने हक़ के दिल की कर रहा है रहबरी
बाज़ स्पीकर नज़र आते हैं तुमको ये तो हैं
नौकरी और मेम्बरी की मंडवी के चौधरी

(191)

अब कहाँ दस्ते जुनूँ तारे गरेबाँ अब कहाँ
पॉनियर और दस्ते मजनूँ और ख़बर है तार की
ले लिया शीरीं ने कमसरियट में ठेका दूध का
रेल बनवाने लगे फ़रहाद अब कोहसार की

(192)

आज़ाद हूँ नहीं है कोई मुद्दआए ख़ास
जिस रुख़ है क़ाफ़िया मेरा. मतलब भी है वही
मज़हब को शायरों के न पूछें जनाबे शैख़
जिस वक़्त जो ख़याल है मज़हब भी है वही

(193)

حفظ عصمت بھی سہی لیکن یہ پردہ ہند میں
مسلموں کی جاہ و شان و تمکنت کی بات تھی
پردہ در کہتا ہے اب اس کی ضرورت ہی نہیں
میرزایانہ ادا تھی سلطنت کی بات تھی
خون میں غیرت رہی باقی تو سمجھے گا کبھی
خوب تھا پردہ نہایت مصلحت کی بات تھی

(194)

نہیں اب شیخ صاحب کی وہ عادت
وضو کی اور مناجات سحر کی
مگر ہاں چائے پی کر حسب دستور
تلاوت کرتے ہیں وہ پانیر کی

(195)

کعبے میں جلوہ گر وہی دیر میں مستتر وہی
لیتے ہیں ہم خدا کا نام کہتے ہیں رام رام بھی
بولی وہ مس کہ شیخ جی پہلے مرے حریف تھے
اب سمجھ ان کو آ گئی دوست بھی ہیں غلام بھی

(196)

کالج و ٹیچر و حکام ہمہ در کاراند
تا تو پارے بکف آری و کنی عہدہ پری
طاعت حق بھی مگر شرط ہے روٹی جو ملے
شیخ سعدی نے کہا ہے کہ بغفلت نخوری

(197)

او کھیاں میں نے سنائی تھیں حریفوں کو فقط
شیخ کیوں کود پڑے ان کو خجالت کیا تھی

(193)

हिफ़्ज़े इस्मत भी सही लेकिन ये पर्दा हिन्द में
मुस्लिमों की जाहो शानो तमकेनत की बात थी
पर्दा दर कहता है अब इसकी ज़रूरत ही नहीं
मीरज़ायाना अदा थी सल्तनत की बात थी
ख़ून में ग़ैरत रही बाक़ी तो समझेगा कभी
ख़ूब था पर्दा निहायत मस्लेहत की बात थी

(194)

नहीं अब शैख़ साहब की वो आदत
वज़ू की और मुनाजाते सहर की
मगर हाँ चाय पीकर हस्बे दस्तूर
तेलावत करते हैं वो पानियर की

(195)

काबे में जलवागर वही दैर में मुस्ततर वही
लेते हैं हम ख़ुदा का नाम कहते हैं राम राम भी
बोली वो मिस कि शैख़ जी पहले मेरे हरीफ़ थे
अब समझ उनको आ गई दोस्त भी हैं ग़ुलाम भी

(196)

कॉलेजो टीचरो हुक्काम हमा दरकारंद
ता तू पाए बकफ़ आरी ओ कुनी ओहदा पुरी
ताअते हक़ भी मगर शर्त है रोटी जो मिले
शैख़ सादी ने कहा है कि बग़फ़लत नख़ुरी

(197)

ओखियाँ मैंने सुनाई थीं हरीफ़ों को फ़क़त
शैख़ क्यों कूद पड़े उनको ख़जालत क्या थी

شیخ بولے کہ میاں یہ تو بتاؤ ہم سے
تم کو اس دیس میں پشتو کی ضرورت کیا تھی

(198)

مری سمجھ سے ہے باہر محیط بے مرکز
ترقیاں ہوئیں کس کی جو قوم ہی نہ رہی
تمام قوم اڈیٹر بنی ہے یا لیڈر
سبب یہ ہے کہ کوئی اور دل لگی نہ رہی

(199)

مسرت ہوئی ہنس لیے دو گھڑی
مصیبت پڑی رو کے چپ ہو رہے
اسی طور سے کٹ گیا روز زیست
سلایا شب گور نے سو رہے

(200)

مچھر بدن سے سب کے پیتا ہے خون خالص
فضلہ اسے نہ سمجھو صاحب یہ پیچین کیوں ہے
اڑنے کی طاقت اس کو فطرت نے کیوں عطا کی
یہ نشتر ملائم ایروپلین کیوں ہے

(201)

اس مس کی زباں رات جو لی میں نے دہن میں
بولی کہ تری راہ ترقی میں یہ بج ہے
میں نے کہا اسکالر مشرق ہوں میں اے مس
چپ رہ کہ یہی میری سکنڈ لینگویج ہے

(202)

قلی اک اس طبیعت کا ملا جو کل یہ کہتا تھا
مرے دل میں خیالات بلند آنے نہیں پاتے

शैख़ बोले कि मियाँ ये तो बताओ हमसे
तुमको इस देस में पश्तो की ज़रूरत क्या थी

(198)

मेरी समझ से है बाहर मुहीते बेमर्कज़
तरक़्क़ियाँ हुईं किसकी जो क़ौम ही न रही
तमाम क़ौम एडिटर बनी है या लीडर
सबब ये है कि कोई और दिल्लगी न रही

(199)

मसर्रत हुई हँस लिए दो घड़ी
मुसीबत पड़ी रो के चुप हो रहे
इसी तौर से कट गया रोज़े ज़ीस्त
सुलाया शबे गोर ने सो रहे

(200)

मच्छर बदन से सबके पीता है ख़ूने ख़ालिस
फ़ुज़ला उसे न समझो साहब ये फ़ेन क्यों है
उड़ने की ताक़त उसको फ़ितरत ने क्यों अता की
ये नश्तरे मुलायम एरोप्लेन क्यों है

(201)

उस मिस की ज़बाँ रात जो ली मैंने दहन में
बोली कि तेरी राहे तरक़्क़ी में ये हेज है
मैंने कहा स्कालरे मशरिक़ हूँ मैं ऐ मिस
चुप रह कि यही मेरी सेकेंड लैंगवेज है

(202)

क़ुली एक इस तबीयत का मिला जो कल ये कहता था
मेरे दिल में ख़यालाते बुलंद आने नहीं पाते

سڑک پر کام میں تکلیف ہے بنگلے پہ بے لطفی
یہاں سایہ نہیں ہے اور وہاں گانے نہیں پاتے

(203)

زندگی تھی ہی مصیبت موت بھی برباد ہے
کس قدر اس دور میں بگڑا ہوا ہے دین ہائے
ماسٹر ہیں نزع میں لڑکوں کی شامت دیکھیے
ان کا فوٹو لیتے ہیں پڑھتے نہیں یاسین ہائے

(204)

روز افزوں ہے بلاشبہ برٹش اقبال
جو خلاف اس کے تصور کرے وہ وہمی ہے
اپنا اقبال مگر اس نے جو سمجھا ہے اسے
یہ نئی روشنی کی سخت غلط فہمی ہے

(205)

دونوں کو اگرچہ ہے طلب آنر کی
رخ ان کے جدا ہیں اس کی علت کے لیے
بنیاد وہ اپنی چاہتا ہے مضبوط
بے چین ہے یہ نمود حالت کے لیے
ہندو عزت طلب ہے زر کی خاطر
مسلم کو طلب ہے زر کی عزت کے لیے

(206)

تو حشر کا منکر ہے جو اے فتنۂ دوراں
کہتا ہے کہ نیچر میں پتا اس کا کہاں ہے
نیچر ہی سے ابھرا ہے ترا قامت رعنا
نیچر ہی میں واللہ قیامت بھی نہاں ہے

सड़क पर काम में तकलीफ़ है बंगले पे बेलुत्फ़ी
यहाँ साया नहीं है और वहाँ गाने नहीं पाते

(203)

ज़िंदगी थी ही मुसीबत मौत भी बर्बाद है
किस क़दर इस दौर में बिगड़ा हुआ है दीन हाय
मास्टर हैं नज़्अ में लड़कों की शामत देखिए
उनका फ़ोटो लेते हैं पढ़ते नहीं यासीन हाय

(204)

रोज़ अफ़ज़ूँ है बिलाशुब्हा ब्रीटिश इक़बाल
जो ख़िलाफ़ उसके तसव्वुर करे वो वहमी है
अपना इक़बाल मगर उसने जो समझा है इसे
ये नई रोशनी की सख़्त ग़लतफ़हमी है

(205)

दोनों को अगर्चे है तलब आनर की
रुख़ उनके जुदा हैं इसकी इल्लत के लिए
बुनियाद वो अपनी चाहता है मज़बूत
बेचैन है ये नमूदे हालत के लिए
हिन्दू इज़्ज़त तलब है ज़र की ख़ातिर
मुस्लिम को तलब है ज़र की इज़्ज़त के लिए

(206)

तू हश्र का मुन्किर है जो ऐ फ़ित्ना-ए दौराँ
कहता है कि नेचर में पता उसका कहाँ है
नेचर ही से उभरा है तेरा क़ामते राना
नेचर ही में वल्लाह क़यामत भी नेहाँ है

(207)

اکبر کی صاف گوئی کو میں نے کیا پسند
کل کہہ رہے تھے بار میں اپنے کلیگ سے
اللہ سے لگائے رہیں لو جناب شیخ
ہم نے تو دل کی لاگ لگائی ہے لیگ سے

(208)

اب کہاں نشوونما پائے نہال معنی
کس زمیں پر دل پرجوش کی بدلی برسے
بزم حافظ ہے نہ میدان ہے فردوسی کا
قوم کو کام ہے باضابطہ لٹریچر سے

(209)

دیکھ آئے قوم سنتے تھے جسے
چند لڑکے ہیں مشن اسکول کے
بارآور پارک میں یہ ہوں گے کیا
گملوں ہی پر رہ گئے ہیں پھول کے

(210)

تعلیم ہے لڑکوں کی کہ اک دام بلا ہے
اے کاش کہ اس عہد میں ہم باپ نہ ہوتے
یہ آپ کی برکت ہے کہ پیچیدگیاں ہیں
بہتر تھا کمیٹی میں اگر آپ نہ ہوتے

(211)

بانی طرز نو کے طریقوں کے تبع
خلق کو نہ چھوڑیں گے اولاد کے لیے
البتہ ان بناؤں سے جن کے لیے ہے سعی
کچھ جال چھوڑ جائیں گے صیاد کے لیے

(207)

अकबर की साफ़गोई को मैंने किया पसंद
कल कह रहे थे बार में अपने कलीग से
अल्लाह से लगाए रहें लौ जनाबे शैख़
हमने तो दिल की लाग लगाई है लीग से

(208)

अब कहाँ नश्वो नमा पाए नेहाले मानी
किस ज़मीं पर दिले पुरजोश की बदली बरसे
बज़्मे हाफ़िज़ है न मैदान है फ़िर्दौसी का
क़ौम को काम है बाज़ाब्ता लिटरेचर से

(209)

देख आए क़ौम सुनते थे जिसे
चंद लड़के हैं मिशन स्कूल के
बारआवर पार्क में ये होंगे क्या
गमलों ही पर रह गए हैं फूल के

(210)

तालीम है लड़कों की कि एक दामे बला है
ऐ काश कि इस अहद में हम बाप न होते
ये आपकी बरकत है कि पेचीदगियाँ हैं
बेहतर था कमेटी में अगर आप न होते

(211)

बानी-ए तर्ज़े नौ के तरीक़ों के मुत्तबे
ख़ुल्के निकू न छोड़ेंगे औलाद के लिए
अलबत्ता उन बेनाओं से जिनके लिए है सई
कुछ जाल छोड़ जायेंगे सैयाद के लिए

(212)

موعودہ ترقی سے خوشی کیوں نہ ہو پیدا
امید کے انجن کا بھپارا بھی بہت ہے
خوش ہیں قلمی وعدوں پہ جو ڈوب رہے ہیں
ان کے لیے تنکے کا سہارا بھی بہت ہے

(213)

حامی صبر و طاعت حیران و مضمحل ہیں
طماع غافلوں کی مضبوط پارٹی ہے
رحمٰن کے فرشتے گو ہیں بہت مقدس
شیطان ہی کی جانب لیکن مجارٹی ہے

(214)

ضرورت کچھ نہ تھی اس کی کہ آپس میں بھی ہو جائے
سلام و رحمۃ اللہ کی جگہ گڈ نائٹ اور گڈ ڈے
حیات مذہبی سے بھاگنا تھا کھیل گڑیوں کا
کہاں کی قوم ہاں کچھ بن گئے ہیں نازنیں گڈے

(215)

وہ دلی احباب وہ مسجد کے ساتھی اب کہاں
دشمنوں کے دشمنوں سے گپ اڑایا کیجیے
ٹھیکہ داروں نے کیا نیلام قومی روح کو
چھاؤنی میں اب فقط روٹی کمایا کیجیے
مر رہا ہوں مجھ کو بدخواہی کی قوت ہی نہیں
خیرخواہی آپ ہی ہر دم جتایا کیجیے
عیش کا بھی ذوق دیں داری کی شہرت کا بھی شوق
آپ میوزک ہال میں قرآن گایا کیجیے

(212)

मौऊदा तरक़्क़ी से ख़ुशी क्यों न हो पैदा
उम्मीद के इंजन का भपारा भी बहुत है
ख़ुश हैं क़लमी वादों पे जो डूब रहे हैं
उनके लिए तिनके का सहारा भी बहुत है

(213)

हामी-ए सब्रो ताअत हैरानो मुज़्महिल हैं
तम्माअ ग़ाफ़िलों की मज़बूत पार्टी है
रहमान के फ़रिश्ते गो हैं बहुत मुक़द्दस
शैतान ही की जानिब लेकिन मेजारिटी है

(214)

ज़रूरत कुछ न थी इसकी कि आपस में भी हो जाए
सलामो रहमतुल्लाह की जगह गुड नाइट और गुड डे
हयाते मज़हबी से भागना था खेल गुड़ियों का
कहाँ की क़ौम हाँ कुछ बन गए हैं नाज़नीं गुड्डे

(215)

वो दिली अहबाब वो मस्जिद के साथी अब कहाँ
दुश्मनों के दुश्मनों से गप उड़ाया कीजिए
ठीकेदारों ने किया नीलाम क़ौमी रूह को
छावनी में अब फ़क़त रोटी कमाया कीजिए
मर रहा हूँ मुझको बदख़्वाही की क़ुव्वत ही नहीं
ख़ैरख़्वाही आप ही हर दम जताया कीजिए
ऐश का भी ज़ौक़ दींदारी की शोहरत का भी शौक़
आप म्युज़िक हॉल में क़ुरआन गाया कीजिए

(216)

مدرسۂ الٰہیات خوب ہے کانپور میں
قوم کی سچ جو پوچھیے خدمت واقعی یہ ہے
حمد خدا کے غلغلے ہوں گے بلند اب یہاں
اس میں ذرا بھی شک نہیں دین کی بہتری یہ ہے
حضرت رعد کا یہاں جوش و خروش دیکھ کر
سب نے کہا یسبح الرعد بحمدہٖ یہ ہے

O

(216)

मदरसा-ए अलहयात ख़ूब है कानपूर में
कौम की सच जो पूछिए ख़िदमते वाक़ई ये है
हम्दे ख़ुदा के गुलगुले होंगे बुलंद अब यहाँ
इसमें ज़रा भी शक नहीं दीन की बेहतरी ये है
हज़रते राद का यहाँ जोशो ख़रोश देखकर
सबने कहा युसब्बिहुर रादो बेहम्देही ये है

O

قطعات: حصہ سوم

(217)

حق کی ہے کم محبت ہے صرف خودفروشی
عزلت ہی ہے مناسب راضی جو دل ہو تیرا
ملنے سے یہ خرابی پیدا ہوئی بالآخر
اب معترض ہے مجھ پر مشتاق تھا جو میرا

(218)

رزولیوشن کی شورش ہے مگر اس کا اثر غائب
پلیٹوں کی صدا سنتا ہوں اور کھانا نہیں آتا
خدا کے فضل سے بی بی میاں دونوں مہذب ہیں
حجاب اس کو نہیں آتا انھیں غصہ نہیں آتا

(219)

خدا ہی کی قدرت کا ہر سو عمل ہے
تفکر میں کیوں جان اپنی ہے کھوتا
ہوا جو کچھ اکبر سمجھ ٹھیک اس کو
ضروری نہ ہوتا تو ہرگز نہ ہوتا

(220)

کیا خبر کون سا قانون سزا دے گا مجھے
مجھ پہ الزام ہے مذہب کی طرف داری کا
مال گاڑی پہ بھروسا ہے جنھیں اے اکبر
ان کو کیا غم ہے گناہوں کی گرانباری کا

क़ितआत : हिस्सा-ए सोवुम

(217)

हक़ की है कम मोहब्बत है सिर्फ़ ख़ुदफ़रोशी
उज़्लत ही है मुनासिब राज़ी जो दिल हो तेरा
मिलने से ये ख़राबी पैदा हुई बिलआख़िर
अब मोतरिज़ है मुझ पर मुश्ताक़ था जो मेरा

(218)

रिज़ोल्यूशन की शोरिश है मगर उसका असर ग़ायब
प्लेटों की सदा सुनता हूँ और खाना नहीं आता
ख़ुदा के फ़ज़्ल से बीबी मियाँ दोनों मुहज़्ज़ब हैं
हिजाब इसको नहीं आता उन्हें गुस्सा नहीं आता

(219)

ख़ुदा ही की क़ुदरत का हर सू अमल है
तफ़क्कुर में क्यों जान अपनी है खोता
हुआ जो कुछ अकबर समझ ठीक उसको
ज़रूरी न होता तो हरगिज़ न होता

(220)

क्या ख़बर कौन सा क़ानून सज़ा देगा मुझे
मुझ पे इल्ज़ाम है मज़हब की तरफ़दारी का
मालगाड़ी पे भरोसा है जिन्हें ऐ अकबर
उनको क्या ग़म है गुनाहों की गेराँबारी का

(221)

ہے اختیار خود کو مختار تم سمجھ لو
لیکن ہوئے یقیناً بے اختیار پیدا
دست اجل سے آخر بگڑی ہے بات اس کی
مٹی نے کر لیا تھا اک اعتبار پیدا

(222)

راہ خدا میں صبر کی منزل کی دھوم ہے
میں بھی کروں گا قصد اگر دل ٹھہر سکا
آئین نو کے ہوں گے نتیجے بہت برے
بچ جاؤں گا میں ان سے اگر جلد مر سکا

(223)

دنیا کو بت بنائے رہا تا دم اخیر
کیا احتساب اس نے کیا توڑ کیا گیا
کوئی مرے تو پوچھ کہ کیا لے گیا وہ ساتھ
بالکل فضول بحث ہے یہ چھوڑ کیا گیا

(224)

نہ پائی دل نے راحت اس قدر بزم احبا میں
انھوں نے جب در تحسیں مرے اشعار پر کھولا
ہوئی جس درجہ کلفت کمپ میں ایسے سوالوں سے
یہ تم کس واسطے لکھا یہ تم کس واسطے بولا

(225)

مجھی پر جب گذرتی ہے تو اب انکار کیا معنی
جو کوئی دوسرا کہتا تو مشکل سے یقیں آتا
حیات اب مجھ سے کہتی ہے کہ میں مجبور ہوں ورنہ
کسی پر بار ہوکر مجھ کو رہنا خوش نہیں آتا

(221)

है अख़्तियार ख़ुद को मुख़्तार तुम समझ लो
लेकिन हुए यक़ीनन बेअख़्तियार पैदा
दस्ते अजल से आख़िर बिगड़ी है बात उसकी
मिट्टी ने कर लिया था एक एतबार पैदा

(222)

राहे ख़ुदा में सब्र की मंज़िल की धूम है
मैं भी करूँगा क़स्द अगर दिल ठहर सका
आईने नौ के होंगे नतीजे बहुत बुरे
बच जाऊँगा मैं उनसे अगर जल्द मर सका

(223)

दुनिया को बुत बनाए रहा ता दमे अख़ीर
क्या एहतेसाब उसने किया तोड़ क्या गया
कोई मरे तो पूछ कि क्या ले गया वो साथ
बिल्कुल फ़ुज़ूल बहस है ये छोड़ क्या गया

(224)

न पाई दिल ने राहत इस क़दर बज़्मे अहिब्बा में
उन्होंने जब दरे तहसीं मेरे अशआर पर खोला
हुई जिस दर्जा कुल्फ़त कम्प में ऐसे सवालों से
ये तुम किस वास्ते लिक्खा ये तुम किस वास्ते बोला

(225)

मुझी पर जब गुज़रती है तो अब इन्कार क्या मानी
जो कोई दूसरा कहता तो मुश्किल से यक़ीं आता
हयात अब मुझसे कहती है कि मैं मजबूर हूँ वर्ना
किसी पर बार होकर मुझको रहना ख़ुश नहीं आता

(226)

اس سے تو اس صدی میں نہیں ہم کو کچھ غرض
سقراط بولے کیا اور ارسطو نے کیا کہا
بہر خدا جناب یہ دیں ہم کو اطلاع
صاحب کا کیا جواب تھا بابو نے کیا کہا

(227)

جیسی دل میں ترنگ آجائے
عشق و مستی کا قاعدہ کیا
رکھ اپنی نظر سوے ھواللّٰہ
تو تو میں میں سے فائدہ کیا

(228)

اک بحر بے کراں ہے حوادث کا سلسلہ
الجھا جو ذہن اس میں وہ دیوانہ ہوگیا
اٹھے مورخین زمانے میں گم ہوئے
افسانہ گو جو تھا وہ خود افسانہ ہوگیا

(229)

فنا کے سامنے ہم کیا ہماری ہستی کیا
برائے نام مگر اک نشان پا ہی لیا
ہوا جو ہم نفس قطرہ بن گئی دم بھر
حباب نے بھی خودی کا مزا اٹھا ہی لیا

(230)

ہوئی تدبیر کفر آمیز سے بدتر مری حالت
بجا ہے مجھ کو اس تاریک باطن کا گلہ کرنا
پریشانی کو اُلٹی کردیا زلفوں کو سلجھا کر
بلا کو سخت تر کرنا ہے اصلاح بلا کرنا

(226)

इससे तो इस सदी में नहीं हमको कुछ ग़रज़
सुक़रात बोले क्या और अरस्तू ने क्या कहा
बहरे ख़ुदा जनाब ये दें हमको इत्तला
साहब का क्या जवाब था बाबू ने क्या कहा

(227)

जैसी दिल में तरंग आ जाए
इश्क़ो मस्ती का क़ायदा क्या
रख अपनी नज़र सुए हुवल्लाह
तू तू मैं मैं से फ़ायदा क्या

(228)

एक बहरे बेकराँ है हवादिस का सिलसिला
उल्झा जो ज़ेहन इसमें वो दीवाना हो गया
उट्ठे मोवर्रिख़ीन ज़माने में गुम हुए
अफ़सानागो जो था वो ख़ुद अफ़साना हो गया

(229)

फ़ना के सामने हम क्या हमारी हस्ती क्या
बराए नाम मगर एक निशान पा ही लिया
हवा जो हमनफ़से क़तरा बन गई दम भर
हबाब ने भी ख़ुदी का मज़ा उठा ही लिया

(230)

हुई तदबीरे कुफ़्रआमेज़ से बदतर मेरी हालत
बजा है मुझको इस तारीक बातिन का गिला करना
परेशानी को अफ़्ज़ूई कर दिया ज़ुल्फ़ों को सुल्झा कर
बला को सख़्ततर करना है इस्लाहे बला करना

(231)

یہ کہتے نہیں ہم کہ گردوں نے ہم کو
مسلمان ہونے کا شائق نہ رکھا
مگر یہ کہ اوضاع دنیا نے ہم کو
مسلمان رہنے کے لائق نہ رکھا

(232)

انتظامی بات ہے یہ ہوتی آئی ہے یونہی
اس کا کیا شکوہ کہ ان کو ہم پہ غالب کر دیا
ہاں یہ ہے افسوس ہم سے چھن گیا صبر و قرار
طالب حق کو فلک نے ان کا طالب کر دیا

(233)

بھلا سائنس کیا سمجھے نزاکت شوق عاشق کی
کہاں فوٹو سے وہ نکلا جو میرے دل میں ارماں تھا
لیا فوٹو نے زندہ عکس لیکن چشم بے جاں میں
ہماری آنکھ میں گو حس تھا لیکن عکس بیجاں تھا

(234)

صبح کو کہتا ہوں دیکھوں کس طرح کٹتا ہے دن
شام اسے ایسا بھلا دیتی ہے گویا کچھ نہ تھا
عمر یوں ہی کٹ گئی آخر ہوا معلوم یہ
عرصۂ ہستی بجز امروز و فردا کچھ نہ تھا

(235)

کل واقعات دہر کہاں ہسٹری میں ہیں
فوٹو ہے صرف سطحۂ پیش نگاہ کا
وہ بھی فقط خیال مصنف بہ قید خود
کیا بن سکے چراغ صداقت کی راہ کا

(231)

ये कहते नहीं हम कि गर्दूं ने हमको
मुसलमान होने का शायक़ न रक्खा
मगर ये कि औज़ाए दुनिया ने हमको
मुसलमान रहने के लायक़ न रक्खा

(232)

इंतेज़ामी बात है ये होती आई है युँही
इसका क्या शिकवा कि उनको हमपे ग़ालिब कर दिया
हाँ ये है अफ़सोस हम से छिन गया सब्रो क़रार
तालिबे हक़ को फ़लक ने उनका तालिब कर दिया

(233)

भला साइंस क्या समझे नज़ाकत शौक़े आशिक़ की
कहाँ फ़ोटो से वो निकला जो मेरे दिल में अरग़ाँ था
लिया फ़ोटो ने ज़िन्दा अक्स लेकिन चश्मे बेजाँ में
हमारी आँख में गो हिस था लेकिन अक्स बेजाँ था

(234)

सुब्ह को कहता हूँ देखूँ किस तरह कटता है दिन
शाम उसे ऐसा भुला देती है गोया कुछ न था
उम्र यूँ ही कट गई आख़िर हुआ मालूम ये
अर्सा-ए हस्ती बजुज़ इमरोज़ो फ़र्दा कुछ न था

(235)

कुल वाक़ेआते दहर कहाँ हिस्ट्री में हैं
फ़ोटो है सिर्फ़ सतहा-ए पेशे निगाह का
वो भी फ़क़त ख़याले मुसन्निफ़ बक़ैदे ख़ुद
क्या बन सके चेराग़ सदाक़त की राह का

(236)

اس طرف تو نے ہسٹری رٹ لی
اس طرف جا کے فلسفہ پھانکا
لیکن اکبر خیالِ عقبیٰ سے
نار و جنت کو بھی کبھی جھانکا

(237)

صد حیف کہ ماہ رمضاں ختم ہوا آج
پھر رات کو عالم ہے وہی بے خبری کا
اٹھتے تھے سحر کھانے کو اور جلتی تھیں شمعیں
افسوس گیا نورِ چراغِ سحری کا

(238)

اس بت نے کہا کہ تو ہے بے علم و خرد
کھول آنکھ زمانے کے موافق ہو جا
آخر میں کھلا کہ اس کا مطلب یہ تھا
اللہ کو چھوڑ مجھ پہ عاشق ہو جا

(239)

آمادہ حریف ہیں ستانے کے لیے
اور دکھ میں شریک ہونے والا نہ رہا
زندہ ہوں تو مجھ پہ ہنسنے والے ہیں بہت
مر جاؤں تو کوئی رونے والا نہ رہا

(240)

صدمۂ فرقت میں کر کے مبتلا
آج ہاشم عازمِ جنت ہوا
قوتِ بازوئے عشرت چل بسی
اور مرا نورِ نظر رخصت ہوا

(236)

इस तरफ़ तूने हिस्ट्री रट ली
उस तरफ़ जा के फ़ल्सफ़ा फाँका
लेकिन अकबर ख़याले उक़्बा से
नारो जन्नत को भी कभी झाँका

(237)

सद हैफ़ कि माहे रमज़ाँ ख़त्म हुआ आज
फिर रात को आलम है वही बेख़बरी का
उठते थे सहर खाने को और जलती थीं शम्एँ
अफ़सोस गया नूर चेराग़े सहरी का

(238)

उस बुत ने कहा कि तू है बेइल्मो ख़िरद
खोल आँख ज़माने के मुवाफ़िक़ हो जा
आख़िर में खुला कि उसका मतलब ये था
अल्लाह को छोड़ मुझ पे आशिक़ हो जा

(239)

आमादा हरीफ़ हैं सताने के लिए
और दुख में शरीक होने वाला न रहा
ज़िन्दा हूँ तो मुझ पे हँसने वाले हैं बहुत
मर जाऊँ तो कोई रोने वाला न रहा

(240)

सद्मा-ए फ़ुर्क़त में करके मुब्तला
आज हाशिम आज़िमे जन्नत हुआ
क़ुव्वते बाज़ूए इशरत चल बसी
और मेरा नूरे नज़र रुख़्सत हुआ

(241)

ایم۔ آر۔ آرزو کی یہ ترکیب دیکھیے
نیٹو کو رنگ روپ میں مسٹر بنا دیا
تاثیر میں مفید بنولے کا تیل تھا
خوشبو میں بھی اب اس کو لونڈر بنا دیا

(242)

جو ہے بلند باطن پستی سے وہ بچے گا
گو پستیوں میں پائے افزونی مراتب
ہر چند شیر عاجز اور طالب غذا ہو
لیکن نہ کھا سکے گا کتوں کے ساتھ راتب

(243)

پہلے تھا نور عرفاں خالق سے لو لگی تھی
قومی مباحثوں سے روشن ہوا دماغ اب
وقعت پہ اب ہیں نازاں سوز و گداز رخصت
قبل اس کے شمع تھے وہ ہیں لعل شب چراغ اب

(244)

وعظ کہنے کو تو موجود ہیں اکبر لیکن
کیا اثر رکھتی ہے اس وقت مسلمان کی بات
کہے دیتا ہوں بتوں کو میں عدوے دل و دیں
آہی جاتی ہے زباں پر کبھی ایمان کی بات

(245)

بھائیو تم کبھی ہندی کے مخالف نہ بنو
بعد مرنے کے کھلے گا کہ یہ تھی کام کی بات
بسکہ تھا نامۂ اعمال مرا ہندی میں
کوئی پڑھ ہی نہ سکا مل گئی فی الفور نجات

(241)

एम. आर. आरज़ू की ये तर्कीब देखिए
नेटिव को रंग रूप में मिस्टर बना दिया
तासीर में मुफ़ीद बिनौले का तेल था
ख़ुशबू में भी अब उसको लैवेन्डर बना दिया

(242)

जो है बुलंद बातिन पस्ती से वो बचेगा
गो पस्तियों में पाए अफ़ज़ूनी-ए मरातिब
हरचंद शेर आजिज़ और तालिबे ग़ेज़ा हो
लेकिन न खा सकेगा कुत्तों के साथ रातिब

(243)

पहले था नूरे इरफ़ाँ ख़ालिक़ से लौ लगी थी
क़ौमी मुबाहिसों से रोशन हुआ देमाग़ अब
वेक़अत पे अब हैं नाज़ाँ सोज़ो गुदाज़ रुख़सत
क़ब्ल इसके शम्अ थे वो हैं लाले शब चेराग़ अब

(244)

वाज़ कहने को तो मौजूद हैं अकबर लेकिन
क्या असर रखती है इस वक़्त मुसलमान की बात
कहे देता हूँ बुतों को मैं अदूए दिलो दीं
आ ही जाती है ज़बाँ पर कभी ईमान की बात

(245)

भाइयो तुम कभी हिन्दी के मुख़ालिफ़ न बनो
बाद मरने के खुलेगा कि ये थी काम की बात
बसकि था नामा-ए आमाल मेरा हिन्दी में
कोई पढ़ ही न सका मिल गई फ़िल्फ़ौर नजात

(246)

کتابوں ہی میں رہ جائے گی ساری تین پانچ ان کی
طریقے اس کے لیکن اور ہیں کہنے کی کیا حاجت
بتوں نے سچ کہا اس پشت میں رخصت ہے یہ شیخی
عقیدوں کی دوا کالج تعصب کی دوا حاجت

(247)

طرح مغرب کو دیکھ کر جو کہے
باہمیں طرح ہا بباید ساخت
کہہ دے قرآن سے بھی وہ یہ بات
باہمیں شرح ہا بباید ساخت

(248)

در دیر پر میں نے کی ڈنڈوت
بھری تھی مرے دل میں ٹھاکر کی پیت
کیا شور چیلوں نے یہ ہر طرف
مہاراج کی جے گروجی کی جیت

(249)

بست روزہ پسر سید عشرت حسین[1] کی موت پر

نظر امید کی اک غنچۂ دلکش کو تکتی تھی
فلک نے ناشگفتہ اس کو لیکن کر دیا رخصت
سمجھ میں کچھ نہیں آتا طلسم اس باغ ہستی کا
بصد حسرت کہی تاریخ رمز گلشن فطرت

۱۳۳۶ ہجری

---

[1] اس بچے کا تاریخی نام سید ظفر امام تھا۔

(246)

किताबों ही में रह जाएगी सारी तीन पाँच उनकी
तरीक़े उसके लेकिन और हैं कहने की क्या हाजत
बुतों ने सच कहा इस पुश्त में रुख़सत है ये शेख़ी
अक़ीदों की दवा कालेज तअस्सुब की दवा हाजत

(247)

तरहे मग़रिब को देखकर जो कहे
बाहमीं तर्ह हा बबायद साख़्त
कह दे क़ुरआन से भी वो ये बात
बाहमीं शर्ह हा बबायद साख़्त

(248)

दरे दैर पर मैंने की डंडवत
भरी थी मेरे दिल में ठाकुर की पीत
किया शोर चेलों ने ये हर तरफ़
महाराज की जय गुरूजी की जीत

(249)

बिस्त रोज़ा पेसरे सैयद इशरत हुसैन[1] की मौत पर

नज़र उम्मीद की एक ग़ुंचा-ए दिलकश को तकती थी
फ़लक ने नाशिगुफ़्ता उसको लेकिन कर दिया रुख़सत
समझ में कुछ नहीं आता तिलिस्म इस बाग़े हस्ती का
बसद हसरत कही तारीख़ रम्ज़े गुलशने फ़ितरत

1336 हिज्री

1. इस बच्चे का तारीख़ी नाम सैयद ज़फ़र इमाम था।

(250)

اکبر اس باب میں نہ کر فکر بہت
منطق کے گھر میں کچھ نہیں اس کا علاج
مذہب کے قبول میں زیادہ ہیں دخیل
سوشل اثرات اور افتادِ مزاج

(251)

یوں تو ہر شے پہ اداسی سی نظر آتی ہے
کسمپرسی میں کوئی شے نہیں مذہب کی طرح
مولوی گو کہ ہیں شمس العلما پھر بھی ہیں ست
رینگتے پھرتے ہیں پروانۂ بے شب کی طرح

(252)

گراں نظر پہ ہے مسجد کا باادب سجدہ
وہ بے خطر ہے جو ہے بزم میں زباں گستاخ
دلوں کا زور نہ باقی رہے خدا کی طرف
اسی سے لیگ میں جائز رہی زباں گستاخ

(253)

میں نے کہا یہ اپنے خیالِ خضر سے آج
بتلاؤ اس روش سے ترقی کی کیا امید
ہر گام پر جو طاعتِ حق سے الگ پڑا
ہوتے رہوگے مرکزِ قومی سے تم بعید
ہاں انتشار و جہل کی تکمیل ہوگی جب
ہو جاؤگے بتانِ کلیسا کے تم مرید
شاید کہ مدعا بھی تمھارا ہے بس یہی
ہر چند ابھی ہے درس کے پردے میں ناپدید
حیرت سے مجھ کو دیکھ کے اس خضر نے پڑھا
حافظ کا اک یہ شعر جو معنی کو تھا مفید

(250)

अकबर इस बाब में न कर फ़िक्र बहुत
मंतिक़ के घर में कुछ नहीं इसका इलाज
मज़हब के कुबूल में ज़ियादा हैं दख़ील
सोशल असरात और उफ़्तादे मिज़ाज

(251)

यूँ तो हर शय पे उदासी सी नज़र आती है
कसमपुर्सी में कोई शय नहीं मज़हब की तरह
मौलवी गो कि हैं शम्सुलउलमा फिर भी हैं सुस्त
रेंगते फिरते हैं परवाना-ए बेशब की तरह

(252)

गेराँ नज़र पे है मस्जिद का बाअदब सजदा
वो बेख़तर है जो है बज़्म में ज़बाँ गुस्ताख़
दिलों का ज़ोर न बाक़ी रहे ख़ुदा की तरफ़
इसी से लीग में जायज़ रही ज़बाँ गुस्ताख़

(253)

मैंने कहा ये अपने ख़याले ख़िज़िर से आज
बतलाओ इस रविश से तरक़्क़ी की क्या उमीद
हर गाम पर जो ताअते हक़ से अलग पड़ा
होते रहोगे मर्कज़े कौमी से तुम बईद
हाँ इंतशारो जेहल की तक्मील होगी जब
हो जाओगे बुताने कलीसा के तुम मुरीद
शायद कि मुद्दआ भी तुम्हारा है बस यही
हरचंद अभी है दर्स के पर्दे में नापदीद
हैरत से मुझको देखके उस ख़िज़्र ने पढ़ा
हाफ़िज़ का एक ये शेर जो मानी को था मुफ़ीद

سر ازل کہ عارف سالک بہ کس نہ گفت
در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

(254)

انور سے کہا میں نے کہ خاموش ہو کیوں تم
تقریر نہ تحریر نہ غصہ نہ خوشامد
بابو کے نہ دمساز نہ یاروں کے ہم آواز
ماہی میں نہ ممتاز نہ اشتر میں سرآمد
کہنے لگے کیا آپ کو معلوم نہیں ہے
کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

(255)

اصلی غم و شادی کا نہیں قوم میں اب حس
چشم عقلا سے یہ بصیرت ہوئی مفقود
پابند ہیں اس کے رزولیشن جو ہوا پاس
ہنسنے پہ بھی تیار ہیں رونے کو بھی موجود

(256)

بہ چشمش بود رنگ بے ثباتی
بہار آورد گلہا را خزاں برد
بہ عبرت زندگانی کرد اکبر
برآں زاد و برآں بود و برآں مرد

(257)

تو تلاوت میں ہے مصروف تو پھر کیا یہ خیال
کیوں ہے تجھ سے بت سرکش کو تباین بے حد
کیا نہیں تو نے سنا قول بزرگاں اے دوست
دیو بگریزد ازاں قوم کہ قرآں خواند

सिर्रे अज़ल कि आरिफ़े सालिक बकस नगुफ़्त
दर हैरतम कि बादा फ़रोश अज़ कुजा शुनीद

(254)

अनवर से कहा मैंने कि ख़ामोश हो क्यों तुम
तक़रीर न तहरीर न ग़ुस्सा न ख़ुशामद
बाबू के न दमसाज़ न यारों के हमआवाज़
माही में न मुम्ताज़ न उशतर में सरआमद
कहने लगे क्या आपको मालूम नहीं है
कॉं रा कि ख़बर शुद ख़बरश बाज़ नयामद

(255)

असली ग़मो शादी का नहीं क़ौम में अब हिस
चश्मे ओकला से ये बसीरत हुई मफ़क़ूद
पाबंद हैं उसके रिज़ोल्यूशन जो हुआ पास
हँसने पे भी तैयार हैं रोने को भी मौजूद

(256)

ब चशमश बूद रंगे बेसबाती
बहार आवुर्द गुलहा रा ख़िज़ॉं बुर्द
ब इब्रत ज़िंदगानी कर्द अकबर
बरॉं ज़ादो बरॉं बूदो बरॉं मुर्द

(257)

तू तेलावत में है मसरूफ़ तो फिर क्या ये ख़याल
क्यों है तुझसे बुते सरकश को तबायुन बेहद
क्या नहीं तूने सुना क़ौले बुज़ुर्गां ऐ दोस्त
देव बुगरेज़द अज़ॉं क़ौम कि क़ुरऑं ख़्वानद

(258)

مزہ ہے عالم حیرت میں پاک طینت کو
عجیب نور برستا ہے چشم نرگس پر
فروغ دل جو ہو منظور بزم ہستی میں
اشارہ شعلے کا دیکھ اور ہوا کی سن وہ سپر

(259)

خزاں سے جنگ کروں یہ نہیں مجھے سودا
ملول میں بھی ہوں لیکن ہے انتظار بہار
نفیس تخم بنا رکھو اپنے عزموں کو
اور اس کے بعد رہو تم امیدوار بہار

(260)

عجب بے تمیزی ہے اس دور کی
زمانے کو دیکھ اور شیو شیو پکار
پپیہے سے کہتے ہیں اب پی کو چھوڑ
ضرورت ترقی کی ہے کیو پکار

(261)

گودڑ جدید روشنی کے شعلوں کی ہے یہ
پردے کی احتیاج ہے کیا اس بناؤ پر
جب شمع ہو تو اس کی حفاظت ضرور ہے
فانوس کوئی رکھ نہیں سکتا الاؤ پر

(262)

طبع کا شغل ہو جو پولیٹکل
تو نہیں ختم وہ فسانہ ہنوز
فتنہ انگیز اختلاف میں ہے
اس کے خرمن کا دانہ دانہ ہنوز

(258)

मज़ा है आलमे हैरत में पाक तीनत को
अजीब नूर बरसता है चश्मे नरगिस पर
फ़रोग़े दिल जो हो मंज़ूर बज़्मे हस्ती में
इशारा शोले का देख और हवा की सुन व्हिस्पर

(259)

ख़ेज़ाँ से जंग करूँ ये नहीं मुझे सौदा
मुलूल मैं भी हूँ लेकिन है इंतज़ारे बहार
नफ़ीस तुख़्म बना रक्खो अपने अज़्मों को
और उसके बाद रहो तुम उमीदवारे बहार

(260)

अजब बेतमीज़ी है इस दौर की
ज़माने को देख और शिव शिव पुकार
पपीहे से कहते हैं अब पी को छोड़
ज़रूरत तरक़्क़ी की है क्यू पुकार

(261)

गूदड़ जदीद रोशनी के शोलों की है ये
पर्दे की एहतिजाज है क्या इस बनाव पर
जब शम्अ हो तो उसकी हिफ़ाज़त ज़रुर है
फ़ानूस कोई रख नहीं सकता अलाव पर

(262)

तब्अ का शग़्ल हो जो पोलिटिकल
तो नहीं ख़त्म वो फ़साना हनूज़
फ़ित्ना अंगेज़ इख़्तलाफ़ में है
उसके ख़रमन का दाना दाना हनूज़

وہی اب تک ہے طاقتوں میں نفاق
وہی انداز حاسدانہ ہنوز
وہی سامان خانہ جنگی کے
وہی طرز معاندانہ ہنوز
ہے کھلا حرص جنگ دنیا میں
نار و آہن کا کارخانہ ہنوز
خود فراموش و خود فروش وہی
وہی سودائے تاجرانہ ہنوز
وہی لیسنس کی طلب گاری
وہی انکار کا بہانہ ہنوز
ہاں جو عرفان کھول دے در دل
ہے نظر میں وہی زمانہ ہنوز
وہی شوق اور وہی اثر موجود
وہی تیر اور وہی نشانہ ہنوز
دل حق بیں کو سلطنت کا سرور
وہی تمکین عابدانہ ہنوز
چشم مشتاق کا عروج وہی
اور وہی جوش عارفانہ ہنوز
وہی عہد الست پیش نظر
مستی بادۂ شبانہ ہنوز
ہست مجلس برآں قرار کہ بود
ہست مطرب برآں ترانہ ہنوز

(263)

اونٹ نے برگڈ میں کل گردن اٹھائی تھی ذرا
ہو چکی تھی اس کو کسر بیٹ میں اک مدت دراز

वही अब तक है ताक़तों में निफ़ाक़
वही अंदाज़े हासिदाना हनूज़
वही सामान ख़ाना जंगी के
वही तर्ज़े मुआनेदाना हनूज़
है खुला हिर्से जंगे दुनिया में
नारो आहन का कारख़ाना हनूज़
ख़ुद फ़रामोशो ख़ुद फ़रोश वही
वही सौदाए ताजिराना हनूज़
वही लैसंस की तलबगारी
वही इंकार का बहाना हनूज़
हाँ जो इरफ़ान खोल दे दरे दिल
है नज़र में वही ज़माना हनूज़
वही शौक़ और वही असर मौजूद
वही तीर और वही निशाना हनूज़
दिले हक़्बीं को सल्तनत का सुरुर
वही तमकीने आबिदाना हनूज़
चश्मे मुश्ताक़ का उरूज वही
और वही जोशे आरिफ़ाना हनूज़
वही अहदे अलस्त पेशे नज़र
मस्ती-ए बादा-ए शबाना हनूज़
हस्त मजलिस बराँ क़रार कि बूद
हस्त मुतरिब बराँ तराना हनूज़

(263)

ऊँट ने बिरगेड में कल गर्दन उठाई थी ज़रा
हो चुकी थी उसको कमसरियट में एक मुद्दत दराज़

وہ یہ سمجھا تھا مسلم ہیں ہماری نیکیاں
خوش دلی سے آپ فرمائیں گے اس کو سرفراز
منزل مقصود اس کو سجدہ گاہ خلق تھی
وہ تو تھا اک بارکش اور سالک راہ حجاز
آپ نے ناحق سزاوار سزا سمجھا اسے
آپ اسے گردن کشی سمجھے جو تھا اک پاکباز
یا الٰہی ہم غریبوں کا کہاں ہو اب نباہ
بدگماں اشتر سے جب ہیں حضرت انجن نواز

(264)

آنر کے لیے زباں درازی ہے بری
روٹی نہ ملے تو غل مچانا جائز
اس وقت میں ہے یہی نصیحت اچھی
اس ساز پہ ہے یہی ترانہ جائز

(265)

جیسی حالت پیش آتی ہے زمانے میں جسے
ذہن انسانی میں ویسا ہی اتر آتا ہے عکس
یہ مواقع ہیں کہ ہوجاتے ہیں وجہ اختلاف
آئینے کا رخ جہاں بدلا بدل جاتا ہے عکس

(266)

سمجھیں نہ حضور تھرڈ والوں کو حقیر
انجن تو وہی ہے جس کی ہم سب کو ہے آس
اسٹیشن گور تک ہے یہ فسٹ سکنڈ
بعد اس کے موافق عمل ہوگا کلاس

वो ये समझा था मुसल्लम हैं हमारी नेकियाँ
ख़ुशदिली से आप फ़रमायेंगे उसको सरफ़राज़
मंज़िले मक़सूद उसको सज्दागाहे ख़ल्क़ थी
वो तो था एक बारकश और सालिके राहे हिजाज़
आपने नाहक़ सज़ावारे सज़ा समझा उसे
आप उसे गर्दनकशी समझे जो था एक पाकबाज़
या इलाही हम ग़रीबों का कहाँ हो अब निबाह
बदगुमाँ उश्तर से जब हैं हज़रते इंजन नवाज़

(264)

आनर के लिए ज़बाँ दराज़ी है बुरी
रोटी न मिले तो ग़ुल मचाना जायज़
इस वक़्त में है यही नसीहत अच्छी
इस साज़ पे है यही तराना जायज़

(265)

जैसी हालत पेश आती है ज़माने में जिसे
ज़ेहने इंसानी में वैसा ही उतर आता है अक्स
ये मवाक़े हैं कि हो जाते हैं वजहे इख़्तलाफ़
आइने का रुख़ जहाँ बदला बदल जाता है अक्स

(266)

समझें न हुज़ूर थर्ड वालों को हक़ीर
इंजन तो वही है जिसकी हम सबको है आस
स्टेशने गोर तक है ये फ़स्ट सेकेंड
बाद उसके मुवाफ़िक़े अमल होगा क्लास

(267)

وضع و روش اطفال کی ہے قوم پر بارگراں
رسموں کا شکوہ اک طرف مذہب کا رونا اک طرف
کہتے ہیں لڑکے بھی مگر کالج سے فرصت ہے کہاں
یہ ساری باتیں اک طرف اور پاس ہونا اک طرف

(268)

لغزشیں مد ظرافت میں جو کچھ آئیں نظر
دوستوں سے التجا یہ ہے کریں اس کو معاف
سرد موسم تھا ہوائیں چل رہی تھیں برف بار
شاہد معنی نے اوڑھا ہے ظرافت کا لحاف

(269)

بے گزٹ ہو کے جو رہیے تو محلے میں حقیر
با گزٹ ہو کے جو چلیے تو فرشتوں میں خفیف
کیسے چکر میں بزرگوں کو پھنسا رکھا ہے
حضرت پیر فلک بھی ہیں عجب ذات شریف

(270)

قرآن رہے پیش نظر یہ ہے شریعت
اللہ رہے پیش نظر یہ ہے تصوف
مقصود تو واحد ہے اگر غور سے دیکھو
عامل نہ رہے اس کے اسی کا ہے تاسف

(271)

اکبر سے میں نے پوچھا اے واعظ طریقت
دنیائے دوں سے رکھوں میں کس قدر تعلق
اس نے دیا بلاغت سے یہ جواب مجھ کو
انگریز کو ہے نیٹو سے جس قدر تعلق

(267)

वज़ओ रविश अत्फ़ाल की है क़ौम पर बारे गिराँ
रस्मों क़ा शिकवा एक तरफ़ मज़हब का रोना एक तरफ़
कहते हैं लड़के भी मगर कालेज से फ़ुर्सत है कहाँ
ये सारी बातें एक तरफ़ और पास होना एक तरफ़

(268)

लग़ज़िशें मद्दे ज़राफ़त में जो कुछ आएं नज़र
दोस्तों से इल्तेजा ये है करें उसको मुआफ़
सर्द मौसम था हवायें चल रही थीं वर्फ़वार
शाहिदे मानी ने ओढ़ा है ज़राफ़त का लेहाफ़

(269)

बेगज़ट हो के जो रहिए तो मुहल्ले में हक़ीर
बागज़ट हो के जो चलिए तो फ़रिश्तों में ख़फ़ीफ़
कैसे चक्कर में बुज़ुर्गों को फँसा रक्खा है
हज़रते पीरे फ़लक भी हैं अजव ज़ाते शरीफ़

(270)

क़ुरआन रहे पेशे नज़र ये है शरीअत
अल्लाह रहे पेशे नज़र ये है तसव्वुफ़
मक़सूद तो वाहिद है अगर ग़ौर से देखो
आमिल न रहे उसके इसी का है तास्सुफ़

(271)

अकबर से मैंने पूछा ऐ वाइज़े तरीक़त
दुनियाए दूँ से रक्खूँ मैं किस क़दर तअल्लुक़
उसने दिया बलाग़त से ये जवाब मुझको
अंग्रेज़ को है नेटिव से जिस क़दर तअल्लुक़

(272)

ترقی خواہ ہے تو صحن مسجد چھوڑ اے اکبر
کہا اس نے ترقی ہے تو خود پہنچے گی مسجد تک
نود نہ نام ادھر ننانوے کا پھیر ادھر یعنی
انھیں سو تک پہنچنا ہے مجھے اللہ واحد تک

(273)

سر تراشا ان کا کاٹا ان کا پاؤں
وہ ہوئے ٹھنڈے گئے یہ بھی پگھل
شیخ کو یخ کردیا مومن کو موم
دونوں کی حالت گئی آخر بدل

(274)

مولوی ہو ہی چکے تھے نذر کالج اس سے قبل
خانقاہیں رہ گئی تھیں اب ہے ان کا انہدام
لکچرر مضمون لکھتے ہیں تصوف کے خلاف
الوداع اے ذوق باطن الوداع اے فیض عام

(275)

بند ٹاپے میں تھے وہ بنگلے پر
صبح کے وقت ہنس پڑی اک میم
جب وہ بولے بجائے کوکڑوں کوں
مرغ شاخ درخت لاہوتیم

(276)

بندوں کے فہم وزور کی اک حد ہے وہ بھی ہیچ
کرتا ہے خود وہ اپنی خدائی کا انتظام
ان ممبروں میں کوئی کدورت نہ ہو بہم
آپس میں بھی کریں یہ صفائی کا انتظام

(272)

तरक़्क़ी ख़्वाह है तो सेहने मस्जिद छोड़ ऐ अकबर
कहा उसने तरक़्क़ी है तो खुद पहुँचेगी मस्जिद तक
नवद नुह नाग इधर निन्नानवे का फेर उधर यानी
उन्हें सौ तक पहुँचना है मुझे अल्लाह वाहिद तक

(273)

सर तराशा उनका काटा इनका पाँव
वो हुए ठंडे गए ये भी पिघल
शैख़ को यख़ कर दिया मोमिन को मोम
दोनों की हालत गई आख़िर बदल

(274)

मौलवी हो ही चुके थे नज़्रे कालेज इससे क़ब्ल
ख़ानक़ाहें रह गई थीं अब है उनका इन्हेदाम
लेक्चरर मज़मून लिखते हैं तसव्वुफ़ के ख़िलाफ़
अलविदा ऐ ज़ौक़े बातिन अलविदा ऐ फ़ैज़े आम

(275)

बंद टापे में थे वो बंगले पर
सुब्ह के वक़्त हँस पड़ी एक मेम
जब वो बोले बजाए कूकड़ूकूँ
मुर्ग़े शाख़े दरख़्ते लाहूतेम

(276)

बंदों के फ़हमो ज़ोर की एक हद है वो भी हेच
करता है ख़ुद वो अपनी ख़ुदाई का इंतेज़ाम
इन मेम्बरों में कोई कदूरत न हो बहम
आपस में भी करें ये सफ़ाई का इंतेज़ाम

(277)

یکے ذی علم در اسکول روزے
فتاد از جانب پبلک بدستم
بدو گفتم کہ کفری یا بلائی
کہ پیش اعتقادات تو پستم
بگفتا مسلم مقبول بودم
ولے یک عمر با ملحد نشستم
جمال نیچری در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں شیخم کہ ہستم

(278)

نہیں ہے گو مرے پائے ثبات کو لغزش
ہوائے دہر سے میں دم بدم پگھلتا ہوں
بسان شمع فروغ اپنا ہے ہر اک پہ عیاں
مگر مجھی کو فقط ہے یہ حس کہ جلتا ہوں

(279)

گو بہت اونچی ہے پرواز حریف
شیخ برگڈ کم نہیں ہیں جمپ میں
ان کا طوطی بولتا ہے عرش پر
ان کی مرغی بولتی ہے کمپ میں

(280)

دل کو اک غم نے گھیر رکھا ہے
کیا کسی سمت التفات کروں
ہم نشیں مجھ سے کچھ نہ پوچھ اس وقت
جی نہیں چاہتا کہ بات کروں

(277)

यके जी इल्म दर स्कूल रोजे
फ़ातद अज़ जानिबे पब्लिक बदस्तम
बदू गुफ़्तम कि कुफ़्री या बलाई
कि पेशे एतक़ादाते तू पस्तम
बगुफ़्ता मुस्लिमे मक़बूल बूदम
वले यक उम्र बा मुल्हिद नशस्तम
जमाले नेचरी दर मन असर कर्द
वगर्ना मन हमाँ शैख़म कि हस्तम

(278)

नहीं है गो मेरे पाए सेबात को लग़ज़िश
हवाए दहर से मैं दम बदम पिघलता हूँ
बसाने शम्अ फ़रोग़ अपना है हर एक पे अयाँ
मगर मुझी को फ़क़त है ये हिस कि जलता हूँ

(279)

गो बहुत ऊँची है परवाज़े हरीफ़
शैख़े बिरगेड कम नहीं हैं जम्प में
उनका तूती बोलता है अर्श पर
इनकी मुर्ग़ी बोलती है कम्प में

(280)

दिल को एक ग़म ने घेर रक्खा है
क्या किसी सम्त इल्तेफ़ात करूँ
हमनशीं मुझसे कुछ न पूछ इस वक़्त
जी नहीं चाहता कि बात करूँ

(281)

داغ دل پر نظر یاس نہ کر اے اکبر
کوئی ذرہ چمن دہر میں بے کار نہیں
تجھ پہ گلزار کھلائے گا یہی داغ کبھی
آج گو طبع تری محرم اسرار نہیں

(282)

بت سے حاصل کی موافق اپنے رائے
نشۂ نخوت میں اب سرشار ہیں
پوچھے کوئی حضرت والا سے یہ
آپ فاتح ہیں کہ ڈگری دار ہیں

(283)

وجد عارف کی حقیقت کچھ سنا دوں آپ کو
گو کہ میری اصل کیا اک بندۂ ناچیز ہوں
ناچتی ہے روح انسانی بدن میں شوق سے
جب کبھی پا جاتی ہے پرتو کہ میں کیا چیز ہوں

(284)

خشک ہے بالکل شجر امید کا
گل میں سرخی ہے نہ سبزی برگ میں
شغل اپنا کیا بتاؤں آپ سے
جی رہا ہوں انتظار مرگ میں

(285)

علم دیں حاصل کیا لیکن قباحت یہ ہوئی
صرف سکھلانے میں لذت ہے عمل میں کچھ نہیں
زیست کا مصرع بنے خود آہ سوزاں تب ہے لطف
ورنہ اے اکبر تری نظم و غزل میں کچھ نہیں

(281)

दाग़े दिल पर नज़रे यास न कर ऐ अकबर
कोई ज़र्रा चमने दह्र में बेकार नहीं
तुझ पे गुलज़ार खिलाएगा यही दाग़ कभी
आज गो तब्अ तेरी महरमे असरार नहीं

(282)

बुत से हासिल की मुवाफ़िक़ अपने राय
नश्शा-ए नख़वत में अब सरशार हैं
पूछे कोई हज़रते वाला से ये
आप फ़ातेह हैं कि डिग्रीदार हैं

(283)

वज्दे आरिफ़ की हक़ीक़त कुछ सुना दूँ आपको
गो कि मेरी अस्ल क्या एक बंदा-ए नाचीज़ हूँ
नाचती है रुह इंसानी बदन में शौक से
जब कभी पा जाती है परतौ कि मैं क्या चीज़ हूँ

(284)

ख़ुश्क है बिल्कुल शजर उम्मीद का
गुल में सुर्ख़ी है न सब्ज़ी बर्ग में
शग़्ल अपना क्या बताऊँ आपसे
जी रहा हूँ इंतेज़ारे मर्ग में

(285)

इल्मे दीं हासिल किया लेकिन क़बाहत ये हुई
सिर्फ़ सिखलाने में लज़्ज़त है अमल में कुछ नहीं
ज़ीस्त का मिसरा बने ख़ुद आहे सोज़ाँ तब है लुत्फ़
वर्ना ऐ अकबर तेरी नज़्मो ग़ज़ल में कुछ नहीं

(286)

نہ واعظ کی کوئی سنتا نہ پڑھتا ہے مصنف کی
زباں بکتی ہی رہتی ہے قلم چلتے ہی رہتے ہیں
جو تھک کر بیٹھ جاتا ہوں زمیں کہتی ہے یہ مجھ سے
ترے رکنے سے کیا ہوتا ہے ہم چلتے ہی رہتے ہیں

(287)

منہ لگایا جنھیں اس بت نے بنے وہ ناقوس
ساز ملت میں تو اب سر یہی اسلام کے ہیں
نہ نظر آئے جبیں پر جو نشان سجدہ
تو سمجھ لو یہ مسلمان فقط نام کے ہیں

(288)

جب خدمت دل میں رہنے کو خالق نے زبانیں دیں منہ میں
اچھے ہیں وہی دل اے اکبر اللہ کی باتیں جن سے اٹھیں
اس بزم میں مجھ سے کہتے ہیں سب موقع کے مطابق بات کہو
اور ہم نے یہ دل میں ٹھانی ہے یا دل کی کہیں یا کچھ نہ کہیں

(289)

ہو رہا ہے نفاذ حکم فنا
نہ مکیں اس سے بچتے ہیں نہ مکان
توپیں خود آکے اب تو میداں میں
کہتی ہیں کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانْ

(290)

لکھا تھا کہ مشتاق ملاقات ہوں بے حد
پاؤں جو اجازت تو دم چند کو آؤں
آیا یہ جواب آیئے جب چاہیے لیکن
افسوس کہ میں آپ کا مشتاق نہیں ہوں

(286)

न वाइज़ की क़ोई सुनता न पढ़ता है मुसन्निफ़ की
ज़बाँ बकती ही रहती है क़लम चलते ही रहते हैं
जो थक कर बैठ जाता हूँ ज़मीं कहती है ये मुझसे
तेरे रुकने से क्या होता है हम चलते ही रहते हैं

(287)

मुँह लगाया जिन्हें उस बुत ने बने वो नाक़ूस
साज़े मिल्लत में तो अब सुर यही इस्लाम के हैं
न नज़र आए जबीं पर जो निशाने सज्दा
तो समझ लो ये मुसलमान फ़क़त नाम के हैं

(288)

जब ख़िदमते दिल में रहने को ख़ालिक़ ने ज़बानें दीं मुँह में
अच्छे हैं वही दिल ऐ अकबर अल्लाह की बातें जिनसे उठें
इस बज़्म में मुझसे कहते हैं सब मौक़े के मुताबिक़ बात कहो
और हमने ये दिल में ठानी है या दिल की कहें या कुछ न कहें

(289)

हो रहा है निफ़ाज़े हुक्मे फ़ना
न मकीं इससे बचते हैं न मकान
तोपें ख़ुद आके अब तो मैदाँ में
कहती हैं क़ुल्लो मन अलैहा फ़ान

(290)

लिक्खा था कि मुश्ताक़े मुलाक़ात हूँ बेहद
पाऊँ जो इजाज़त तो दमे चंद को आऊँ
आया ये जवाब आइए जब चाहिए लेकिन
अफ़सोस कि मैं आपका मुश्ताक़ नहीं हूँ

(291)

دنیوی کاموں کے گو ہیں قاعدے
قاعدوں کا قاعدہ کوئی نہیں
جو مشیت اس کی ہے وہ قاعدہ
بحث کچھ فائدہ کوئی نہیں

(292)

فلسفی تجربہ کرتا تھا ہوا میں رخصت
مجھ سے وہ کہنے لگا آپ کدھر جاتے ہیں
کہہ دیا میں نے ہوا تجربہ مجھ کو تو یہی
تجربہ ہو نہیں چکتا ہے کہ مرجاتے ہیں

(293)

خبر کیا انقلاب دہر کی ان نوجوانوں کو
نئی حالت نئی آنکھیں نئے ان کے ترانے ہیں
بڑی عمریں ہیں جن کی ان سے سنیے حال دنیا کا
نگاہوں میں زمانے ہیں زبانوں پر فسانے ہیں

(294)

ہر خاک کے پتلے کو ابھارا ہے فلک نے
یکتائی کے اظہار میں مست اہل زمیں ہیں
ہر اک کو یہ دعویٰ ہے کہ ہم بھی ہیں کوئی چیز
اور ہم کو ہے یہ ناز کہ ہم کچھ بھی نہیں ہیں

(295)

کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ طلسم ہستی
اس کی قدرت کے کرشمے بھی عجب ہوتے ہیں
جان جب خاک میں پڑتی ہے تو ہوتی ہے خوشی
خاک جب خاک میں ملتی ہے تو سب روتے ہیں

(291)

दुनयवी कामों के गो हैं क़ायदे
क़ायदों का क़ायदा कोई नहीं
जो मशीयत उसकी है वो क़ायदा
बहस कीजै फ़ायदा कोई नहीं

(292)

फ़ल्सफ़ी तज़्रबा करता था हुआ मैं रूख़सत
मुझसे वो कहने लगा आप किधर जाते हैं
कह दिया मैंने हुआ तज़्रबा मुझको तो यही
तज़्रबा हो नहीं चुकता है कि मर जाते हैं

(293)

ख़बर क्या इंक़लाबे दहर की इन नौजवानों को
नई हालत नई आँखें नए इनके तराने हैं
बड़ी उम्रें हैं जिनकी उनसे सुनिए हाल दुनिया का
निगाहों में ज़माने हैं ज़बानों पर फ़साने हैं

(294)

हर ख़ाक के पुतले को उभारा है फ़लक ने
यकताई के इज़्हार में मस्त अहले ज़मीं हैं
हर एक को ये दावा है कि हम भी हैं कोई चीज़
और हमको है ये नाज़ कि हम कुछ भी नहीं हैं

(295)

कुछ समझ में नहीं आता ये तिलिस्मे हस्ती
उसकी क़ुदरत के करिश्मे भी अजब होते हैं
जान जब ख़ाक में पड़ती है तो होती है ख़ुशी
ख़ाक जब ख़ाक में मिलती है तो सब रोते हैं

(296)

پایا جب کمپ کے چکر میں انھیں سب کا شریک
رشک جاتا رہا اس پر کہ بڑے عالم ہیں
صبر و آزادی و طاعت کے مزے لو اکبر
ان کی راہوں پہ انھیں چھوڑ دو جو حاکم ہیں

(297)

گرجا میں لاٹ صاحب مسجد میں شیخ صاحب
بدھو فلاسفی کے کمرے میں سڑ رہے ہیں
خاک اڑ رہی ہے گھر میں ڈیوڑھی میں غل مچا ہے
مذہب کے ہیں مخالف بھائی سے لڑ رہے ہیں

(298)

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر
خاتون خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں
ذی علم و متقی ہوں جو ہوں ان کے منتظم
استاد اچھے ہوں مگر استاد جی نہ ہوں

(299)

اللہ نے کہا ہے تم زیر امتحاں ہو
ہم جانتے ہیں بس ہم دنیا کے ممتحن ہیں
خود نفس کے ہیں تابع تقویٰ سے بے تعلق
اوروں پہ نکتہ چینی میں غرق رات دن ہیں

(300)

ادھر جوانوں کو ہے یہ سودا کہ سیر بازار انھیں کرائیں
ادھر خواتین خلوت آرا ہنوز مست اپنی نوج میں ہیں
مگر یہ قید حرم کہاں تک حجاب کے دن نقاب کب تک
کہ کمبر وتر سا کی لیڈیاں بھی شریک واعظ کی فوج میں ہیں

(296)

पाया जब कम्प के चक्कर में उन्हें सबका शरीक
रश्क जाता रहा उस पर कि बड़े आलिम हैं
सब्रो आज़ादी ओ ताअत के मज़े लो अकबर
उनकी राहों पे उन्हें छोड़ दो जो हाकिम हैं

(297)

गिरजा में लाट साहब मस्जिद में शैख़ साहब
बुद्धू फ़िलासफ़ी के कमरे में सड़ रहे हैं
ख़ाक उड़ रही है घर में ड्योढ़ी में ग़ुल मचा है
मज़हब के हैं मुख़ालिफ़ भाई से लड़ रहे हैं

(298)

तालीम लड़कियों की ज़रूरी तो है मगर
ख़ातूने ख़ाना हों वो सभा की परी न हों
ज़ी इल्मो मुत्तक़ी हों जो हों उनके मुंतज़िम
उस्ताद अच्छे हों मगर उस्ताद जी न हों

(299)

अल्लाह ने कहा है तुम ज़ेरे इम्तेहाँ हो
हम जानते हैं बस हम दुनिया के मुम्तहिन हैं
ख़ुद नफ़्स के हैं ताबे तक़्वा से बेतअल्लुक़
औरों पे नुक्ताचीनी में ग़र्क़ रात दिन हैं

(300)

उधर जवानों को है ये सौदा कि सैरे बाज़ार उन्हें करायें
इधर ख़्वातीने ख़ल्वत आरा हनूज़ मस्त अपनी नीज में हैं
मगर ये क़ैदे हरम कहाँ तक हिजाब के दिन नक़ाब कब तक
कि गब्रो तरसा की लेडियाँ भी शरीक वाइज़ की फ़ौज में हैं

(301)

اک طرف تمکین ہے اور بے قراری اک طرف
انتظام طبع انساں ہے خدا کے ہاتھ میں
ہے وہی دیوار میں مٹی بگولے میں جو ہے
نیو کے پنجے میں وہ ہے یہ ہوا کے ہاتھ میں

(302)

بیجا ہو اعتراض تو اس پر بھی ہیں خموش
گو دل ہی دل میں غصے سے بھنتے بھی خوب ہیں
کہتے ہیں خوب حضرت اکبر شک اس میں کیا
لیکن میں دیکھتا ہوں کہ سنتے بھی خوب ہیں

(303)

آدم چھٹے بہشت سے گیہوں کے واسطے
مسجد سے ہم نکل گئے بسکٹ کی چاٹ میں
صاحب سلامت اب بھی مری شیخ جی سے ہے
لیکن چھٹے چھ ماہے وہی راہ باٹ میں

(304)

خانقاہوں کے کھلیں در کس طرح
ہیں کواڑ اب تنگ اپنی چول میں
حکم گردوں ہے کہ حلقے چھوڑ دو
یا پریس میں جاؤ یا اسکول میں

(305)

گردوں نے ہم کو اس کا لقمہ بنا دیا ہے
تہذیب مغربی کے معدے میں ہم پڑے ہیں
شخصیتیں جو اکثر تم دیکھتے ہو باقی
کیلوس ہورہا ہے لقمے بڑے بڑے ہیں

(301)

एक तरफ़ तम्कीन है और बेक़रारी एक तरफ़
इंतेज़ामे तब्ए इंसाँ है ख़ुदा के हाथ में
है वही दीवार में मिट्टी बगोले में जो है
नीव के पंजे में वो है ये हवा के हाथ में

(302)

बेजा हो एतराज़ तो उस पर भी हैं ख़मोश
गो दिल ही दिल में गुस्से से भुनते भी ख़ूब है
कहते हैं ख़ूब हज़रते अकबर शक इसमें क्या
लेकिन मैं देखता हूँ कि सुनते भी ख़ूब हैं

(303)

आदम छुटे बेहिश्त से गेहूँ के वास्ते
मस्जिद से हम निकल गए बिस्कुट की चाट में
साहब सलामत अब भी मेरी शैख़ जी से है
लेकिन छटे छमाहे वही राह बाट में

(304)

ख़ानक़ाहों के खुलें दर किस तरह
हैं किवाड़ अब तंग अपनी चूल में
हुक्मे गर्दूं है कि हल्क़े छोड़ दो
या प्रेस में जाओ या स्कूल में

(305)

गर्दूं ने हमको उसका लुक़्मा बना दिया है
तहज़ीबे मग़रिबी के मेदे में हम पड़े हैं
शख़्सीयतें जो अक्सर तुम देखते हो बाक़ी
कैलूस हो रहा है लुक़्मे बड़े बड़े हैं

اللہ نے جو چاہا ہم ہضم ہی نہ ہوں گے
توحید اور قناعت کے پاسباں کھڑے ہیں
البتہ ان کی نسبت کچھ رائے میں نہ دوں گا
جو اس سے خون ملنے کی آس پر اڑے ہیں

(306)

مناسب ہے نئی تعلیم نسواں
یہی راہ آپ اب بے رد و کد لیں
سمجھ لیں لاکھ باتوں کی یہ اک بات
میاں بدلے تو بی بی کیوں نہ بدلیں

(307)

قرآن و حدیث میں ہے ڈوبا واعظ
چسپاں ہو مگر یہ اس کا مضمون کہاں
گھر پہلے بنا کے خانہ داری سکھلا
ملت ہی نہیں ہے جب تو قانون کہاں

(308)

میں کب کہتا ہوں وہ مسلمان نہیں
سب میں چمکے ہوئے ہیں لاثانی ہیں
میں تو اتنا ہی کر رہا تھا دریافت
قومی ہیں کہ مذہبی کہ روحانی ہیں

(309)

خدا کی راہ میں پہلے بسر کرتے تھے سختی سے
محل میں بیٹھ کر اب عشق قومی میں تڑپتے ہیں
زمیں اچھی شعاع مہر کا جس پر اثر پہنچے
وہی دل خوب ہیں جو گرمیٔ عرفاں سے تپتے ہیں

अल्लाह ने जो चाहा हम हज़्म ही न होंगे
तौहीद और क़नाअत के पासबाँ खड़े हैं
अलबत्ता उनकी निस्बत कुछ राय मैं न दूँगा
जो उससे ख़ून मिलने की आस पर अड़े हैं

(306)

मुनासिब है नई तालीमे निस्वाँ
यही राह आप अब बेरद्दो कद लें
समझ लें लाख बातों की ये एक बात
मियाँ बदले तो बीबी क्यों न बदलें

(307)

क़ुरआनो हदीस में है डूबा वाइज़
चस्पाँ हो मगर ये उसका मज़मून कहाँ
घर पहले बना के ख़ानादारी सिखला
मिल्लत ही नहीं है जब तो क़ानून कहाँ

(308)

मैं कब कहता हूँ वो मुसलमान नहीं
सब में चमके हुए है लासानी हैं
मैं तो इतना ही कर रहा था दर्याफ़्त
क़ौमी हैं कि मज़हबी कि रूहानी हैं

(309)

ख़ुदा की राह में पहले बसर करते थे सख़्ती से
महल में बैठ कर अब इश्क़े क़ौमी में तड़पते हैं
ज़मीं अच्छी शुआ-ए मेह्र का जिस पर असर पहुँचे
वही दिल ख़ूब हैं जो गर्मी-ए इरफ़ाँ से तपते हैं

(310)

بعض مسلم تو ایسے ہیں موجود
منہ جو لحم بقر سے موڑتے ہیں
فوجی گورے مگر رکیں کیوں کر
جان بل کب گئو کو چھوڑتے ہیں

(311)

ہر طرف برپا ہے طوفان عناد و اختلاف
برہمن اور شیخ سوشل ساز و ساماں کیا کریں
پالسی مغرب پہ مشرق پر تعصب ہے سوار
اس کو ہندو کیا کریں اس کو مسلماں کیا کریں

(312)

تقلید حریف میں جو پہنچے نقصان
افسوس اس کا ہو کیوں دل ملت میں
مسجد کی مصیبتوں میں دیتے امداد
ہوٹل میں پٹو تو شیخ جی کیوں دوڑیں

(313)

فدا ہوں ہادیان دین و ملت کے نشانوں پر
پرستش میں مگر تقلید ابراہیم کرتا ہوں
فروغ روئے انسانی بھی ہے اور شمس تاباں بھی
مگر میں لااحب الآفلین تعلیم کرتا ہوں
در دل اہل دل کا جب کھلا ہو جانب عرفاں
تو بے شک فیض روحانی کو بھی تسلیم کرتا ہوں

(314)

چھٹویں صدی کی بدیاں کب تک گنا کرو گے
تم بیسویں صدی کی نیکی کا جائزہ لو

(310)

बाज़ मुस्लिम तो ऐसे हैं मौजूद
मुँह जो लहमे बक़र से मोड़ते हैं
फ़ौजी गोरे मगर रुकें क्योंकर
जान बुल कब गऊ को छोड़ते हैं

(311)

हर तरफ़ बरपा है तूफ़ाने एनादो इख़्तिलाफ़
बर्हमन और शैख़ सोशल साज़ो सामाँ क्या करें
पालिसी मग़रिब पे मशरिक़ पर तअस्सुब है सवार
इसको हिन्दू क्या करें इसको मुसलमाँ क्या करें

(312)

तक़्लीदे हरीफ़ में जो पहुँचे नुक़सान
अफ़सोस उसका हो क्यों दिले मिल्लत में
मस्जिद की मुसीबतों में देते इम्दाद
होटल में पिटो तो शैख़ जी क्यों दौड़ें

(313)

फ़िदा हूँ हादियाने दीनो मिल्लत के निशानों पर
परस्तिश में मगर तक़्लीदे इब्राहीम करता हूँ
फ़रोग़े रुए इंसानी भी है और शम्से ताबाँ भी
मगर मैं ला उहिब्बुल आफ़िलीं तालीम करता हूँ
दरे दिल अहले दिल का जब खुला हो जानिबे इरफ़ाँ
तो बेशक फ़ैज़े रूहानी को भी तस्लीम करता हूँ

(314)

छटवीं सदी की बदियाँ कब तक गिना करोगे
तुम बीसवीं सदी की नेकी का जायज़ा लो

نیت کو اپنی دیکھو اعمال اپنے جانچو
دوزخ بنو نہ سب پر جنت کا راستہ لو

(315)

میں تو اٹھتا ہوں تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہ کہہ کر
نہیں ہوتا جو کوئی میرا مددگار نہ ہو
ذلت و رنج کا خوگر مجھے کر دے اے حرص
یا ضرورت سے زیادہ کی طلب گار نہ ہو

(316)

ترکیب دعا کے لیے پیروں کے ہو پیرو
جب وقت دعا ہو تو خدا ہی کو پکارو
محفوظ رہو شرک سے ہادی کو بھی مانو
میرا تو یہی قول ہے سن لو اسے یارو

(317)

کسی کو بھی کسی سے کچھ نہیں اس باب میں جھگڑا
کرو تم دھیان پرمیشر کا دل کو اس کا درشن ہو
مگر مشکل تو یہ ہے نام سب لیتے ہیں مذہب کا
غرض لیکن یہ ہوتی ہے جتھا ہو اور بھوجن ہو

(318)

تابع ہوں ہادیان طریق صواب کا
لیکن طلب کروں گا خدا کی پناہ کو
اس کے خلاف آپ کی بحثیں ہیں نادرست
فرمایئے چراغ کو دیکھوں کہ راہ کو

(319)

کون کہتا ہے کہ تعلیم زناں خوب نہیں
ایک ہی بات فقط کہنا ہے یاں حکمت کو

नीयत को अपनी देखो आमाल अपने जाँचो
दोज़ख़ बनो न सब पर जन्नत का रास्ता लो

(315)

मैं तो उठता हूँ तवक्कलतो अलल्लाह कह कर
नहीं होता जो कोई मेरा मददगार न हो
ज़िल्लतो रंज का ख़ूगर मुझे कर दे ऐ हिर्स
या ज़रुरत से ज़ियादा की तलबगार न हो

(316)

तर्कीबे दुआ के लिए पीरों के हो पैरौ
जब वक़्ते दुआ हो तो ख़ुदा ही को पुकारो
महफ़ूज़ रहो शिर्क से हादी को भी मानो
मेरा तो यही क़ौल है सुन लो इसे यारो

(317)

किसी को भी किसी से कुछ नहीं इस बाब में झगड़ा
करो तुम ध्यान परमेशर का दिल को उसका दर्शन हो
मगर मुश्किल तो ये है नाम सब लेते हैं मज़हब का
ग़रज़ लेक्नि ये होती है जथा हो और भोजन हो

(318)

ताबे हूँ हादियाने तरीक़े सवाब का
लेकिन तलब करुँगा ख़ुदा की पनाह को
इसके ख़िलाफ़ आपकी बहसें हैं नादुरुस्त
फ़रमाइए चेराग़ को देखूँ कि राह को

(319)

कौन कहता है कि तालीमे ज़नाँ ख़ूब नहीं
एक ही बात फ़क़त कहना है याँ हिकमत को

دو اسے شوہر و اطفال کی خاطر تعلیم
قوم کے واسطے تعلیم نہ دو عورت کو

(320)

وزن نامحدود میزان نظر میں خوب ہے
نام کی خاطر تراش کر تولہ ماشہ کیوں بنو
دین حق ہے آنکھ زینت ہے تماشائے جہاں
تم تماشائی رہو اکبر تماشا کیوں بنو

(321)

پڑھ دیا اکبر مغموم نے یہ شعر بلیغ
جب کہا اس سے کہ اس بزم میں کچھ تم بھی کہو
چین کے ساتھ ہم اس وقت بھی رہ سکتے ہیں
شرط یہ ہے کہ فقط پیٹ ہو اور آنکھ نہ ہو

(322)

اک دل لگی ہے وقت گذرنے کے واسطے
دیکھو تو ممبروں کے ذرا ایر پھیر کو
ایسی کمیٹیوں سے ہے پھل کا امیدوار
اکبر درخت سمجھا ہے پتوں کے ڈھیر کو

(323)

مذہب کی لیپ پوت سے دبتی نہیں ہے عقل
بس عشق ہی مٹاتا ہے اس کی کرید کو
دین خدا کے نور کا جلوہ نصیب ہو
دل کی نگاہ پائے جو وحدت کے بھید کو

(324)

رنگ زمانہ طرز طبائع کا بھی ہے پاس
تقویٰ کا گو خیال بہت ہے جناب کو

दो उसे शौहरो अत्फ़ाल की ख़ातिर तालीम
क़ौम के वास्ते तालीम न दो औरत को

(320)

वज़्न नामहदूद मीज़ाने नज़र में ख़ूब है
नाम की ख़ातिर तरश कर तोला माशा क्यों बनो
दीने हक़ है आँख ज़ीनत है तमाशाए जहाँ
तुम तमाशाई रहो अकबर तमाशा क्यों बनो

(321)

पढ़ दिया अकबरे मग़मूम ने ये शेरे बलीग़
जब कहा उससे कि इस बज़्म में कुछ तुम भी कहो
चैन के साथ हम इस वक़्त भी रह सकते हैं
शर्त ये है कि फ़क़त पेट हो और आँख न हो

(322)

एक दिल्लगी है वक़्त गुज़रने के वास्ते
देखो तो मेम्बरों के ज़रा एर फेर को
ऐसी कमेटियों से है फल का उमीदवार
अकबर दरख़्त समझा है पत्तों के ढेर को

(323)

मज़हब की लीप पोत से दबती नहीं है अक़्ल
बस इश्क़ ही मिटाता है उसकी कुरेद को
दीने ख़ुदा के नूर का जलवा नसीब हो
दिल की निगाह पाए जो वहदत के भेद को

(324)

रंगे ज़माना तर्ज़े तबाए का भी है पास
तक़वा का गो ख़याल बहुत है जनाब को

مرعوب ہوگئے ہیں ولایت سے شیخ جی
اب صرف منع کرتے ہیں دیسی شراب کو

(325)

فخر ملت تھے مہدی[1] مرحوم
کیوں نہ غم ان کا ہو ہر اک دل کو
سال رحلت کا مادہ اکبر
مومن پاک بے نظیر لکھو
۱۳۳۱ہجری

(326)

اس کو سنتا ہوں اس پہ جھکتا ہوں
کوئی دعویٰ ہو یا کوئی درگاہ
ایک اور اک دو مگر زبان پہ ہے
دل میں ہے لَااِلٰہ اِلَّااللّٰہ

(327)

وفات دختر جناب منشی افتخار حسین صاحب کاکوروی، ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ

چل بسی وہ دختر گل پیرہن
ہوگیا ویراں ہمارا باغ آہ
سال رحلت کیا کہوں اے افتخار
دیکھتے ہی ہیں جگر میں داغ آہ
۱۳۳۴ہجری

(328)

اکبر کی خرافات سے ناخوش ہوئے ایسے
نامہ ہے نہ پیغام نہ حصہ ہے نہ بخرہ

---

[1] رئیس جائس، اودھ و وکیل الہ آباد

मरऊब हो गए हैं विलायत से शैख़ जी
अब सिर्फ़ मन्अ करते हैं देसी शराब को

(325)

फ़ख़्रे मिल्लत थे मेहदी-ए[1] मरहूम
क्यों न ग़म उनका हो हर एक दिल को
साले रेहलत का माद्दा अकबर
मोमिने पाक बेनज़ीर लिखो
1331 हिजरी

(326)

उसको सुनता हूँ उसपे झुकता हूँ
कोई दावा हो या कोई दरगाह
एक और एक दो मगर ज़बान पे है
दिल में है ला इलाह इल्लल्लाह

(327)

वफ़ात दुख़्तरे जनाब मुंशी इफ़्तख़ार हुसैन साहब काकोरवी, डिप्टी कलक्टर लखनऊ

चल बसी वो दुख़्तरे गुल पैरहन
हो गया वीराँ हमारा बाग़ आह
साले रेहलत क्या कहूँ ऐ इफ़्तख़ार
देखते ही हैं जिगर में दाग़ आह
1334 हिजरी

(328)

अकबर की ख़ुराफ़ात से नाख़ुश हुए ऐसे
नामा है न पैग़ाम न हिस्सा है न बख़ारा

1. रईस जायस, अवध व वकील इलाहाबाद

مانا کہ حسینوں کے لیے ناز ہے لازم
لیکن کوئی پوچھے تو کہ پاگل سے بھی نخرہ

(329)

جویائے رازِ حسنِ ازل سے کہے کوئی
سن صوت سرمدی کو کلام مبیں کو دیکھ
ارشاد ہے کہ شرک نہ کر اور نماز پڑھ
معنی یہ ہیں کسی کو نہ دیکھ اور ہمیں کو دیکھ

(330)

مذاق بادہ کشی تھا خلاف حکم خدا
بجھ کہ بہت کچھ جڑ اس کی ٹوٹ گئی
عجیب نسخۂ عرفاں دیا تصوف نے
کہ نشہ تیز ہوا اور شراب چھوٹ گئی

(331)

شامت آئی ہے یہ مسلم ہے
بحث اتنی ہی رہ گئی کس کی
میری جانب اشارہ غالب ہے
یعنی اکثر یہ کہتے ہیں اس کی
خیر جو کچھ خدا کی مرضی ہو
کھل ہی جائے گا آئی ہے جس کی
اس قدر تو مجھے بھی کھٹکا ہے
بڑھ گئی ہے مری بہت ٹھسکی

(332)

وجد میں آئے حیرتوں میں رہے
عجز کے ساتھ لب کشائی کی

माना कि हसीनों के लिए नाज़ है लाज़िम
लेकिन कोई पूछे तो कि पागल से भी नख़रा

(329)

जोयाए राज़े हुस्ने अज़ल से कहे कोई
सुन सौते सरमदी को कलामे मुबीं को देख़
इरशाद है कि शिर्क न कर और नमाज़ पढ़
मानी ये हैं किसी को न देख और हमीं को देख

(330)

मज़ाके बादाकशी था ख़िलाफ़े हुक्मे ख़ुदा
बेहम्देही कि बहुत कुछ जड़ उसकी टूट गई
अजीब नुस्ख़ा-ए इरफ़ाँ दिया तसव्वुफ़ ने
कि नश्शा तेज़ हुआ और शराब छूट गई

(331)

शामत आई है ये मुसल्लम है
बहस इतनी ही रह गई किस की
मेरी जानिब इशारा ग़ालिब है
यानी अक्सर ये कहते हैं इसकी
ख़ैर जो कुछ ख़ुदा की मर्ज़ी हो
खुल ही जाएगा आई है जिसकी
इस क़दर तो मुझे भी खटका है
बढ़ गई है मेरी बहुत व्हिस्की

(332)

वज्द में आए हैरतों में रहे
इज्ज़ के साथ लब कुशाई की

بندگی کا صلہ ملے نہ ملے
داد دے دی مگر خدائی کی

(333)

حضرت اکبر نے فرمایا یہ خوب
داد کے قابل ہے یہ فرزانگی
عذر ہم کو کچھ غلامی میں نہیں
ہے فقط تکلیف دہ بیگانگی

(334)

پڑھے اس جا جہاں تاثیر ملت جا نہیں سکتی
بسے اس جا کہ آواز اذاں بھی آ نہیں سکتی
تمھیں کو ناز ہوا اے نوجوانو اس طریقے پر
مری امید تو نغمہ خوشی کا گا نہیں سکتی

(335)

ہوائے کوچۂ مشرق کی موجیں یاد ہیں ہم کو
وہی تھی منزل راحت وہی رفتار اچھی تھی
نئی محفل کی نکٹائی تو گویا طوق گردن ہے
وہی بت خانہ بہتر تھا وہی زنار اچھی تھی

(336)

اعزاز بڑھ گیا ہے آرام گھٹ گیا ہے
خدمت میں ہے وہ لیزی اور ناچنے میں ریڈی
تعلیم کی خرابی سے ہو گئی بالآخر
شوہر پرست بی بی پبلک پسند لیڈی

(337)

سکہ بٹھا رہا تھا قرآن جب عرب پر
اس وقت پڑ رہی تھی بنیاد سلطنت کی

बंदगी का सिला मिले न मिले
दाद दे दी मगर ख़ुदाई की

(333)

हज़रते अकबर ने फ़रमाया ये ख़ूब
दाद के क़ाबिल है ये फ़र्ज़ानगी
उज़्र हमको कुछ ग़ुलामी में नहीं
है फ़क़त तक्लीफ़देह बेगानगी

(334)

पढ़े उस जा जहाँ तासीरे मिल्लत जा नहीं सकती
बसे उस जा कि आवाज़े अज़ाँ भी आ नहीं सकती
तुम्हीं को नाज़ हो ऐ नौजवानों इस तरीक़े पर
मेरी उम्मीद तो नग़मा ख़ुशी का गा नहीं सकती

(335)

हवाए कूचा-ए मशरिक़ की मौजें याद हैं हमको
वही थी मंज़िले राहत वही रफ़्तार अच्छी थी
नई महफ़िल की नेकटाई तो गोया तौक़े गर्दन है
वही बुतख़ाना बेहतर था वही ज़ुन्नार अच्छी थी

(336)

एज़ाज़ बढ़ गया है आराम घट गया है
ख़िदमत में है वो लेज़ी और नाचने में रेडी
तालीम की ख़राबी से हो गई बिलआख़िर
शौहर परस्त बीबी पब्लिक पसंद लेडी

(337)

सिक्का बिठा रहा था क़ुरआन जब अरब पर
उस वक़्त पड़ रही थी बुनियाद सल्तनत की

اس وقت میں ہو موزوں کیا مذہبی ترانہ
جب پاؤں شیخ کا ہے اور لے ہے ان کی گت کی

(338)

وجد میں لائے گا یہ مضمون اہل ذوق کو
دھوم تھی روز ازل اس سید ذی جاہ کی
جب رکے آثار فطرت کہہ کے حرف لاالٰہ
نور احمد سے اٹھی آواز الااللہ کی

(339)

خوب اک ناصح مشفق نے یہ ارشاد کیا
بزم میں اس نے تعلی جو کل اکبر کی سنی
نہ تری فوج نہ شاگرد نہ پیر و مرشد
نہ تو ارجن ہے نہ سقراط رشی ہے نہ منی
کس نگیں پر ہیں ترے نقش کے آثار عیاں
نوٹ بک تیری شکستہ تری پنسل ہے گھنی
فکر سے ذکر سے عبرت سے تجھے کام نہیں
واہ وا کے لیے لفظوں کی دکاں تو نے چنی
طبع میں تیری وہی خامی حرص دنیا
آتش خوف خدا سے نہ جلی ہے نہ بھنی
خودپرستی ہے بہت خلق کی خدمت کم ہے
دل دہی کم ہے تو ہے دل شکنی چار گنی
تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بہ گزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

(340)

فغاں کہ سوخت زغم جان افتخار حسین
دلش فسردہ شد از جور عالم فانی

इस वक्त में हो मौज़ूँ क्या मज़हबी तराना
जब पाँव शैख़ का है और लय है उनकी गत की

(338)

वज्द में लाएगा ये मज़मून अहले ज़ौक़ को
धूम थी रोज़े अज़ल उस सैयदे ज़ी जाह की
जब रुके आसारे फ़ितरत कह के हर्फ़े ला इलाह
नूरे अहमद से उठी आवाज़ इल्लल्लाह की

(339)

ख़ूब एक नासेहे मुश्फ़िक़ ने ये इरशाद किया
बज़्म में उसने तअल्ली जो कल अकबर की सुनी
न तेरी फ़ौज न शागिर्द न पीरो मुर्शिद
न तू अर्जुन है न सुक़रात ऋषि है न मुनी
किस नगीं पर हैं तेरे नक़्श के आसार अयाँ
नोटबुक तेरी शिकस्ता तेरी पेंसिल है घुनी
फ़िक्र से ज़िक्र से इब्रत से तुझे काम नहीं
वाह वा के लिए लफ़्ज़ों की दुकाँ तूने चुनी
तब्अ में तेरी वही ख़ामी-ए हिर्से दुनिया
आतशे ख़ौफ़े ख़ुदा से न जली है न भुनी
ख़ुदपरस्ती है बहुत ख़ल्क़ की ख़िदमत कम है
दिलदेही कम है तो है दिलशिकनी चार गुनी
तकिया बर जाए बुज़ुर्गां नतवाँ ज़द ब गज़ाफ़
मगर असबाबे बुज़ुर्गी हमा आमादा कुनी

(340)

फ़ुग़ाँ कि सोख़्त ज़े ग़म जाने इफ़्तख़ार हुसैन
दिलश फ़ुसुर्दा शुद अज़ जौरे आलमे फ़ानी

شمیم فاطمہ دخت عزیز و نور نظر
نہال نورس و زیبا بباغ امکانی
جمال صورت معنی خمیر ہستی او
بہ خلق نجم سعادت بخلق لاثانی
فغاں کہ دست اجل پنجہ زد بدامن او
کشید رخت اقامت ز عالم فانی
بہار گلشن ہستی ہنوز نادیدہ
پرید طائر روحش بحکم یزدانی
فراق لخت جگر را ز والدین پرس
چہ برتہا کہ بیفگند سوز پنہانی
ہزار شعلۂ حسرت کہ سرزد از دلہا
ہزار اشک مصیبت کہ کرد طغیانی
چو فکر سال وفاتش نمودم از سر آہ
شمیم خلد شدہ گفت فضل رحمانی
۱+۱۳۳۳=۱۳۳۴ ہجری

(341)

عقد سے کیا ہوں وہ خوش کہتی ہے بیوی ان کی
بے نماز آئے تو کب ہاتھ لگانے دوں گی
میں مسلمان کی لڑکی ہوں مسلمان ہوں خود
سامنے بھی انھیں واللہ نہ آنے دوں گی
ساس کہتی ہیں کہ پڑھواؤں گی سمجھا کے نماز
ایسے مسٹر کو بھلا ہاتھ سے جانے دوں گی

(342)

دل کو جنبش نہیں چلتی ہیں زبانیں بے سود
بے عمل علم کی تکرار سے ہوتا کیا ہے

शमीम फ़ातमा दुख़्ते अज़ीज़ो नूरे नज़र
निहाले नौरसो ज़ेबा बबाग़े इमकानी
जमाले सूरते मानी ख़मीरे हस्ती-ए ऊ
ब ख़ल्क़ नज्मे सआदत बख़ुल्क़ लासानी
फ़ुग़ाँ कि दस्ते अजल पंजा ज़द बदामने ऊ
कशीद रख़्ते अक़ामत ज़ आलमे फ़ानी
बहारे गुलशने हस्ती हनूज़ नादीदा
परीद तायरे रुहश बहुक्मे यज़दानी
फ़िराक़े लख़्ते जिगर रा ज़ वालदैन बपर्स
चे बर्क़हा कि बयफ़गंद सोज़े पिन्हानी
हज़ार शोला-ए हसरत कि सरज़द अज़ दिलहा
हज़ार अश्के मुसीबत कि कर्द तुग़यानी
चू फ़िक्रे साले वफ़ातश नमूदम अज़ सरे आह
<u>शमीमे ख़ुल्द शुदा</u> गुफ़्त फ़ज़्ले रहमानी
1333+1=1334 हिजरी

(341)

अक़्द से क्या हों वो ख़ुश कहती है बीवी उनकी
बेनमाज़ आए तो कब हाथ लगाने दूँगी
मैं मुसलमान की लड़की हूँ मुसलमान हूँ ख़ुद
सामने भी उन्हें वल्लाह न आने दूँगी
सास कहती हैं कि पढ़वाऊँगी समझा के नमाज़
ऐसे मिस्टर को भला हाथ से जाने दूँगी

(342)

दिल को जुंबिश नहीं चलती हैं ज़बानें बेसूद
बेअमल इल्म की तकरार से होता क्या है

جب قدم راہِ طلب میں نہ بڑھے اے اکبر
بیٹھ کر پاؤں ہلانے کا نتیجہ کیا ہے

(343)

شیخ جی کی نظر میں میں ہوں فقط
میری نظروں میں ساری دنیا ہے
بس یہی وجہ ہے کہ اے اکبر
مجھ کو حیرت ہے ان کو غصہ ہے

(344)

یہ تو سچ ہے جی لگا کر چاہیے پڑھنا نماز
یہ بھی سن لو جی لگا کر سانس لینا چاہیے
دیکھ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد اور ہر نفس رکھ یادِ حق
زندگی کو دستِ غفلت میں نہ دینا چاہیے

(345)

جو ہم کو برا کہتے ہیں معذور ہیں اکبر
حق یہ ہے کہ ہم بھی انھیں اچھا نہیں کہتے
ہم حضرت عیسیٰ کا ادب کرتے ہیں بے حد
لیکن انھیں اللہ کا بیٹا نہیں کہتے

(346)

حضرت کی معاشرت بہت اچھی ہے
مشہور ہیں انتظامِ راحت کے لیے
اپنے مذہب میں کیوں بلاتے ہیں مجھے
جنت کے لیے کہ لطفِ صحبت کے لیے

(347)

اس کی حرکت ہے کلیدِ مغربی پر منحصر
دل یہ سینے میں ہے یا پاکٹ کے اندر واچ ہے

जब क़दम राहे तलब में न बढ़े ऐ अकबर
बैठ कर पाँव हिलाने का नतीजा क्या है

(343)

शैख़ जी की नज़र में मैं हूँ फ़क़त
मेरी नज़रों में सारी दुनिया है
बस यही वज्ह है कि ऐ अकबर
मुझको हैरत है उनको ग़ुस्सा है

(344)

ये तो सच है जी लगा कर चाहिए पढ़ना नमाज़
ये भी सुन लो जी लगा कर साँस लेना चाहिए
देख मिन हब्लिलवरीद और हर नफ़स रख यादे हक़
ज़िंदगी को दस्ते ग़फ़लत में न देना चाहिए

(345)

जो हमको बुरा कहते हैं माज़ूर हैं अकबर
हक़ ये है कि हम भी उन्हें अच्छा नहीं कहते
हम हज़रते ईसा का अदब करते हैं बेहद
लेकिन उन्हें अल्लाह का बेटा नहीं कहते

(346)

हज़रत की मुआशरत बहुत अच्छी है
मशहूर हैं इंतज़ामे राहत के लिए
अपने मज़हब में क्यों बुलाते हैं मुझे
जन्नत के लिए कि लुत्फ़े सोहबत के लिए

(347)

इसकी हरकत है किलीदे मग़रिबी पर मुन्हसिर
दिल ये सीने में है या पाकिट के अंदर वाच है

نجد کے نغمے کہاں ان ٹھمریوں کے سامنے
دیس کو جس نے بھلایا یہ وہی کھماچ ہے
ہوم رولی بن کے میں بھی خوب ہی تنتا ہوں اب
آئرش کوئی کوئی انگلش کوئی اسکاچ ہے

(348)

جنھیں ہے شرک سے نفرت خدا کو ایک کہتے ہیں
یہ ان میں کیوں ابھی تک جنگ اور تکرار باقی ہے
سبب اس کا تو ہے ظاہر خدا لب پر خودی دل میں
بتان سنگ ٹوٹے ہیں بت پندار باقی ہے

(349)

تہذیب نو جسے تم کہتے ہو اس سے اکبر
دنیا بگڑ رہی ہے اب یا سنور رہی ہے
نقشوں کو تم نہ جانچو خلقت سے مل کے دیکھو
کیا ہو رہا ہے آخر کیسی گذر رہی ہے
دل میں خوشی بہت ہے یا رنج اور تردد
کیا چیز جی رہی ہے کیا چیز مر رہی ہے

(350)

جینے والوں ہی کے ہیں ہنگامے
خلق انھیں پر نگاہ کرتی ہے
مست دنیا میں ہیں یہ کیا جانیں
مرنے والوں پہ کیا گذرتی ہے

(351)

جسم بے سر ہے اب ہماری قوم
خوار و زار و خراب و ابتر ہے

नज्द के नग़मे कहाँ इन ठुमरियों के सामने
देस को जिसने भुलाया ये वही खम्माच है
होम रुली बन के मैं भी ख़ूब ही तनता हूँ अब
आयरिश कोई कोई इंग्लिश कोई इस्काच है

(348)

जिन्हें है शिर्क से नफ़रत ख़ुदा को एक कहते हैं
ये उनमें क्यों अभी तक जंग और तकरार बाक़ी है
सबब इसका तो है ज़ाहिर ख़ुदा लब पर ख़ुदी दिल में
बुताने संग टूटे हैं बुते पिंदार बाक़ी है

(349)

तहज़ीबे नौ जिसे तुम कहते हो उससे अकबर
दुनिया बिगड़ रही है अब या सँवर रही है
नक़्शों को तुम न जाँचो ख़िलक़त से मिलके देखो
क्या हो रहा है आख़िर कैसी गुज़र रही है
दिल में ख़ुशी बहुत है या रंज और तरद्दुद
क्या चीज़ जी रही है क्या चीज़ मर रही है

(350)

जीने वालों ही के हैं हंगामे
ख़ल्क़ उन्हीं पर निगाह करती है
मस्त दुनिया में हैं ये क्या जानें
मरने वालों पे क्या गुज़रती है

(351)

जिस्मे बेसर है अब हमारी क़ौम
ख़्वारो जारो ख़राबो अबतर है

ہنس کے کہنے لگے جناب مذاق[1]
بس یہ کہیے ہر ایک خودسر ہے

(352)

اس باغ میں یہ نگاہ اکبر
دل کو بے حد ابھارتی ہے
ہے کس کے فراق میں پپیہا
کوئل کس کو پکارتی ہے

(353)

کہا صیاد نے بلبل سے کیا تو نے نہیں دیکھا
کہ تیرے آشیاں سے یہ قفس آراستہ تر ہے
کہا اس نے اسے تسلیم کرتی ہے نظر میری
نشاط طبع کی مہلک مگر بیکاری پر ہے

(354)

خدا کی مار کا کرتا نہیں میں کچھ مذکور
طبیعت اور ہی پہلو پہ جا کے لڑتی ہے
نہ رہ سکے گی لطافت جو زن ہے بے پردہ
سبب یہ ہے کہ نگاہوں کی مار پڑتی ہے

(355)

استخوان مغربی کا شکر کرنا ہے بجا
باہمی عف عف یہ لیکن قابل افسوس ہے
بست ہی تو رہ گیا تیرا ذرا آئینہ دیکھ
شاہد مغرب سے کیا فکر کنار و بوس ہے

(356)

خوب ہے مرگ وفنا سے جو مٹے میری خودی
اور اسے واصل حق پرتو عرفاں کردے

---

[1] نواب صاحب پریانواں

हँस के कहने लगे जनाब मज़ाक़[1]
बस ये कहिए हर एक ख़ुदसर है

(352)

इस बाग़ में ये निगाह अकबर
दिल को बेहद उभारती है
है किसके फ़िराक़ में पपीहा
कोयल किसको पुकारती है

(353)

कहा सैयाद ने बुलबुल से क्या तूने नहीं देखा
कि तेरे आशियाँ से ये क़फ़स आरास्तातर है
कहा उसने इसे तस्लीम करती है नज़र मेरी
निशाते तब्अ की मुहलिक मगर बेकारी-ए पर है

(354)

ख़ुदा की मार का करता नहीं मैं कुछ मज़्कूर
तबीयत और ही पहलू पे जा के लड़ती है
न रह सकेगी लताफ़त जो ज़न है बेपर्दा
सबब ये है कि निगाहों की मार पड़ती है

(355)

उस्तख़्वाने मग़रिबी का शुक्र करना है बजा
बाहमी अफ़ अफ़ ये लेकिन क़ाबिले अफ़सोस है
बस्ट ही तो रह गया तेरा ज़रा आईना देख
शाहिदे मग़रिब से क्या फ़िक्रे कनारो बोस है

(356)

ख़ूब है मर्गो फ़ना से जो मिटे मेरी ख़ुदी
और उसे वासिले हक़ परतवे इरफ़ाँ कर दे

---

1. नवाब साहब परियाँवाँ

گل کو کیوں اس کا الم ہوگا کہ وہ گل نہ رہا
ارتقا اس کو اگر عارض جاناں کردے

(357)

چھیڑنا اچھا ہے ساز سعی کا اس بزم میں
آدمی کو زندگی میں اک نہ اک دھن چاہیے
ہو دسمبر میں مبارک یہ اچھل کود آپ کو
خون مجھ میں بھی ہے لیکن مجھ کو پھاگن چاہیے

(358)

نہیں وقوع حوادث میں کچھ یہاں غلطی
یہ بات یونہی ہے جو تیرے دل میں ہو کہہ لے
ہزار بار جو وقت گذشتہ پھر آئے
ہزار بار وہی ہو جو ہو چکا پہلے

(359)

اس کا پسیجنا ہے اور اس کے ہیں بھپارے
یورپ نے ایشیا کو انجن پہ رکھ لیا ہے
اس خوان مغربی سے بچتا ہے کون لیکن
حضرت نگل رہے ہیں بندے نے چکھ لیا ہے

(360)

بولی فطرت دل و زباں دیکھو
یہ ہمارا ہے وہ تمھاری ہے
ذمہ داری پیش خلق اس پر
اس کا شاہد جناب باری ہے

(361)

خوشامد ہے بجا دنایت ہے چغلی
دل و دیں کی بیشک تباہی یہی ہے

गुल को क्यों इसका अलम होगा कि वो गुल न रहा
इत्रेंक़ा उसको अगर आरिज़े जानाँ कर दे

(357)

छेड़ना अच्छा है साज़े सई का इस बज़्म में
आदमी को ज़िंदगी में एक न एक धुन चाहिए
हो दिसम्बर में मुबारक ये उछलकूद आपको
ख़ून मुझमें भी है लेकिन मुझको फागुन चाहिए

(358)

नहीं वक़ू-ए हवादिस में कुछ यहाँ ग़लती
ये बात यूँही है जो तेरे दिल में हो कह ले
हज़ार बार जो वक़्ते गुज़श्ता फिर आए
हज़ार बार वही हो जो हो चुका पहले

(359)

इसका पसीजना है और उसके हैं भपारे
यूरप ने ऐशिया को इंजन पे रख लिया है
इस ख़्वाने मग़रिबी से बचता है कौन लेकिन
हज़रत निगल रहे हैं बंदे ने चख लिया है

(360)

बोली फ़ितरत दिलो ज़बाँ देखो
ये हमारा है वो तुम्हारी है
ज़िम्मेदारी-ए पेशे ख़ल्क़ उस पर
इसका शाहिद जनाबे बारी है

(361)

ख़ुशामद है बेजा दनायत है चुग़ली
दिलो दीं की बेशक तबाही यही है

فسادات کے تم نہ حامی ہو ہرگز
گورمنٹ کی خیرخواہی یہی ہے

(362)

انساں کا علم کامل سابق میں تھا نہ اب ہے
لیکن نئی طرح کا اک بحر بہہ رہا ہے
مرزا غریب چپ ہیں ان کی کتاب ردّی
بدھوا کڑ رہے ہیں صاحب نے یہ کہا ہے

(363)

نئی تہذیب کی عورت میں کہاں دین کی قید
بے حجابی جو ہو اس میں تو قباحت کیا ہے
نور اسلام نے سمجھا تھا مناسب پردہ
شمع خاموش کو فانوس کی حاجت کیا ہے

(364)

جناب ہی کو مناسب ہے یہ سول لائن
نیازمند کو تو شہر ہی میں راحت ہے
زمانہ ہے کہ وہ دشمن ہے صاف گوئی کا
زبان ہے کہ نہیں مانتی مصیبت ہے

(365)

شوخی یہ لیڈروں کی یہ ملت کی ابتری
تاریک شب میں کشمکش برق و ابر ہے
محفوظ مثل انجم تاباں ہیں وہ بزرگ
ذوق صلوٰۃ جن کو ہے اور تاب صبر ہے

(366)

ہر چند کہ ہے مس کا لونڈر بھی بہت خوب
بیگم کا مگر عطر حنا اور ہی کچھ ہے

फ़सादात के तुम न हामी हो हरगिज़
गवर्मेंट की ख़ैरख़्वाही यही है

(362)

इंसाँ का इल्म कामिल साबिक़ में था न अब है
लेकिन नई तरह का एक बह्‌र बह रहा है
मिर्ज़ा ग़रीब चुप हैं उनकी किताब रद्दी
बुद्धू अकड़ रहे हैं साहब ने ये कहा है

(363)

नई तहज़ीब की औरत में कहाँ दीन की क़ैद
बेहिजाबी जो हो उसमें तो क़बाहत क्या है
नूरे इस्लाम ने समझा था मुनासिब पर्दा
शम्ए ख़ामोश को फ़ानूस की हाजत क्या है

(364)

जनाब ही को मुनासिब है ये सिविल लाइन
नियाज़मंद को तो शहर ही में राहत है
ज़माना है कि वो दुशमन है साफ़गोई का
ज़बान है कि नहीं मानती मुसीबत है

(365)

शोख़ी ये लीडरों की ये मिल्लत की अब्तरी
तारीक शब में कशमकशे बर्क़ो अब्र है
महफ़ूज़ मिस्ले अंजुमे ताबाँ हैं वो बुज़ुर्ग
ज़ौक़े सलात जिनको है और ताबे सब्र है

(366)

हरचंद कि है मिस का लैवेन्डर भी बहुत ख़ूब
बेगम का मगर इत्रे हिना और ही कुछ है

سائے کی بھی سن سن ہوس انگیز ہے لیکن
اس شوخ کے گھنگھرو کی صدا اور ہی کچھ ہے

(367)

عجیب معنی نازک ہیں اس مقولے میں
نظر وسیع جو ہو بندگی میں شاہی ہے
خدا کے ساتھ نہیں ہو تو کچھ نہیں ہو تم
خدا کے ساتھ اگر ہو تو پھر خدا ہی ہے

(368)

کہاں ہم میں جماعت اور طاعت
شکستہ ہو گئے سابق کے رشتے
نہیں ہے کچھ شکایت لیڈروں کی
کہ جیسی روح ہے ویسے فرشتے

(369)

لات و عزیٰ سے چھٹے تو زید و خالد میں پھنسے
فائدہ کیا خلق کو پہنچا در اسلام سے
انتظام دہر کہتا ہے کہ یہ اک بھید ہے
کام رکھو تو اپنے دل میں بس خدا کے نام سے

(370)

تصویر اصل سے نہیں رکھتی مطابقت
تصویر ادھر کھنچی اور ادھر تم بدل گئے
تصویر ہیں کی فانی و ماضی پہ ہے نگاہ
ذرات جسم حال کے سانچے میں ڈھل گئے

(371)

میرے فراغ دل پہ تعجب نہ کیجیے
پھیلے نہ پاؤں ہیں نہ ذرا اپنا ہاتھ ہے

साए की भी सनसन हवसअंगेज़ है लेकिन
उस शोख़ के घुँघरू की सदा और ही कुछ है

(367)

अजीब मानी-ए नाज़ुक हैं इस मक़ूले में
नज़र वसीअ जो हो ज़िंदगी में शाही है
ख़ुदा के साथ नहीं हो तो कुछ नहीं हो तुम
ख़ुदा के साथ अगर हो तो फिर ख़ुदा ही है

(368)

कहाँ हम में जमाअत और ताअत
शिकस्ता हो गए साबिक़ के रिश्ते
नहीं है कुछ शिकायत लीडरों की
कि जैसी रूह है वैसे फ़रिश्ते

(369)

लातो उज़्ज़ा से छुटे तो ज़ैदो ख़ालिद में फँसे
फ़ायदा क्या ख़ल्क़ को पहुँचा दरे इस्लाम से
इंतज़ामे दहर कहता है कि ये एक भेद है
काम रख तू अपने दिल में बस ख़ुदा के नाम से

(370)

तस्वीर अस्ल से नहीं रखती मुताबेक़त
तस्वीर इधर खिंची और उधर तुम बदल गए
तस्वीरबीं की फ़ानी ओ माज़ी पे है निगाह
ज़र्राते जिस्म हाल के साँचे में ढल गए

(371)

मेरे फ़राग़े दिल पे तअज्जुब न कीजिए
फैले न पाँव हैं न ज़रा अपना हाथ है

کیا آپ نے ہنوز کسی سے سنا نہیں
جس نے کیا ہے صبر خدا اس کے ساتھ ہے

(372)

عشاق کو بھی مال تجارت سمجھ لیا
اس قہر کو ملاحظہ للہ کیجیے
بھرتے ہیں میری آہ کو فونوگراف میں
کہتے ہیں فیس لیجیے اور آہ کیجیے

(373)

پاس انفاس ہو اگر ملحوظ
ہر نفس راہ کامرانی ہے
سانس لینے کا ورنہ کیا حاصل
صرف اک شغل زندگانی ہے

(374)

عاشق ان کی نہیں ہے عقل سے بالکل جدا
اہل دل وہ بھی ہیں لیکن دل بدن کے ساتھ ہے
وہ نہیں ہیں میرے چاک جیب وداماں میں شریک
ہے جنوں ان کو بھی لیکن پیرہن کے ساتھ ہے
آہوے رعنائے دشت ہو کے وہ قائل نہیں
آنکھ ان کی آہوے دشت ختن کے ساتھ ہے
مجھ کو الجھانے کو کافی ہوگئی سنبل کی شان
جوش سودا ان کا زلف پرشکن کے ساتھ ہے
یہ نہیں تو کچھ نہیں باتیں ہی باتیں ہیں فقط
ہر زباں اپنے جدا طرز سخن کے ساتھ ہے

क्या आपने हनूज़ किसी से सुना नहीं
जिसने किया है सब्र ख़ुदा उसके साथ है

(372)

उश्शाक़ को भी माले तिजारत समझ लिया
इस क़हर को मुलाहिज़ा लिल्लाह कीजिए
भरते हैं मेरी आह को फ़ोनोग्राफ़ में
कहते हैं फ़ीस लीजिए और आह कीजिए

(373)

पासे अन्फ़ास हो अगर मल्हूज़
हर नफ़स राहे कामरानी है
साँस लेने का वर्ना क्या हासिल
सिर्फ़ एक शग़्ले ज़िंदगानी है

(374)

आशिक़ी उनकी नहीं है अक़्ल से बिल्कुल जुदा
अहले दिल वो भी हैं लेकिन दिल बदन के साथ है
वो नहीं हैं मेरे चाके जैबो दामाँ में शरीक
है जुनूँ उनको भी लेकिन पैरहन के साथ है
आहूए रानाए दश्ते हू के वो क़ायल नहीं
आँख उनकी आहूए दश्ते ख़ुतन के साथ है
मुझको उल्झाने को काफ़ी हो गई सुंबुल की शान
जोशे सौदा उनका ज़ुल्फ़े पुर शिकन के साथ है
ये नहीं तो कुछ नहीं बातें ही बातें हैं फ़क़त
हर ज़बाँ अपने जुदा तर्ज़े सुख़न के साथ है

(375)

محنت کی فکر ادھر ہے تردد ہے کام کا
دل میں ادھر ترنگ بھی ہے خودسری بھی ہے
صنعت بھی محوِ سعی ہے فطرت بھی مست ناز
باغ جہاں میں بلبل بھی ہے تیتری بھی ہے

(376)

کہاں اردو و ہندی میں زر نقد
وہی اچھا ہے جو گنتا منی ہے
مرے نزدیک تو بے سود یہ بحث
میان ہمدم و چنتامنی[1] ہے

(377)

حامی میں تصوف کا دل و جاں سے ہوں لیکن
ارواح پرستی کو تصوف نہیں کہتے
دنیا کی مجھے فکر ہے غم اس کا نہیں ہے
سن لو کہ تردد کو تاسف نہیں کہتے
پاکیزہ ہوا ڈھونڈتا ہوں سانس کی خاطر
اس شوق صفائی کو تکلف نہیں کہتے

(378)

فرزند مہاراجہ کشن پرشاد وزیراعظم حیدرآباد دکن کی موت پر

رحلت فرزند سے ہیں راجہ صاحب دردمند
شاد کا دل اس مصیبت سے بہت ناشاد ہے
اکبر خونیں جگر اس غم میں ہے خود مبتلا
اس کے لب پر بھی فغاں و آہ ہے فریاد ہے

---

[1] ایڈیٹر لیڈر

(375)

मेहनत की फ़िक्र इधर है तरद्दुद है काम का
दिल में उधर तरंग भी है ख़ुदसरी भी है
सन्अत भी मह्वे सई है फ़ितरत भी मस्ते नाज़
बाग़े जहाँ में बैल भी है तीतरी भी है

(376)

कहाँ उर्दू ओ हिन्दी में ज़रे नक़्द
वही अच्छा है जो गिनता मनी है
मेरे नज़दीक तो बेसूद ये बहस
मियाने हमदमो चिंतामनी[1] है

(377)

हामी मैं तसव्वुफ़ का दिलो जाँ से हूँ लेकिन
अरवाह परस्ती को तसव्वुफ़ नहीं कहते
दुनिया की मुझे फ़िक्र है ग़म उसका नहीं है
सुन लो कि तरद्दुद को तास्सुफ़ नहीं कहते
पाकीज़ा हवा ढूँडता हूँ साँस की ख़ातिर
इस शौक़े सफ़ाई को तकल्लुफ़ नहीं कहते

(378)

फ़र्ज़ंदे महाराजा किशन परशाद वज़ीरे आज़म हैदराबाद दकन की मौत पर

रेहलते फ़र्ज़ंद से हैं राजा साहब दर्दमंद
शाद का दिल इस मुसीबत से बहुत नाशाद है
अकबरे ख़ूनीं जिगर इस ग़म में है ख़ुद मुब्तला
उसके लब पर भी फ़ुग़ाँ ओ आह है फ़रियाद है

---
1. एडीटर 'लीडर'

حرف تسکین و تسلی کیا زباں پر لائے وہ
شاد خود صوفی ہیں ان کو درس حکمت یاد ہے
رحمت حق پر نظر ہے اور یہی ہے التماس
منزل ہستی کی یہ اک فطرتی افتاد ہے
لطف اشفاق خدا کی گود میں پلتا ہے وہ
جنت الفردوس اس کے دم سے اب آباد ہے
اس تصور میں رہے مہراج کی طبع بلند
یعنی اب عثمان پرشاد آسماں پر شاد ہے

(379)

مرثیۂ ہاشم مرحوم

۵ جون ۱۹۱۳

آغوش سے سدھارا مجھ سے یہ کہنے والا
ابا سنایئے تو کیا آپ نے کہا ہے
اشعار حسرت آگیں کہنے کی تاب کس کو
اب ہر نظر ہے نوحہ ہر سانس مرثیہ ہے

(380)

نہایت قابلیت سے مجھے ثابت کیا مردہ
مناسب داد دینا ہے مجھے یارب کہ روتا ہے
ندا آئی مناسب ہے کہ جینا اپنا ثابت کر
خوشامد یا شکایت دونوں ہی میں وقت کھوتا ہے

(381)

اٹھ گیا پردہ تو اکبر کا بڑھا کون سا حق
بے پکارے جو مرے گھر میں چلا آتا ہے

हर्फ़े तस्कीनो तसल्ली क्या ज़बाँ पर लाए वो
शाद ख़ुद सूफ़ी हैं उनको दर्से हिकमत याद है
रहमते हक़ पर नज़र है और यही है इल्तमास
मंज़िले हस्ती की ये एक फ़ितरती उफ़्ताद है
लुत्फ़े अशफ़ाक़े ख़ुदा की गोद में पलता है वो
जन्नतुल फ़िर्दौस उसके दम से अब आबाद है
इस तसव्वुर में रहे महराज की तब्ए बुलंद
यानी अब उस्मान परशाद आसमाँ पर शाद है

(379)

मर्सिया हाशिम मरहूम

5 जून 1913

आग़ोश से सिधारा मुझसे ये कहने वाला
अब्बा सुनाइए तो क्या आपने कहा है
अशआरे हसरत आगीं कहने की ताब किसको
अब हर नज़र है नौहा हर साँस मर्सिया है

(380)

निहायत क़ाबिलीयत से मुझे साबित किया मुर्दा
मुनासिब दाद देना है मुझे यारब कि रोना है
निदा आई मुनासिब है कि जीना अपना साबित कर
ख़ुशामद या शिकायत दोनों ही में वक़्त खोना है

(381)

उठ गया पर्दा तो अकबर का बढ़ा कौन सा हक़
बेपुकारे जो मेरे घर में चला आता है

بے حجابی مرے ہمسائے کی خاطر سے نہیں
صرف حکام سے ملنے میں مزہ آتا ہے

(382)

اک غزل میں اتفاقاً میرا اک مصرع یہ تھا
دیدۂ عبرت سے رنگ دہر فانی دیکھیے
کوئی بول اٹھا زوال حسن بت مقصود ہے
اس سخن میں بدشگونی کی نشانی دیکھیے
عارفانہ شاعری بھی آج کل دشوار ہے
بزم دنیا میں یہ زور بدگمانی دیکھیے

(383)

اسے اقرار اغوا ہے یہ اغوا کو چھپاتے ہیں
علیہ اللّعن ہے شیطان لیکن ان سے اچھا ہے
بہت مبہم تمھارا مصرع ثانی ہے اے اکبر
اشارہ ہے کدھر شیطان آخر کن سے اچھا ہے

(384)

جو سچی بات ہے کہہ دوں گا بے خوف و خطر اس کو
نہیں رکنے کا میں ہرگز پری ٹوکے کہ جن ٹوکے
اتارآتے جو کابل سے تو پڑتے سب کے حصے میں
امیر آئے تو ہم کو کیا مزے ہیں لارڈ منٹو کے

(385)

جو بات صاف ہے کہتا ہوں بے دریغ اس کو
نہ مجھ کو کام ہے ٹھکرائی سے نہ شیخی سے
زیادہ زینت دنیا بھی ہے فساد انگیز
جنون جنگ ہے پیدا اسی ترقی سے

बेहिजाबी मेरे हमसाये की ख़ातिर से नहीं
सिर्फ़ हुक्काम से मिलने में मज़ा आता है

(382)

एक ग़ज़ल में इत्तेफ़ाकन मेरा एक मिसरा ये था
दीदा-ए इब्रत से रंगे दैरे फ़ानी देखिए
कोई बोल उट्ठा ज़वाले हुस्ने बुत मक़सूद है
इस सुख़न में बदशगूनी की निशानी देखिए
आरिफ़ाना शाइरी भी आजकल दुश्वार है
बज़्मे दुनिया में ये ज़ोरे बदगुमानी देखिए

(383)

उसे इक़रारे अग़वा है ये अग़वा को छुपाते हैं
अलैहिल लान है शैतान लेकिन इनसे अच्छा है
बहुत मुब्हम तुम्हारा मिसरा-ए सानी है ऐ अकबर
इशारा है किधर शैतान आख़िर किन से अच्छा है

(384)

जो सच्ची बात है कह दूँगा बेख़ौफ़ो ख़तर उसको
नहीं रुकने का मैं हरगिज़ परी टोके कि जिन टोके
अनार आते जो काबुल से तो पड़ते सबके हिस्से में
अमीर आए तो हमको क्या मज़े हैं लार्ड मिन्टो के

(385)

जो बात साफ़ है कहता हूँ बेदरेग़ उसको
न मुझको क़ाम है ठकुराई से न शेख़ी से
ज़ियादा ज़ीनते दुनिया भी है फ़सादअंगेज़
जुनूने जंग है पैदा इसी तरक़्क़ी से

(386)

دل کو فطرت سے ہے تعلق
مذہب کا اثر زبان پر ہے
چاہو جو شناخت نیک و بد کی
موقوف یہ امتحان پر ہے

(387)

جن میں ہر گام پہ اک دام بلا ہے درپیش
نفس کو تو انھیں باتوں میں مزہ آتا ہے
اس کمیٹی میں نہیں روح کی لذت کا خیال
ممبر اٹھ جاتے ہیں جب ذکر خدا آتا ہے

O

(386)

दिल को फ़ितरत से है तअल्लुक़
मज़हब का असर ज़बान पर है
चाहो जो शनाख़्त नेको बद की
मौक़ूफ़ ये इम्तेहान पर है

(387)

जिनमें हर गाम पे एक दामे बला है दरपेश
नफ़्स को तो उन्हीं बातों में मज़ा आता है
इस कमेटी में नहीं रूह की लज़्ज़त का ख़याल
मेम्बर उठ जाते हैं जब ज़िक्रे ख़ुदा आता है

O

قطعات: حصۂ چہارم

(388)

ہوش میں لائی ہیں اب مایوسیاں
نشۂ امید فردا ہوچکا
عشق سے کہہ دو قیامت ہے قریب
حسن کا سنتے ہیں پردہ ہوچکا

(389)

کالج ہی نے بتائی نیکوں کو یہ تعلّی
صاحب ہی نے سکھایا ہندوستاں ہمارا
صاحب کریں حفاظت اور ہم کریں حکومت
گاندھی سے کام نکلا یہ ہے گماں ہمارا
صاحب سے لڑ بھی جانا اکثر پکڑ بھی جانا
ہے عمدہ اک تماشا یہ امتحاں ہمارا

(390)

فخر تھا اپنی چمک پر آپ کو
دو ہی صدیوں میں ملمع کھل گیا
بلبلا اٹھی رعایا ہر طرف
عرش و کرسی تک فغاں کا غل گیا
بھاگ نکلے لوگ ہوکر بے قرار
کوئی امریکہ کوئی کابل گیا
اس قدر تیزی سے دوڑی ان کی لہر
تھا جو مصنوعی مسالہ دھل گیا

क़ित्आत : हिस्सा-ए चहारुम

(388)

होश में लाई हैं अब मायूसियाँ
नश्शा-ए उम्मीदे फ़र्दा हो चुका
इश्क़ से कह दो क़यामत है क़रीब
हुस्न का सुनते हैं पर्दा हो चुका

(389)

कालेज ही ने बताई नेकों को ये तअल्ली
साहब ही ने सिखाया हिन्दोस्ताँ हमारा
साहब करें हिफ़ाज़त और हम करें हुकूमत
गाँधी से काम निकला ये बेगुमाँ हमारा
साहब से लड़ भी जाना अक्सर पकड़ भी जाना
है उम्दा एक तमाशा ये इम्तेहाँ हमारा

(390)

फ़ख्र था अपनी चमक पर आपको
दो ही सदियों में मुलम्मा खुल गया
बिलबिला उट्ठी रियाया हर तरफ़
अर्शो कुर्सी तक फ़ुग़ाँ का ग़ुल गया
भाग निकले लोग होकर बेक़रार
कोई अमरीका कोई काबुल गया
इस क़दर तेज़ी से दौड़ी उनकी लहर
था जो मसनूई मसाला धुल गया

(391)

خم ایماں ملا ہے ساقیِ میخانۂ دیں سے
میں اک قطرہ بھی ایسا بادۂ صافی نہ چھوڑوں گا
خدا کے نام پر موت آئی تو یہ بھی شفا ہی ہے
نہ چھوڑے مجھ کو بیماری میں یا شافی نہ چھوڑوں گا

(392)

عمر گذری تب کھلا دنیا کا حال
اور ہی کچھ دل میں اب آنے لگا
پہلے تنہائی سے گھبراتا تھا میں
زندگی سے اب تو گھبرانے لگا

(393)

خوب یہ نکتہ ہے مشتاقِ خودی کے غور کو
سالکوں کو بے خودی کا مرحلہ لابد رہا
تخم نے اپنی خودی کو کرلیا حاصل مگر
عالمِ نشو و نما میں مدتوں بے خود رہا

(394)

اٹھائی قید کی تکلیف گو یوسف نے زنداں میں
زلیخا کو تو قائل کردیا اپنی بزرگی کا
گورمنٹ انتظامِ غلہ اب کردے سپرد ان کے
کریں یہ شیر بن کر سامنا مہنگی کی گرگی کا

(395)

ذہن میں آیا یہ مضمونِ تفکر آفریں
جب حقیقت پر نظر کی وہم کو کم کردیا
دیر کو شکرِ کلیسا چاہیے کرنا ادا
سامنے بت کے اسی نے شیخ کو خم کردیا

(391)

ख़ुमे ईमाँ मिला है साक़ी-ए मयख़ाना-ए दीं से
मैं एक क़तरा भी ऐसा बादा-ए साफ़ी न छोड़ूँगा
ख़ुदा के नाम पर मौत आई तो ये भी शिफ़ा ही है
न छोड़े मुझको बीमारी मैं या शाफ़ी न छोड़ूँगा

(392)

उम्र गुज़री तब खुला दुनिया का हाल
और ही कुछ दिल में अब आने लगा
पहले तन्हाई से घबराता था मैं
ज़िंदगी से अब तो घबराने लगा

(393)

ख़ूब ये नुक्ता है मुश्ताक़े ख़ुदी के ग़ौर को
सालिकों को बेख़ुदी का मरहला लाबुद रहा
तुख़्म ने अपनी ख़ुदी को कर लिया हासिल मगर
आलमे नश्वो नमा में मुद्दतों बेख़ुद रहा

(394)

उठाई क़ैद की तकलीफ़ गो यूसुफ़ ने ज़िंदाँ में
ज़ुलैख़ा को तो क़ायल कर दिया अपनी बुज़ुर्गी का
गवर्मेंट इंतेज़ामे ग़ल्ला अब करदे सुपुर्द उनके
करें ये शेर बन कर सामना महंगी की गुर्गी का

(395)

ज़ेहन में आया ये मज़मूने तफ़क्कुर आफ़रीं
जब हक़ीक़त पर नज़र की वहम को कम कर दिया
दैर को शुक्रे कलीसा चाहिए करना अदा
सामने बुत के उसी ने शैख़ को ख़म कर दिया

(396)

تجربہ ترکِ تناون کا کریں یہ نونہال
گور میں جو پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں ان کو کیا
خاتمہ بالخیر ہے ان کا پرانے راگ پر
وہ کہاں پائیں نئے سر اور کریں اس دھن کو کیا

(397)

دنیا طلبی میں عاجزی کی تونے
دینی اکرام کیا کیا کچھ نہ کیا
بس نفسِ حریص کا رہا تو خادم
اللہ کا کام کیا کیا کچھ نہ کیا

(398)

کتاب اللہ کے ان ترجموں سے دین کیا ابھرے
مترجم جب کہ خود اک حاشیہ ہو متنِ دنیا کا
نہ ہوگا دین کا جب تک کہ زندہ ترجمہ اکبر
عمل سے غیر ممکن ہے کہ ٹپکے شوق عقبیٰ کا

(399)

کیا طلب جو سواراج بھائی گاندھی نے
مچی یہ دھوم کہ ایسے خیال کی کیا بات
کمال پیار سے انگریز نے کہا ان سے
ہمیں تمھارے ہیں پھر ملک و مال کی کیا بات

(400)

آپ نے واپس نہ کیا کیوں خطاب
بیٹھے ہیں کیوں گوشے میں مغموم وست
کہنے لگے اس کا اثر ہوگا کیا
ناز برآں کن کہ خریدار تست

(396)

तजबा तर्के तआवुन का करें ये नौनिहाल
गोर में जो पाँव लटकाए हुए हैं उनको क्या
ख़ात्मा बिलख़ीर है उनका पुराने राग पर
वो कहाँ पायें नए सुर और करें इस धुन को क्या

(397)

दुनिया तलबी में आजिज़ी की तूने
दीनी इकराम क्या किया कुछ न किया
बस नफ़्से हरीस का रहा तू ख़ादिम
अल्लाह का काम क्या किया कुछ न किया

(398)

किताबुल्लाह के इन तर्जुमों से दीन क्या उभरे
मुतर्जिम जबकि ख़ुद एक हाशिया हो मतने दुनिया का
न होगा दीन का जब तक कि ज़िन्दा तर्जुमा अकबर
अमल से ग़ैरमुमकिन है कि टपके शौक़ उक़्बा का

(399)

किया तलब जो स्वाराज भाई गाँधी ने
मची ये धूम कि ऐसे ख़याल की क्या बात
कमाल प्यार से अंग्रेज़ ने कहा उनसे
हमीं तुम्हारे हैं फिर मुल्को माल की क्या बात

(400)

आपने वापस न किया क्यों ख़िताब
बैठे हैं क्यों गोशे में मग़मूमो सुस्त
कहने लगे उसका असर होगा क्या
नाज़ बराँ कुन कि ख़रीदारे तुस्त

(401)

شیخ صاحب کو یہ صدمہ ہے کہ نیٹو ہو گئے
میرزا خوش ہیں کہ سر پر آ گیا کونسل کا تاج
میرزا کا نام رہ سکتا ہے قائم سعی سے
شیخ جی کے رنج کا اللہ ہی جانے علاج

(402)

دشمن ہیں سب خدا ہی کی رحمت ہے جاں نواز
دل کو لگا خدا ہی سے لے اپنی آنکھ موند
گولے تو ایرشپ سے وہ برسا سکے بہت
ٹپکا سکے نہ ابر سے پانی کی ایک بوند

(403)

گاندھی اور مالوی ہیں گو یک دل
اختلافات کچھ ہوئے ظاہر
مختلف ناپ کے ہیں دونوں سرے
گاؤدم ہو کے رہ گئے آخر

(404)

مسجد کے اتحاد کی پروا نہیں رہی
دونوں کے اختلاف پہ سو دل سے ہیں نثار
تقلید طرز نو کے ہوئے جب مرید تم
پھر اس کا کیا گلہ کہ ہے ملت میں انتشار

(405)

یہ ملا ہیں اب ساقط الملکیت
مگر میر مسجد کی ہے برقرار
وہی لب پہ اللہ اکبر کا جوش
وہی دست بوسی وہی افتخار

(401)

शैख़ साहब को ये सदमा है कि नेटिव हो गए
मीरज़ा ख़ुश हैं कि सर पर आ गया कौंसिल का ताज
मीरज़ा का नाम रह सकता है क़ायम सई से
शैख़ जी के रंज का अल्लाह ही जाने इलाज

(402)

दुश्मन हैं सब ख़ुदा ही की रहमत है जाँ नवाज़
दिल को लगा ख़ुदा ही से ले अपनी आँख मूँद
गोले तो एयरशिप से वो बरसा सके बहुत
टपका सके न अब्र से पानी की एक बूँद

(403)

गाँधी और मालवी हैं गो यक दिल
इख़्तेलाफ़ात कुछ हुए ज़ाहिर
मुख़्तलिफ़ नाप के हैं दोनों सिरे
गावदुम होके रह गए आख़िर

(404)

मस्जिद के इत्तहाद की परवा नहीं रही
वोटों के इख़्तेलाफ़ पे सौ दिल से हैं निसार
तक़लीदे तर्ज़े नौ के हुए जब मुरीद तुम
फिर इसका क्या गिला कि है मिल्लत में इंतेशार

(405)

ये मुल्ला हैं अब साक़ितुल मिल्कियत
मगर सैर मस्जिद की है बरक़रार
वही लब पे अल्लाहो अकबर का जोश
वही दस्त बोसी वही एतबार

علاقہ بھی واپس کرا دے خدا
دعا ہے یہی سب کی لیل و نہار

(406)

جس کے لائق تھی جو چیز اس کو ملی
ہے خدا ہی کی طرف ہر اک کا سورس
ان کا پاکٹ اور پیداوار ملک
حافظہ بندے کا اور کالج کا کورس

(407)

کی تھی پاپوش زنی جب ہوئی نالش دائر
کہہ دیا صلح کرو لیتا ہوں جوتا واپس
واپسی گو تھی زبانی ہوئی نالش ڈسمس
ہو گیا کورٹ سے وہ شوخ اچھوتا واپس

(408)

گورمنٹیوں میں بڑی عقل ہے
مگر ان میں ایکا نہیں ہے نہ ہوش
جو ہیں گاندھوی وہ ہیں اکثر اجڈ
مگر اک امنگ ان میں ہے اور جوش

(409)

جی کے لگنے ہی سے ہوتی ہے یہ حالت ظاہر
گاڈ گاندھی و گورمنٹ میں تقسیم ہے خلق
گائے کہتی ہے کہ ہم میں بھی لگاؤ اب جی
گو کہ حاضر ہے سدا راہ خدا میں مرا حلق

(410)

اسی کا قرب ضعف کی شدت تو کیا شفا
صحت اسے کہوں کہ یہ ہے التوائے مرگ

इलाक़ा भी वापस करा दे ख़ुदा
दुआ है यही सबकी लैलो नहार

(406)

जिसके लायक़ थी जो चीज़ उसको मिली
है ख़ुदा ही की तरफ़ हर एक का सोर्स
उनका पाकिट और पैदावारे मुल्क
हाफ़िज़ा बंदे का और कॉलेज का कोर्स

(407)

की थी पापोश ज़नी जब हुई नालिश दायर
कह दिया सुल्ह करो लेता हूँ जूता वापस
वापसी गो थी ज़बानी हुई नालिश डिस्मिस
हो गया कोर्ट से वो शोख़ अछूता वापस

(408)

गवरमेंटियों में बड़ी अक्ल है
मगर उनमें एका नहीं है न होश
जो हैं गाँधवी वो हैं अक्सर उजड
मगर एक उमंग उनमें है और जोश

(409)

जी के लगने ही से होती है ये हालत ज़ाहिर
गाड गाँधी ओ गवरमेंट में तक़सीम है ख़ल्क़
गाय कहती है कि हम में भी लगाओ अब जी
गो कि हाज़िर है सदा राहे ख़ुदा में मेरा हल्क़

(410)

अस्सी का क़ुर्ब ज़ोफ़ की शिद्दत तो क्या शिफ़ा
सेहत इसे कहूँ कि ये है इल्तवाए मर्ग

تاہم خدا کا شکر ہے دکھ سے ملی نجات
یوں تو نتیجہ زیست کا ہے کیا سوائے مرگ
مہلت بچے عبادت و توبہ سمجھ اسے
تیار اپنے آپ کو کر لے برائے مرگ

(411)

منطق بتانِ ہند میں بیکار ہے جناب
آنر کی چاٹ دیجیے بس جائیں گے بدل
اظہارِ عشق سے نہ پسیجیں گی بائی جی
ان سے مساس کیجیے جائیں گی یہ پگھل

(412)

شام کی پیشین گوئی یہ کہ ہوجائے گی صبح
صبح کی پیشین گوئی یہ کہ ہوجائے گی شام
صرف شغلِ زندگی ہے رات دن بحث فضول
سب کچھ اس میں آگیا خاموش رہیے والسلام
ہے مناسب تو یہی اور بالخصوص اس دور میں
اللہ اللہ ہم کریں ہندو پکاریں رام رام

(413)

عمر و آلام نے کیا پامال
دل میں باقی رگِ جہندہ نہیں
سانس لینا ہی زندگی ہے اگر
تو میں زندہ ہوں ورنہ زندہ نہیں

(414)

ثواب جب ہے کہ ناخوش ہو اس بنا پر تم
دلوں کو طاعتِ حق سے یہ دور کرتے ہیں
نہ یہ کہ عیش ہمارا کیا انھوں نے تلخ
ہمیں ضعیف سمجھ کر غرور کرتے ہیں

ताहम ख़ुदा का शुक्र है दुख से मिली नजात
यूँ तो नतीजा ज़ीस्त का है क्या सिवाए मर्ग
मोहलत पए इबादतो तौबा समझ इसे
तैयार अपने आपको कर ले बराए मर्ग

(411)

मंतिक़ बुताने हिन्द में बेकार है जनाब
आनर की चाट दीजिए बस जायेंगे बदल
इज़्हारे इश्क़ से न पसीजेंगी बाई जी
उनसे मसास कीजिए जायेंगी ये पिघल

(412)

शाम की पेशीनगोई ये कि हो जाएगी सुब्ह
सुब्ह की पेशीनगोई ये कि हो जाएगी शाम
सिर्फ़ शग़ले ज़िंदगी है रात दिन बहसे फ़ुज़ूल
सब कुछ इसमें आ गया ख़ामोश रहिए वस्सलाम
है मुनासिब तो यही और बिलख़ुसूस इस दौर में
अल्लाह अल्लाह हम करें हिन्दू पुकारें राम राम

(413)

उम्रो आलाम ने किया पामाल
दिल में बाक़ी रगे जहिन्दा नहीं
साँस लेना ही ज़िंदगी है अगर
तो मैं ज़िंदा हूँ वर्ना ज़िंदा नहीं

(414)

सवाब जब है कि नाख़ुश हो इस बिना पर तुम
दिलों को ताअते हक़ से ये दूर करते हैं
न ये कि ऐश हमारा किया उन्होंने तल्ख़
हमें ज़ईफ़ समझ कर ग़ुरूर करते हैं

تاہم خدا کا شکر ہے دکھ سے ملی نجات
یوں تو نتیجہ زیست کا ہے کیا سوائے مرگ
مہلت ہے پئے عبادت و توبہ سمجھ اسے
تیار اپنے آپ کو کرلے برائے مرگ

(411)

منطق بتانِ ہند میں بیکار ہے جناب
آنر کی چاٹ دیجیے بس جائیں گے بدل
اظہار عشق سے نہ پسیجیں گی بائی جی
ان سے مساس کیجیے جائیں گی یہ پگھل

(412)

شام کی پیشین گوئی یہ کہ ہوجائے گی صبح
صبح کی پیشین گوئی یہ کہ ہوجائے گی شام
صرف شغل زندگی ہے رات دن بحث فضول
سب کچھ اس میں آگیا خاموش رہیے والسلام
ہے مناسب تو یہی اور بالخصوص اس دور میں
اللہ اللہ ہم کریں ہندو پکاریں رام رام

(413)

غم و آلام نے کیا پامال
دل میں باقی رگ جہندہ نہیں
سانس لینا ہی زندگی ہے اگر
تو میں زندہ ہوں ورنہ زندہ نہیں

(414)

ثواب جب ہے کہ ناخوش ہو اس بنا پر تم
دلوں کو طاعت حق سے یہ دور کرتے ہیں
نہ یہ کہ عیش ہمارا کیا انھوں نے تلخ
ہمیں ضعیف سمجھ کر غرور کرتے ہیں

ताहम ख़ुदा का शुक्र है दुख से मिली नजात
यूँ तो नतीजा ज़ीस्त का है क्या सिवाए मर्ग
मोहलत पए इबादतो तौबा समझ इसे
तैयार अपने आपको कर ले बराए मर्ग

(411)

मंतिक़ बुताने हिन्द में बेकार है जनाब
आनर की चाट दीजिए बस जायेंगे बदल
इज़्हारे इश्क़ से न पसीजेंगी बाई जी
उनसे मसास कीजिए जायेंगी ये पिघल

(412)

शाम की पेशीनगोई ये कि हो जाएगी सुब्ह
सुब्ह की पेशीनगोई ये कि हो जाएगी शाम
सिर्फ़ शग़्ले ज़िंदगी है रात दिन बहसे फ़ुज़ूल
सब कुछ इसमें आ गया ख़ामोश रहिए वस्सलाम
है मुनासिब तो यही और बिलख़ुसूस इस दौर में
अल्लाह अल्लाह हम करें हिन्दू पुकारें राम राम

(413)

उम्रो आलाम ने किया पामाल
दिल में बाक़ी रगे ज़हिन्दा नहीं
साँस लेना ही ज़िंदगी है अगर
तो मैं ज़िंदा हूँ वर्ना ज़िंदा नहीं

(414)

सवाब जब है कि नाख़ुश हो इस बिना पर तुम
दिलों को ताअते हक़ से ये दूर करते हैं
न ये कि ऐश हमारा किया उन्होंने तल्ख़
हमें ज़ईफ़ समझ कर ग़ुरूर करते हैं

(415)

مدح کم حسن عمل کی ہے یہاں
رہتے ہیں سب طعن ہی کی تاک میں
سربلندی میری سجدے سے ہوئی
بت ہنسے مٹی لگی ہے ناک میں

(416)

بھائی اکبر نے پڑھ دیا یہ شعر
جب کہا ان سے آپ کچھ تو کہیں
نام ہندو کا کام صاحب کا
شیخ جی بھی گزٹ میں بیٹھ رہیں

(417)

نوید تو دے رہی ہے پیری
لحد میں جب سر دھروں تو جانوں
خبر تو مدت سے سن رہا ہوں
مگر یہ کیا ہے مروں تو جانوں

(418)

سینگ ہے پھر بھی وہ جھکائے ہے سر
آپ بے سینگ سر اٹھاتے ہیں
حامی گاؤ ہیں اسی سے بہت
اس کو کم لوگ منھ لگاتے ہیں
اس کے گوبر سے لیپتے ہیں مکاں
اونٹ کی مینگنی جلاتے ہیں

(415)

मदह कम हुस्ने अमल की है यहाँ
रहते हैं सब तान ही की ताक में
सरबुलंदी मेरी सज्दे से हुई
बुत हँसे मिट्टी लगी है नाक में

(416)

भाई अकबर ने पढ़ दिया ये शेर
जब कहा उनसे आप कुछ तो कहें
नाम हिन्दू का काम साहब का
शैख़ जी भी गज़ट में बैठ रहें

(417)

नवेद तो दे रही है पीरी
लहद में जब सर धरूँ तो जानूँ
ख़बर तो मुद्दत से सुन रहा हूँ
मगर ये क्या है मरूँ तो जानूँ

(418)

सींग है फिर भी वो झुकाए है सर
आप बेसींग सर उठाते हैं
हामी-ए गाव हैं इसी से बहुत
उसको कम लोग मुँह लगाते हैं
उसके गोबर से लीपते हैं मकाँ
ऊँट की मेंगनी जलाते हैं

(423)

چیت کی ہے دوپہر جھکڑ ہے وحشت خیز سخت
ایک سناٹے کا عالم ہے میں لیٹا ہوں جہاں
دل کو ہر جھونکا ہوا کا کر رہا ہے مضطرب
رفتہ روحیں کہہ رہی ہیں تم کہاں اور ہم کہاں

(424)

ہوں مبارک حضور کو گاندھی
ایسے دشمن نصیب ہوں کس کو
کہ پٹیں خوب اور سر نہ اٹھائیں
اور کھسک جائیں جب کہو کھسکو

(425)

باہم یہ حریفانہ روش مٹ نہیں سکتی
پہچان مگر حربۂ اسلام کشی کو
گو شرک سے اخلاص ترا ہو نہیں سکتا
ممکن ہو تو ہاں روک دے دشمن کی خوشی کو

(426)

جتنا زمانہ حشر کے پہلے ہے سب ہے آج
کہتا ہوں کل میں صرف قیامت کے روز کو
پروا نہیں ہے آج کی ہے کل کی مجھ کو فکر
کیا پوچھتے ہیں آپ مرے ساز و سوز کو

(427)

زیادہ ان سے رہو محترز کہ ہندو سے
یہ خود ہی سوچ لو دل میں اگر نہ کچھ کد ہو
یہ چاہتے ہیں کہ ختنہ میاں کا ہو موقوف
وہ فکر میں ہیں مسلمانی ہی ندارد ہو

(423)

चैत की है दोपहर झक्कड़ है वहशतख़ेज़ सख़्त
एक सन्नाटे का आलम है मैं लेटा हूँ जहाँ
दिल को हर झोंका हवा का कर रहा है मुज़तरिब
रफ़्ता रूहें कह रही हैं तुम कहाँ और हम कहाँ

(424)

हों मुबारक हूज़ूर को गाँधी
ऐसे दुश्मन नसीब हों किस को
कि पिटें ख़ूब और सर न उठायें
और खिसक जायें जब कहो खिसको

(425)

बाहम ये हरीफ़ाना रविश मिट नहीं सकती
पहचान मगर हरबा-ए इस्लाम कुशी को
गो शिर्क से इख़लास तेरा हो नहीं सकता
मुम्किन हो तो हाँ रोक दे दुश्मन की ख़ुशी को

(426)

जितना ज़माना हश्र के पहले है सब है आज
कहता हूँ कल मैं सिर्फ़ क़यामत के रोज़ को
परवा नहीं है आज की है कल की मुझको फ़िक्र
क्या पूछते हैं आप मेरे साज़ो सोज़ को

(427)

ज़ियादा उनसे रहो मोहतरिज़ कि हिन्दू से
ये ख़ुद ही सोच लो दिल में अगर न कुछ कद हो
ये चाहते हैं कि ख़त्ना मियाँ का हो मौक़ूफ़
वो फ़िक्र में हैं मुसलमानी ही नदारद हो

(428)

تقلید غرب ترک عبادت پہ ہیں خموش
بس چھیڑتے ہیں صوفی خانہ خراب کو
مرعوب ہوگئے ہیں ولایت سے شیخ جی
اب صرف منع کرتے ہیں دیسی شراب کو

(429)

مذہب کی پرکھ مسجد و مجلس میں نہیں ہے
بازار میں دربار میں دیکھ ان کے عمل کو
کم اچھے ہیں اکثر وہ ہیں دیکھے اگر ان کو
روباہ فراموش کرے اپنے دغل کو

(430)

کہا ان کے بیرے نے گو ہوں شریک
خیالات ہیں گاندھی بابا کے ساتھ
میں سمجھوں گا لیکن یہی ہوم رول
تعلق جو ہو جائے آبا کے ساتھ

(431)

عرب جب مل گئے ان سے تو پوچھا شیخ ہندی نے
چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی
بٹن پتلون نے دکھلائے کھولے پیچ دھوتی نے
تصوف نے کہا بس چشم پوشی اور عریانی

(432)

شیخ سعدی کا قول سب کو ہے یاد
نکتہ اس سے سمجھ لے یہ کوئی
دست[1] از جاں نشستہ اکبر
ہر چہ داری بدل چرا گوئی

---

[1] قول سعدی۔ ہر کہ دست از جاں بشوید، ہر چہ در دل دارد بگوید۔ حاشیۂ ناشر

(428)

तक़लीदे ग़र्ब तर्के इबादत पे हैं ख़मोश
बस छेड़ते हैं सूफ़ी-ए ख़ाना ख़राब को
मरऊब हो गए हैं विलायत से शैख़ जी
अब सिर्फ़ मन्अ करते हैं देसी शराब को

(429)

मज़हब की परख मस्जिदो मजलिस में नहीं है
बाज़ार में दरबार में देख उनके अमल को
कम अच्छे हैं अक्सर वो हैं देखे अगर उनको
रूबाह फ़रामोश करे अपने दग़ल को

(430)

कहा उनके बैरे ने गो हूँ शरीक
ख़यालात हैं गाँधी बाबा के साथ
मैं समझूँगा लेकिन यही होमरूल
तअल्लुक़ जो हो जाए आबा के साथ

(431)

अरब जब मिल गए उनसे तो पूछा शैख़े हिन्दी ने
चू कुफ़्र अज़ काबा बर ख़ेज़द कुजा मानद मुसलमानी
बटन पतलून ने दिखलाए खोले पेच धोती ने
तसव्वुफ़ ने कहा बस चश्म पोशी और उरयानी

(432)

शैख़ सादी का क़ौल सबको है याद
नुक्ता इससे समझ ले ये कोई
दस्त[1] अज़ जाँ नशुस्तई अकबर
हर चे दारी बदिल चेरा गोई

---

1. क़ौले सादी- हर कि दस्त अज़ जाँ बशोयद, हर चे दर दिल दारद बगोयद- हाशिया नाशिर

(433)

شیطاں نے کیا حضرت آدم کو نہ سجدہ
اور عذر کیا پیش کہ میں آگ وہ مٹی
حضرت کو بھی تقلید نمازی میں ہے یہ عذر
مسجد کا وہ ملا ہے میں صاحب کا ہوں منشی

(434)

دوسری بات ہے یہ بیٹھ رہیں کچھ نہ کریں
کچھ جو کرنا ہے تو جو کرتے ہیں ہے ٹھیک یہی
اصل نسخہ ہے تو بس طاقت و تقویٰ و دعا
سابقاً حضرت موسیٰ کی تھی تحریک یہی
مگر اب ڈاکٹری پھیلی ہے بیدک کا ہے زور
اس لیے خوب ہے ہر ایک کے نزدیک یہی

(435)

آبِ زمزم سے کہا میں نے ملا گنگا سے کیوں
کیوں تری طینت میں اتنی ناتوانی آ گئی
وہ لگا کہنے کہ حضرت آپ دیکھیں تو ذرا
بند تھا شیشی میں اب مجھ میں روانی آ گئی

(436)

سائنس تم نے جانا اور اس کو بھی پڑھایا
دولت اڑائی تم نے اور اس نے گپ اڑائی
تم نے تو مال مارا اور کھول دی تجارت
یہ ترجموں میں الجھا بس داستاں سنائی
تم متحد ہوئے اور دکھلائی اپنی قوت
اس نے سلف کو روندا آپس میں کی لڑائی

(433)

शैतौं ने किया हज़रते आदम को न सज्दा
और उज्र किया पेश कि मैं आग वो मिट्टी
हज़रत को भी तक़्लीदे नमाज़ी में है ये उज्र
मस्जिद का वो मुल्ला है मैं साहब का हूँ मुंशी

(434)

दूसरी बात है ये बैठ रहें कुछ न करें
कुछ जो करना है तो जो करते हैं है ठीक यही
अस्ल नुस्ख़ा है तो बस ताक़तो तक़्वा ओ दुआ
साबिक़न हज़रते मूसा की थी तहरीक यही
मगर अब डाक्टरी फैली है बैदिक का है ज़ोर
इसलिए ख़ूब है हर एक के नज़दीक यही

(435)

आबे ज़मज़म से कहा मैंने मिला गंगा से क्यों
क्यों तेरी तीनत में इतनी नातवानी आ गई
वो लगा कहने कि हज़रत आप देखें तो ज़रा
बंद था शीशी में अब मुझमें रवानी आ गई

(436)

साईंस तुमने जाना और इसको भी पढ़ाया
दौलत उड़ाई तुमने और इसने गप उड़ाई
तुमने तो माल मारा और खोल दी तिजारत
ये तर्जुमों में उल्झा बस दास्ताँ सुनाई
तुम मुत्तहिद हुए और दिखलाई अपनी क़ुव्वत
इसने सलफ़ को रौंदा आपस में की लड़ाई

تم نے نگہ میں رکھا کل اپنے ضابطوں کو
اس بے ادب نے سیکھی بے دینی اور ڈھٹائی
یہ برکتیں تمھاری تعلیم کی بلا ہیں
مارا ترقیوں نے اللہ کی دہائی

(437)

صاحب نگل رہے ہیں دنیا اکڑ رہی ہے
ان کا بھی حلق زخمی اس کی رگیں بھی ڈھیلی
اللہ انھیں شفا دے اس کے گناہ بخشے
پھر رنگ امن قائم ہو زیر چرخ نیلی

(438)

کہا بلبل نے کیوں رہوں خاموش
پھر کہاں یہ زمانہ پاؤں گی
ذبح ہونے کی کوئی بات نہیں
رہا پھنسنا تو دانہ پاؤں گی

(439)

اب تو زینت بجائے تقویٰ ہے
کیا ہے حاجت ابو حنیفہ کی
تیغ کی جا ہے جب ریزولیوشن
تو ضرورت ہے کیا خلیفہ کی

(440)

مناسب تھی ہماری شاعری اک وقت میں اکبر
مگر اب وہ زمانے کے موافق ہو نہیں سکتی
غنیمت تھی ادائے خانقاہ اس کی نگاہوں میں
کمیٹی اور ریزولیوشن پہ عاشق ہو نہیں سکتی

तुमने निगह में रक्खा कुल अपने ज़ाबतों को
इस बेअदब ने सीखी बेदीनी और ढिटाई
ये बरकतें तुम्हारी तालीम की बला हैं
मारा तरक्क़ियों ने अल्लाह की दुहाई

(437)

साहब निगल रहे हैं दुनिया अकड़ रही है
उनका भी हल्क़ ज़ख़्मी इसकी रगें भी ढीली
अल्लाह उन्हें शिफ़ा दे इसके गुनाह बख़्शे
फिर रंगे अम्न क़ायम हो ज़ेरे चर्ख़े नीली

(438)

कहा बुलबुल ने क्यों रहूँ ख़ामोश
फिर कहाँ ये ज़माना पाऊँगी
ज़िब्ह होनें की कोई बात नहीं
रहा फँसना तो दाना पाऊँगी

(439)

अब तो ज़ीनत बजाए तक़्वा है
क्या है हाजत अबू हनीफ़ा की
तेग़ की जा है जब रिज़ोल्यूशन
तो ज़रुरत है क्या ख़लीफ़ा की

(440)

मुनासिब थी हमारी शायरी एक वक़्त में अकबर
मगर अब वो ज़माने के मुवाफ़िक़ हो नहीं सकती
ग़नीमत थी अदाए ख़ानक़ाह उसकी निगाहों में
कमेटी और रिज़ोल्यूशन पे आशिक़ हो नहीं सकती

(441)
دونوں میں کشاکش ہے غلاظت ہی کی خاطر
خنزیر کی تائید کروں گا نہ مگس کی
تقویٰ کو جو سمجھے ہیں وہ دیں داد ہماری
تشبیہ یہی خوب ہے دنیا کے ہوس کی

(442)
نہ سمجھے تھے یہ نئی روشنی کے پروانے
یہی ہے قصر خلافت کو پھونکنے والی
دعائیں رویئے اس وقت یہ مناسب ہے
ہنسا رہی ہے حریفوں کو آپ کی گالی

(443)
عبرت عرفاں سوز دل جس کا تھا شغل
روح اس کی نکل کے نور لاہوت بنی
خوان برگذ پہ جو رہا مثل مگس
جاں اس کی کسی گودام کی بھوت بنی

(444)
شکر خالق ہوئے جواں لکن[1]
اور نظر آئی صورت شادی
پوچھا نیچر سے عقد کی تاریخ
بولا لکھ دو ضرورت شادی

۱۹۲۱

(445)
بہت جب تقاضا ہوا دوستوں کا
پئے نظم مضموں کمر میں نے باندھی

[1] قطعۂ تاریخ شادی نواب زادہ شیخ لائق علی صاحب عرف لکن پریاواں

(441)

दोनों में कशाकश है ग़लाज़त ही की ख़ातिर
ख़िंज़ीर की ताईद करूँगा न मगस की
तक़्वा को जो समझे हैं वो दें दाद हमारी
तश्बीह यही ख़ूब है दुनिया के हवस की

(442)

न समझे थे ये नई रोशनी के परवाने
यही है क़स्रे ख़िलाफ़त को फूँकने वाली
दुआ में रोइए इस वक़्त ये मुनासिब है
हँसा रही है हरीफ़ों को आपकी गाली

(443)

इब्रत इरफ़ाँ सोज़े दिल जिसका था शग़्ल
रुह उसकी निकल के नूरे लाहूत बनी
ख़्वाने बिरगेड पे जो रहा मिस्ले मगस
जाँ उसकी किसी गोदाम की भूत बनी

(444)

शुक्रे ख़ालिक़ हुए जवाँ लक्कन[1]
और नज़र आई सूरते शादी
पूछा नेचर से अक़्द की तारीख़
बोला लिख दो ज़रुरते शादी

1921

(445)

बहुत जब तक़ाज़ा हुआ दोस्तों का
पए नज़्मे मज़मूँ कमर मैं ने बाँधी

1. क़ितआ-ए तारीख़े शादी नवाबज़ादा शैख़ लायक़ अली साहब उर्फ़ लक्कन परियाँवाँ

مگر رہ گیا ہو کے بس ایک مصرع
زہے لاٹ صاحب زہے بھائی گاندھی

(446)

ڈاکٹر کہہ گئے ہرگز نہیں پھٹنے کا یہ پیٹ
ساری دنیا کو وہ کہتے ہیں نگل جائیں گے
ہم وہ لقمہ ہیں کہ ہرگز نہ پچیں گے ان کو
منھ جو اس زعم میں مارا ہے تو پچھتائیں گے

(447)

ہے ایک برات ہندو و مسلم کی
ہر ایک کے سر پہ ملک کی منگی ہے
یکساں کرتے ہیں فیل جز بحث بقر
ہاتھی تو نکل گیا ہے دم اٹکی ہے

(448)

عجب شعر اختر[1] سے میں نے سنا کل
جہاں تک کروں مدح اس کی وہ کم ہے
کروں اس کی تشریح کیا اس کی حاجت
پئے کشف حالت وہ خود جام جم ہے
سنو تم بھی وہ شعر اور لطف اٹھاؤ
عرب کا ہے دل اور زبان عجم ہے
تعجب ہے وہ کس طرح جی رہے ہیں
جنھیں جان دینے کا ساماں بہم ہے

(449)

کٹ ہی جاتی ہے رات اے اکبر
دن کو دیکھا گذر ہی جاتا ہے

---

[1] حسب فرمائش سید منظور حسین صاحب اختر، افسر جنگلات بھوپال

मगर रह गया होके बस एक मिसरा
ज़हे लाट साहब ज़हे भाई गाँधी

(446)

डाक्टर कह गए हरगिज़ नहीं फटने का ये पेट
सारी दुनिया को वो कहते हैं निगल जायेंगे
हम वो लुक़्मा हैं कि हरगिज़ न पचेंगे उनको
मुँह जो उस ज़ाम में मारा है तो पछताएँगे

(447)

है एक बरात हिन्दू ओ मुस्लिम की
हर एक के सर पे मुल्क की मटकी है
यकसाँ करते हैं फ़ील जुज़ बहसे बक़र
हाथी तो निकल गया है दुम अटकी है

(448)

अजब शेर अख़्तर[1] से मैंने सुना कल
जहाँ तक करूँ मदह इसकी वो कम है
करूँ उसकी तशरीह क्या उसकी हाजत
पए कश्फ़े हालत वो ख़ुद जामे जम है
सुनो तुम भी वो शेर और लुत्फ़ उठाओ
अरब का है दिल और ज़बाने अजम है
तअज्जुब है वो किस तरह जी रहे हैं
जिन्हें जान देने का सामाँ बहम है

(449)

कट ही जाती है रात ऐ अकबर
दिन को देखा गुज़र ही जाता है

---

1. हस्बे फ़रमाइश सैयद मंज़ूर हुसैन साहब अख़्तर, अफ़सर जंगलात भोपाल

جس کو لاتی ہے ہوش میں فطرت
جی ہی لیتا ہے مر ہی جاتا ہے

(450)

شب وصال میں گاندھی کا وعظ آفت ہے
یہ حکم ہے کہ نہ بڑھیے سانس کی حد سے
ہر اک کی رگ میں نہیں ہے سکون روحانی
یہ ضبط سہل نہیں جذبۂ مجرد سے
نگاہ دور ہی رکھو خیال کافی ہے
بجز فساد کے حاصل نہیں کچھ اس کد سے

(451)

بہار آئی مئے گلگوں سے فوارے ہوئے جاری
یہاں ساون سے بڑھ کر ساقیا پھاگن برستا ہے
فراوانی ہوئی دولت کی صناعان یورپ میں
یہ ابر دور انجن ہے کہ جس سے بن برستا ہے
ہنرمندی نہ ہو جن میں کہوں ذی علم انھیں کیونکر
اٹھی جب علم کی بدلی تو اس سے گن برستا ہے
یہ افتاد طبیعت کرتی ہے نیکی بدی پیدا
دلوں پر عالم بالا سے پاپ اور پن برستا ہے

(452)

بت شکن کو بت بنا لینے کا ہے سودائے عام
علم جو کچھ ہو عمل کا تو یہی مفہوم ہے
پیرو ہادی ہے طاعت میں جو ہے مومن بہ دل
اس کی نظروں میں فقط یا حی یا قیوم ہے
بت پرستی میں بھی ہو جاتی ہے رونق زیست کی
جو خدا کا ہو رہا لیکن اسی کی دھوم ہے

जिसको लाती है होश में फ़ितरत
जी ही लेता है मर ही जाता है

(450)

शबे वेसाल में गाँधी का वाज़ आफ़त है
ये हुक्म है कि न बढ़िए मसास की हद से
हर एक की रग में नहीं है सुकूने रुहानी
ये ज़ब्त सहल नहीं जज़्बए मुजर्रद से
निगाह दूर ही रक्खो ख़याल काफ़ी है
बजुज़ फ़साद के हासिल नहीं कुछ इस कद से

(451)

बहार आई मए गुलगूँ से फ़व्वारे हुए जारी
यहाँ सावन से बढ़कर साक़िया फागुन बरसता है
फ़रावानी हुई दौलत की सन्नाआने यूरप में
ये अब्रे दौरे इंजन है कि जिससे हुन बरसता है
हुनरमंदी न हो जिनमें कहूँ ज़ी इल्म उन्हें क्योंकर
उठी जब इल्म की बदली तो उससे गुन बरसता है
ये उफ़्तादे तबीयत करती है नेकी बदी पैदा
दिलों पर आलमे बाला से पाप और पुन बरसता है

(452)

बुतशिकन को बुत बना लेने का है सौदाए आम
इल्म जो कुछ हो अमल का तो यही मफ़हूम है
पैरवे हादी है ताअत में जो है मोमिन बदिल
उसकी नज़रों में फ़क़त या हय्यो या क़य्यूम है
बुतपरस्ती में भी हो जाती है रौनक़ ज़ीस्त की
जो ख़ुदा का हो रहा लेकिन उसी की धूम है

اکبر اک دن ہو ہی جائے گا غموں کا خاتمہ
حمد کر اللہ کی کیوں اس قدر مغموم ہے

(453)

ذکر سے اللہ کے ہوتا ہے اطمینانِ دل
ہے جو یہ ارشادِ قرآں صاف ہے بے پیچ ہے
دے اگر اللہ اپنی یاد کی لذت تجھے
موت بیماری تردد رنج و غم سب ہیچ ہے

(454)

جیت ہو موسائیوں کی سب یہ کرتے ہیں دعا
جن کے سینے میں ہے دل وہ دشمنِ فرعون ہے
مصلحت سے ہے خموشی اکثروں کو ورنہ آج
اس سے سب مایوس ہیں بیزار ہیں خوش کون ہے

(455)

نہیں سائنس میں ہرگز کوئی قوت کوئی قدرت
عبث اس بحث میں تو اپنا دل غمگین کرتا ہے
خدا ہی جمع کر دیتا ہے اک اور دو کو اے اکبر
تو پھر سائنس اس کو حکم رب سے تین کرتا ہے

(456)

ہے مذاق حضرت واعظ صحیح
ان کی خدمت میں بس اتنی عرض ہے
اونٹ پر چڑھنا تو سنت ہے ضرور
ریل پر چڑھنا مگر اب فرض ہے

(457)

نہ دلوں میں اب ہے وہ ذوقِ حق نہ دعا کا یاد ہے وہ سبق
نہ وہ آہ ہے نہ وہ شوق ہے نہ وہ تیر ہے نہ کمان ہے

अकबर एक दिन हो ही जाएगा ग़मों का ख़ात्मा
हम्द कर अल्लाह की क्यों इस क़दर मग़मूम है

(453)

ज़िक्र से अल्लाह के होता है इत्मेनाने दिल
है जो ये इरशादे क़ुरआँ साफ़ है बेपेच है
दे अगर अल्लाह अपनी याद की लज़्ज़त तुझे
मौत बीमारी तरद्दुद रंजो ग़म सब हेच है

(454)

जीत हो मूसाइयों की सब ये करते हैं दुआ
जिनके सीने में है दिल वो दुश्मने फ़िरऔन है
मस्लेहत से है ख़मोशी अक्सरों को वर्ना आज
इससे सब मायूस हैं बेज़ार हैं ख़ुश कौन है

(455)

नहीं साईंस में हरगिज़ कोई क़ुव्वत कोई क़ुदरत
अबस इस बहस में तू अपना दिल ग़मग़ीन करता है
ख़ुदा ही जम्अ कर देता है एक और दो को ऐ अकबर
तो फिर साईंस उसको हुक्मे रब से तीन करता है

(456)

है मज़ाक़े हज़रते वाइज़ सहीह
उनकी ख़िदमत में बस इतनी अर्ज़ है
ऊँट पर चढ़ना तो सुन्नत है ज़रुर
रेल पर चढ़ना मगर अब फ़र्ज़ है

(457)

न दिलों में अब है वो ज़ौक़े हक़ न दुआ का याद है वो सबक़
न वो आह है न वो शौक़ है न वो तीर है न कमान है

نہ کمیٹیوں کی ترنگ اسے نہ ہوائے حملہ و جنگ اسے
کرے کیا اب اکبر مضمحل نہ وہ طفل ہے نہ جوان ہے

(458)

یہ ہے افسوس گذری زندگی فکر و تردد میں
مگر اللہ جانے مطمئن ہوتے تو کیا کرتے
ہمارا دل لرز اٹھتا ہے اکبر اس تصور سے
گلہ قسمت کا کم کرتے اگر اللہ سے ڈرتے

(459)

حکمت آگیں یہ اشارت ہے بلیغ
داغ غفلت دل سے دھونا چاہیے
جو نہ ہونا چاہیے جب تک نہ ہو
کس طرح وہ ہو جو ہونا چاہیے

(460)

نظر کے سامنے ہیں ہر طرف یہی آثار
قیامت آتی ہے بدلا ہوا زمانہ ہے
کہو خلاف کلیسا کریں نہ شرکت دیر
جناب حضرت عیسیٰ کو منھ دکھانا ہے

(461)

جو پوچھا حضرت اکبر سے کیا معنی خدا کے ہیں
وہ بولے مجھ سے سنیے گو تشفی غیر ممکن ہے
نمی دانم کے جو معنی خدا کے بھی وہی معنی
مگر تاریک منظر وہ ہے اس میں نور باطن ہے

(462)

طریق شاہی کی تھی یہ حالت
ملو تو عزت لڑو تو ہے ہے

न कमेटियों की तरंग उसे न हवाए हमला ओ जंग उसे
करे क्या अब अकबरे मुज़महिल न वो तिफ़्ल है न जवान है

(458)

ये है अफ़सोस गुज़री ज़िंदगी फ़िक्रो तरद्दुद में
मगर अल्लाह जाने मुत्मइन होते तो क्या करते
हमारा दिल लरज़ उठता है अकबर इस तसव्वुर से
गिला क़िस्मत का कम करते अगर अल्लाह से डरते

(459)

हिकमत आगीं ये इशारत है बलीग़
दाग़े ग़फ़लत दिल से धोना चाहिए
जो न होना चाहिए जब तक न हो
किस तरह वो हो जो होना चाहिए

(460)

नज़र के सामने हैं हर तरफ़ यही आसार
क़यामत आती है बदला हुआ ज़माना है
कहो ख़िलाफ़े कलीसा करें न शिरकते दैर
जनाबे हज़रते ईसा को मुँह दिखाना है

(461)

जो पूछा हज़रते अकबर से क्या मानी ख़ुदा के हैं
वो बोले मुझसे सुनिए गो तशफ़्फ़ी ग़ैरमुम्किन है
नमी दानम के जो मानी ख़ुदा के भी वही मानी
मगर तारीक मंज़र वो है इसमें नूरे बातिन है

(462)

तरीक़े शाही की थी ये हालत
मिलो तो इज़्ज़त लड़ो तो है है

اور اب تو ہے اور ہی تماشا
ملو تو سے ہے لڑو تو جے ہے

(463)

نادیدنی امور کا تھا اک جگہ گلہ
سب نے کہا کہ آپ بھی للہ بولیے
میں نے کہا کہ دفع کی طاقت نہیں رہی
منظر اگر برا ہے تو آنکھیں نہ کھولیے

(464)

مبدل اس کو راحت سے خدا کر دے گا اے اکبر
مصیبت کی مگر افسوس ابھی تکمیل باقی ہے
نہ ہو مایوس اہل جور کی اس کامیابی پر
خدا نے ڈھیل دے رکھی ہے اور وہ ڈھیل باقی ہے
بہ مجبوری لسان العصر سے ہوتا ہوں میں رخصت
ابھی شملے مجھے جانا ہے گو تعطیل باقی ہے

(465)

ترجمہ آیت قرآں کا سناتا ہوں تمھیں
جس میں ہو اس کی جگہ دل ہے وہ سینہ وہ ہے
فقط اک لہو و لعب ہے یہ حیات دنیا
بعد مرنے کے جو پیش آئے گا جینا وہ ہے

(466)

مذہبی وادا ہر اک کے ہیں جدا
مذہبی اللہ سب کا ایک ہے
متحد ہو جائیں بس اللہ پر
دل میں سوچیں یہ خیال نیک ہے

और अब तो है और ही तमाशा
मिलो तो मय है लड़ो तो जय है

(463)

नादीदनी उमूर का था एक जगह गिला
सबने कहा कि आप भी लिल्लाह बोलिए
मैंने कहा कि दफ़अ की ताक़त नहीं रही
मंज़र अगर बुरा है तो आँखें न खोलिए

(464)

मुबद्दल इसको राहत से ख़ुदा कर देगा ऐ अकबर
मुसीबत की मगर अफ़सोस अभी तकमील बाक़ी है
न हो मायूस अहले जौर की इस कामयाबी पर
ख़ुदा ने ढील दे रक्खी है और वो ढील बाक़ी है
ब मजबूरी लिसानुल अस्र से होता हूँ मैं रुख़सत
अभी शिमले मुझे जाना है गो तातील बाक़ी है

(465)

तर्जुमा आयते क़ुरआँ का सुनाता हूँ तुम्हें
जिसमें हो उस की जगह दिल है वो सीना वो है
फ़क़त एक लहवो लइब है ये हयाते दुनिया
बाद मरने के जो पेश आएगा जीना वो है

(466)

मज़हबी दादा हर एक के हैं जुदा
मज़हबी अल्लाह सबका एक है
मुत्तहिद हो जायें बस अल्लाह पर
दिल में सोचें ये ख़याले नेक है

جنگ باہم سے ہے راحت میں خلل
یہ تعصب اک بڑی مسٹیک ہے
پاک شیرینی جو ہو کر جاؤ نوش
کیوں رکو حلوا ہے یہ یا کیک ہے

(467)

خوانِ قبول پر ہیں یہ دونوں چنے ہوئے
دونوں ہی کے جناب معظم کفیل ہیں
ہاں ایک کو زیادہ چبانا ضرور ہے
لپسی ہے زود ہضم کلیجے ثقیل ہیں

ooo

जंगे बाहम से है राहत में ख़लल
ये तअस्सुब एक बड़ी मिस्टेक है
पाक शीरीनी जो हो कर जाओ नोश
क्यों रुको हलवा है ये या केक है

(467)

ख़्वाने क़ुबूल पर हैं ये दोनों चुने हुए
दोनों ही के जनाबे मुअज़्ज़म कफ़ील हैं
हाँ एक को ज़ियादा चबाना ज़रुर है
लप्सी है ज़ूद हज़्म कलेजे सक़ील हैं

OOO

कुल्लियाते अकबर इलाहाबादी

जिल्द सोवुम

(रुबाइयात व क़ितआत)

मुरत्तिब

अहमद महफ़ूज़

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

मानव संसाधन विकास मंत्रालय, भारत सरकार

फ़रोग़-ए-उर्दू भवन, एफसी 33/9, इंस्टीटियूशनल एरिया,

जसोला, नई दिल्ली-110025